کلام الکرام

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب مصنفہ جناب المؤید من اللہ المنصور علی الاعداء
امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور

الموسوم بہ

عقوبۃ الضالین

CHECKED

در جواب

ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین صاحب مشن امرتسر
جنکے تفسیر مکاشفات وغیرہ کتابیں مشہور ہیں

در نصر المطابع دہلی باہتمام محمد نصر اللہ طبع شد

وے بُرا کہتے ہیں ہم بھلا سنا ہے ہیں وے گالیان دیتے ہم گڑ گڑاتے ہین
(اوّل قرنتیون کا ۴ باب ۱۲ و ۱۳)

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے خدا میرے دشمنون سے مجھے بچا میرے مخالفون سے مجکو محفوظ رکھہ مجھے بدکارون سے رہائی دے
(۵۹ زبور ا و ۲) وہ کتّے کی مانند بھونکتے ہین اور شہر مین ہر طرف پھرتے مین (ایضاً ۱۴)
کہ اونکے موہنہ مین خطائین ہین اور اونکے لبون مین بری باتین اونہین اونکے گھمنڈ مین
گرفتار کر کہ وہ لعن طعن کرتے اور جھوٹھی باتین کہتے ہین (ایضاً ۱۲) اور خدا کی رحمت ہمارے
رسول مقبول پر کہ جسنے باوجود سخت کلامی کفار اونکے ہدایت سے ہاتھہ نہ اوٹھایا اور اپنی امت کے
حلیم مزاجون کو مستحق اجر عظیم فرمایا صلی اللہ علی محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد ان دنون ایک
کتاب ہدایت المسلمین نام در حقیقت ہجو اسلام مطبوعہ مطبع نور لاہور ۱۸۶۸ء مین باہتمام میان الٰہی بخش
صاحب در جواب اعجاز عیسوی کو مین نے دیکھا کہ جسکو پادری عماد الدین صاحب نے چھپوا کر
مشتہر کیا اور اوسکے صفحہ ۲۵۰ اور ۲۵۷ مین مسلمانون سے مکرر التماس جواب کا کیا
یہہ آخری زمانہ ہے اور جیسا تمنے سنا ہے کہ مسیح کا مخالف آتا ہے سو اب بھی بہت مسیح کے
مخالف ہوے ہین وے ہم مین سے نکلے مگر ہم مین سے نہ تھے کیونکہ اگر وہ ہم مین سے ہوتے تو ہمارے ساتھہ
رہتے پر وے نکلے تا کہ ظاہر ہووین کہ وے سب ہم مین سے نہ تھے (اوّل یوحنا ۲ باب ۱۸ و ۱۹)
لیکن بحکم الامر فوق الادب عبدہ محمد ابو المنصور صانہ اللہ عن شر الدہر ابن جناب عظمت مآب

سید محمد علی صاحب مغفور ابن جناب کرامت مآب سید فاروق علی صاحب قدس سرہ العزیز
نے اس تھوڑے سی دس گیارہ دن کی محنت کو اپنے اوپر آسان کر لیا اور اسکا نام عقوبۃ الضالین
رکھا اے تحقیر کرنے والو دیکھو اور تعجب کرو اور نیست ہوجاؤ کیونکہ مین تمھارے زمانی مین ایک کام
کرتا ہون ایسا کام کہ کوئی تم سے کیسا ہی بیان کرے تم کبھی یقین نہ کرو گے اعمال

۱۳ باب ۱۴۱ —

صفحہ ۳) **قولہ** جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اس اٹھارہ سو اسٹھ برس کے عرصہ مین اس
پاک کلام کی منادی زمین کے دو ثلث سے زیادہ پر کرائی الخ **جواب** اگر یہ غرض ہے
کہ زمین کے دو ثلث پر صرف منادی ہوئی تو اس سے کچھہ دین کی ترقی نہین ہے اور پادری
عماد الدین صاحب کو اتنی مدت گذری عیسائی ہوئے اور اب تک یہہ بھی نہ دیکھا اونہین
نہین بتایا کہ سوا بعض حصہ چین اور ریگستان حبش کے تمام دنیا مین انجیل سنائی گئی اور
اگر یہہ مطلب ہے کہ زمین کے دو ثلث مین عیسائی مذہب پھیلا تو یہہ بھی غلط ہے عیسائیون
سے بت پرست اب بھی قریب سہ چند ہین اور مسلمان انکے سوا ہین علاوہ یہودیون کے
دیکھو ہنول جاگرفی چھاپہ مدراس ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۱ شاید پادری عماد الدین صاحب اپنی
برگشتگی تمام جہانکا عیسائی ہوجانا سمجھتے ہین اگر خود اونہین کے والد سراج الدین عیسائی
دین چھوڑکر مسلمان ہوگئے گویا چراغ کے نیچے اندھیرا تو بھی اونکے نورِ چراغ زمین کے دو ثلث
پر تثلیث کا نام روشن کرتے ہین — **بیت**

بدو ثلث زمین چہ دانی چیست ✝ تا ندانی کہ در سرائے تو کیست

صفحہ ۵) **قولہ** بارہ سو برس سے اہل اسلام نے کتب مقدسہ کی نسبت تحریف لفظی عمد کا
دعوے کرنا شروع کیا ہے الخ **ج** یہہ بھی غلط ہے شروع نہین کیا بلکہ ثابت کیا ہے دیکھو پادری
عماد الدین کی تحقیق الایمان مطبوعہ لاہور ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۴ - ۱۶ - اور ہدایت المسلمین صفحہ
۱۰۱ - ۳ - ۱۰۴ اور اختتام دینی مباحثہ مصنفہ پادری فانڈر صاحب مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۵۴ع

صفحہ ۵۵ - ۵۸ جہان اونہون نے آپ ہی مسلمانون کے حسب مدعا ایک بڑا سلسلہ معجزات کا لکھہ دیا ہے —

صفحہ ۶) **قولہ** نہ کوئی معجزہ محمد صاحب کا ثابت ہو سکتا ہے نہ کوئی پیشین گوئی نہ اونکی تعلیم عمدہ ہے نہ اونکا چال چلن اچھا ہے الخ ج یہہ بیان عماد الدین کی محض زبانی ہے اور جو معجزے پیشین گوئیان کہ مین نے نوید جاوید وغیرہ مین لکھی ہین تمام عالم مین نہ صرف عیسائی عالم بلکہ کوئی بت پرست بھی اوس سے انکار نہین کرسکتا اور اسمین مطلق مبالغہ نہین ہے

صفحہ ۷) **قولہ** فنڈر صاحب نے اکر بیان کیا کہ دین محمدی خدا کیطرف سے نہین الخ — ج اسیطرح سب بت پرست کہتے ہین کہ دین عیسوی خدا کی طرف سے نہین اور فانڈر صاحب نے بھی یہہ بڑا بول اونہین بت پرستون سے سیکھا اور مین کہتا ہون کہ پادری عماد الدین اور پادری فانڈر خدا کی راہ پر نہین اور اونکا تو صرف دعوی ہے کیونکہ انجیل مین کہین تردید اسلام کا نام تک نہین ہے مگر مین کلام الٰہی سے ثابت کردونگا پھر یہہ کہ فانڈر صاحب کا قول عماد الدین کے لئے آیت حدیث ہوگا مسلمانون کو اوسسے کیا غرض ہے —

صفحہ ۸) **قولہ** بعض نامہی اوسی اپنے دل سے فرض کرلئے ہین الخ ج اوسی یعنے مولوی رحمت اللہ صاحب مصنف اعجاز عیسوی سے نے یہہ پادری عماد الدین صاحب کا ناشایستہ اور غیر مہذب کلام ہے پادری عماد الدین صاحب کو تو اس ملک کے سب لوگ جانتے ہین وہ کوئی انگریز نہین ہین کہ جسے چاہین کہوین بلا اڈالین اور اگر اونہین رائی کے برابر بھی سلیقہ ہوتی تو سمجھتے کہ جس زمانے مین جس زبان کیجاوے اوسیکا محاورہ ملحوظ رہتا ہے پس کتاب اردو مین اور انگریزی گفتگو مین آدمی تلی آدمی سرسون اور اوسپر شعل کے بودا پن یہہ سمجھی کہ اعجاز عیسوی پر فروغ پانے کا دعوے ہے

نہ کڑوا اور نہ میٹھا کلام پائے فروغ	بہ تیل عطر بہ کب لا کلام پائے فروغ

اعجاز عیسوی کو دیکھئے اور بدیت المسلمین اوسکا جواب کہان ملاحظہ ہو ج اور کہان کلو ابتلی

جہان مین ثبک مغز عنبر اگر کہلی ہو جاے   تو کیا عجب ہے کہ تیلن بکاولی ہو جاے

اور عجیب یہہ ہے کہ نہ آپ انگریز اور نہ کتاب انگریزی زبان مین تو بہی اردو محاورے سے
مستبعد رنا واقفی —

(صفحہ ۱۴) قولہ جبتک کسی کوئی آدمی مٹی سے خود بخود اوٹہتا نہین دیکہلے الخ
ج یہہ عجیب دلیل آپکو سوجہی کیا عماد الدین صاحب مٹی سے خود بخود نہین اوٹہے کہ خلقتنی من نار
وخلقتہ من الطین کا دعوے کرتے ہین مگر یہہ کہ جسطرح درخت اسطرح زمین سے نہین اوگتی کیونکہ اسکے جسم کے لیے
مادہ اور ترکیب خاص ہے اور خوبی یہہ ہے کہ کتنون ہی کے قول بیان کیے مگر نام کسیکا بہی آپکو
معلوم نہین ہے —

(صفحہ ۱۴ فصل الہام) قولہ پہلے شرط یہہ ہے کہ وہ صاحب معجزات ہو الخ
ج لوقا نے جسنے کوئی معجزہ نہین دیکہا اور کسی حواری نے نہ لکہا کہ اونکی تصنیف صحیح ہے

(صفحہ ۱۴۳) قولہ عرب کے لوگون نے سارے علوم یونان ہی سے ترجمہ کیے الخ
ج محض غلط ہے جبر و مقابلہ کو کہ یہہ ایک عربی لفظ ہے بعضونکو یہہ اشتباہ ہے کہ عربون نے یہہ
ایجاد کیا جو مسلمان کہ اسپین مین سکونت رکہتے تہے گنتی دہائی کی اونکا ایجاد ہے — مذہب اسلام
کے اختیار کرنے سے لوگون نے پرستش بتون کی چہوڑدی اور جبکہ خلفا کی ترقی علوم کیطرف ہوئی
تو اونہون نے بجاے پرستش ستارون کے اونکی گردش اور حرکات اور مقام وغیرہ دریافت کیے
خلیفہ مامون رشید کے حکم سے وسیع میدان سینگر یعنی سنجار اور کوفہ کے ایکدرجہ محیط زمین کا
پیمایش کیا گیا اور یہہ ثابت ہوا کہ سارا محیط زمین کا چوبیس ہزار میل ہے —
لوگ جو تعریف مسلمانون کی کیمیا مین کرتے ہین فی الحقیقت واجب ہے مصر والون نے اس علم
مین بقدر ترقی کی تہی بلکہ معلومات اونکے تہوڑے تہے سوا اون بوٹیون کے کہ یونانیونکو
معلوم تہین مسلمانون نے دو ہزار نئی بوٹیان نکالین اور علاج اکثر امراض کیے جو سابق مین
معلوم نہ تہی دریافت ہوئی (از سیر الاسلام مطبوعہ ۱۸۳۵ع باب ۲ ترجمہ پنڈت رام کشن

لب التواریخ مولفہ مدرس سکندر فریزر ٹیٹلر نوان چہاپا تصحیح کی ہوئی اوکسفورڈ کی مدرسے کے مدرس
ڈاکٹر ایڈورڈ ڈینیرس کی اور بمبئی اڈیوکیشن کمیٹی کے حکم سے کلکتہ مین اردو ترجمہ لوئیس ٹو کا
اسسٹنٹ سوپرنٹنڈنٹ پولیس متعلقہ صوبجات بنگالہ و بہار و اڈوبہ جلد ۲ مطبوعہ مطبع چرچ مشن
سنہ ۱۸۶۹ع باب ۵ فصل ۴ صفحہ ۲۴ و ۲۵ مین لکہا ہی کہ دستکاری کی صنایع مملکت یورپ
مین بہت کم تہے مسلمانون نے اونہین زیادہ تر ترقی دی - علم معماری گا ہی وضع پر جو
شاید کہ عربون نے اوہون نے اخذ کیا تہا کہ جسمین بڑی ہی شان و انداز اور پاکیزگی نمایان
ہے ترقی پر تہا انتہے پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۳۴ مین لکہا ہی کہ ایک اچہے بادشاہون کے
سلسلہ کے سبب مسلمانون نے صنایع و بدایع اور جنگ کے بابت سب دوسرے اقوام مغربی کے
نسبت بڑا ہی رتبہ حاصل کیا انتہی پہر اوسی کتاب کے صفحہ ۱۵۷ مین لکہا ہے کہ یورپ کے
مغربی ممالک کے لوگ پہلے پہل عرب کے تراجم کے وسیلے متقدمین کی علوم سے آگاہ ہوئے
اور اغلب کہ یہہ تراجم اصلی زبان سے نہوئی ہتی بلکہ محض سریانی زبان سی تہی شاید ان لئے زبان
عربی سی لاطینی زبان مین مترجم کر دیا انتہے اور پادری فکس صاحب اپنی کتاب اصلاح سہو مطبوعہ
سنہ ۱۸۷۱ع صفحہ ۴۱ مین لکہتے ہین کہ جو کچہہ اونہون نے یونانیون سے پایا اوسکے حامل اہل اسلام
ہوئی اور امنکے معرفت بہی کچہہ ترقی ہوئی اور ہم لوگ اونکی ممنون ہین کہ اونہون نے علوم
کو فرنگستان مین پہونچایا انتہے فارسی کی زبانکو جو دنیا کے سب زبانون مین شیرین سمجہی
جاتی ہے مسلمانون نے بہت رونق دی فردوسی اور امیر خسرو اور نظامی اور سعدی
کی تصنیفات کو دیکہنا چاہیے مسلمانون مین ابو نصر فارابی اور ابو علی سینا حکمت
مشائی مین ایسی ہوئے ہین جیسے یونانیون مین ارسطو اور حکمت اشراق مین شیخ شہاب الدین
مقتول ایسی ہی نامور تہے جیسی کہ یونانیون مین افلاطون مسلمانون نے بطلیموسی نظام کے
غلطی کا کوپرنکس سے پہلے خیال کر لیا تہا چنانچہ محمد بن عبد الملک طفیل جسکو انگریزی
مین ابو ایسر کہتے ہین اور جو بارہوین صدی مین اندلس مین پیدا ہوا اوسنی اس نظام

سے انکار کیا جسکی تصدیق الیپٹ یحلیس نے انکے رسالہ علم ہئیت کے دیباچہ مین کی ہی علم مرایا
اور مناظر مین بہی مسلمانون نے بڑی ترقی کی چنانچہ ابو علی الحسن جو گیارہوین صدی مین
تہا اوسکا رسالہ علم مرایا اور مناظر کا یورپ کے مشہور کتابون مین سے ہے جسکو وزنہر نے
ترجمہ کیا اور ۱۵۷۲ع مین مقام بیل چہاپہ گیا اس محقق نے یونانیون کی یہہ غلطی ثابت
کی کہ شعاع نظر آنکہہ سے نکلکر کسی چیز پر نہین پڑتی ہے بلکہ اوسنے تشریح اور علم مثلث کی
دلیلون سے ثابت کیا کہ تمام چیزون کی شبیہہ آنکہہ مین آکر نبتی ہے جسکی تحقیقات کا نتیجہ وہ ہے
جو آج فوٹوگراف کی تصویرون سے ظاہر ہوتا ہے ہبت اللہ بن حنین بغدادی نے جو کہ
مسترشد باللہ خلیفہ عباسی کے عہد مین تہا نور کی رفتار کا اندازہ نکالا اور اسکو دلائل
ہندسہ سے ثابت کیا علم ہوا مین ابو علی الحسن ہی اس مسئلہ کا موجد ہے کہ جسقدر ہوا زمین کے
طبقے سے اونچی ہوتی ہے اوسیقدر وہ سبک ہے جواس خمسہ ظاہری اور باطنی کی تقسیم
بوعلی سینا کی تحقیق ہے ہمبولٹ کاسمس مین لکہا ہے کہ دوا سازی کا علم عرب نے پیدا کیا
چند دواؤن کو مرکب کرنے اور نسخہ لکہنے کا طریقہ اونہین کا ایجاد ہے گبن صاحب کا قول
ہے کہ علم کیمیا یعنی حل وعقد کی ایجاد عرب ہی سے ہے ڈاکٹر ڈراپر صاحب لکہتے ہین
کہ علم کے سیکہنے مین اہل فرنگ ابو علی الحسن اور ابو موسی اور ابو الوفا اور اور علماء عرب
کے زیادہ تر احسان مند ہین انتہی — اسکے سوا علوم فرائض اور قرات اور فقہ اور حدیث
اور استفتاء وغیرہ ایکسو کی علم یونانیون نے خواب مین بہی نہ دیکہے تہے جو مسلمانون مین
بڑی ترقی کے ساتہہ رائج ہین —

صفحہ ۳۳) قولہ قبر پرستی الخ مسلمان تو اون قبرون کی زیارت کرتے کہ جنمین
اہل قبر موجود ہین لیکن عیسائی لوگ جو مسیح کی خالی قبر کی زیارت کرتے غول کے غول چلایا
کرتے ہین عماد الدین کو اسکی خبر اتبک نہین ہے اور جس جگہہ مسیح نے بپتسما پایا تہا
وہان ہزارون مسیحی سال بسال حج کرنیکو جاتے اور وہین لوٹکی لگاتے اور وہان کا پانی لیجاتے

ظرفون مین بطور تبرک کے لاتے ہین (از جغرافیہ پاک کتاب مولفہ پادری جوزف جیکب صاحب
چہاپہ اکبر آباد ۱۸۶۷ء صفحہ ۲۳) اسکے سوا شہر ناصرہ کے اوس خانقاہ کے گرجے مین جو حضرت
مریم کے مکان کا کہلاتا ہے عیسائی مجاور زائرون کو ایک سوراخ دیکہلا کر کہتے ہین کہ عیسی لڑکپن
مین اپنے دشمنون سے بہاگ کر اسمین چہپا تہا جو حاجی کہ اس گرجے کی زیارت کرتے وہان سے
کچہہ ریزی توڑ کر تبرک لاتے ہین اس دستور سے وہ مقام کچہہ بڑہ گیا ہے اور اوس گرجے پر
جسمین عیسی کی میز والا پتہر کہا ہے یہہ کتبہ موجود ہے کہ جو اسکی زیارت کرے رومی کلیسیا
اوسکی سات برس کے گناہون کی معافی دیتی ہے انتہے۔ واضح ہو کہ یہہ رومی کلیسیا وہی ہے کہ
جسکے قدیم علما یہہ سب ارجن اور جروم وغیرہ پرٹسٹنٹ جماعتون کے بزرگ تہے ۔

صفحہ ۳۴) قولہ یہودی تکمیل طلب ہین الخ **ج** اسیطرح عیسائی بہی تکمیل طلب ہین یعنی وہ
اپنی ذات مین پورے نہین ہین جبتک خداوند تعالی کچہہ اور مضامین اونمین داخل نفرماے
کیونکہ بہت سی آیتین اون پورانی کتابون مین ایسی ملتی ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کتابین
کسی اور کتاب کی منتظر ہین اور یہودیون کو جو عماد الدین کہتے ہین کہ وہ اپنی ذات مین پورے
نہین ہین تو یہودیون کی ذات کوئی تیلی تنبولی نہین ہے جو وہ اپنی ذات مین پورے نہون
وہ تو شریف خاندان کی اسرائیلی لوگ اور ذات کے مختون و توحید پرست ہین ۔

صفحہ ایضاً) قولہ عیسائی لوگ جو کتابین لیتے ہین اونکی مصنف بہی الہامی شخص تہے الخ
ج صحیح جو نقطہ ہے دیکہو صفحہ ۲۴ ۔ اور فصل الہام کا کافی جواب ۔

صفحہ ۳۵) قولہ ایک فرقہ محمدیون کا جو تہوڑے دنون سے دنیا مین نکلا ۔ ہم اوس فرقہ کو
جہوٹا فرقہ جانتے ہین الخ **ج** یہہ پادری عماد الدین صاحب کی کمال عالی ظرفی ہے کہ
اپنے سارے باپ دادون کو جو اسلام مین گذر چکے ہین جہوٹا ٹہراتے ہوئے خدا سے نہین ڈرتے ہے
اور مسلمان اس توریت و انجیل کو تمامہ ہرگز کلام اللہ نہین جانتے اور محرف ہوتا تو وہ [illegible]

صفحہ ۳۶) قولہ یہہ رسالہ اعجاز عیسوی جو آپنے بارہ سو برس کے بعد نہایت محنت اوٹہا کر

اونہا لکھا ہے ایسا واہیات ہی کہ اسکو ثبوت تحریف سی کچہہ علاقہ بہی نہین ہے اسکے لکہنے
سے تحریف کے جہوٹے دعوے کی خوب ہی قلعی کہل گئی کیونکہ ایماندارون کو معلوم ہو گیا
کہ محمدیون کے پاس سوا ان دلیلون مذکورہ اعجاز عیسوی کے اور کوئی بہی دلیل نہین ہے
ج اس طول کلام سے مراد یہہ ہے کہ پادری صاحبون کو معلوم ہو جاوے کہ پادری
عماد الدین صاحب نے اعجاز عیسوی کا جواب لکہکر تمام دنیا کے مسلمانون کو دعوی تحریف
مین لاجواب کر دیا پس سراسر جہوٹ اور محض بہتان ہے خود عماد الدین ہدایت المسلمین
کے اسی صفحہ ۳ مین فرماتے ہین کہ قرآن کا یہہ دعوے ہے کہ کتب مقدسہ مین اہل کتاب نے
دیدہ و دانستہ تحریف کی ہے انتہے پس اعجاز عیسوی سے قرآن مین یہہ دعوی تحریف نہین
منقول ہوا ہے اسکے سوا اعجاز عیسوی مین جن عیسائی کتابون سے ثبوت تحریف لی ہین وہ
سب اعجاز عیسوی کے سوا ہین اور مصنف اعجاز عیسوی نے جو دوسری کتاب اظہار الحق لکہی ہے
اوسمین اعجاز عیسوی سے بہت زیادہ تحریفات توریت و انجیل کے ثبوت ہین اور کتاب تبیین الکلام
مین جو سید احمد خانصاحب نے تصنیف کی اون کتابون کے سوا تحریفات کے ثبوت ہین
اور مین نے جو کتاب نوید جاوید لکہی اگر کسی لایق سمجہی جاوے تو وہ بہی ان تینون
کتابون کے سوا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ دیکہو اختتام دینی مباحثہ مصنفہ فانڈر صاحب
چہاپہ اکبرآباد ۱۸۵۴ع صفحہ ۵۵-۵۸ اور ہدایت المسلمین مطبوعہ لاہور ۱۸۶۸ع صفحہ ۱۰۱
۱۰۳ - اور تحقیق الایمان مصنفہ عماد الدین صاحب صفحہ ۱۴-۱۶ پہر بایہمہ برسون سے جو اہل اسلام
کتب مقدسہ کی نسبت دعوے تحریف کر رہے ہین دیکہو ہدایت المسلمین صفحہ ۳ اوسوقت
اعجاز عیسوی کہان تہی اور اعجاز عیسوی کو جو آپ واہیات بتاتے ہین یہہ تو تب سچ ہوتا
کہ جب آپ اوسمین لکہی ہوئی تحریفات کا اقرار کر لیتے اور اونہین ثابت نہونے دیتے مگر اس
ہدایت المسلمین نے تو اعجاز عیسوی مین کے دلائل اثبات تحریف کی اور زیادہ صداقت
ظاہر کر دی چنانچہ آنکہون کے سامنے موجود ہے —

صفحہ ۴۱ قولہ محمد صاحب اگر رسول شفیع ہین تو کوئی نشان رسالت کی ثابت کردو الخ ج
سیکڑون معجزے اونخاصکر وہ ہی معجزے جو عیسائیون کو عاجز کرنیکے لئے ظاہر ہوئے جیسے
مباہلہ اور اون عیسائیونکا حال کہولدینا جو روضہ منورہ مین نقب دے رہے تہے وغیرہ
اور پیشین گوئیان خاصکر وہی جو کسی عیسائی وغیرہ کے بے مسلمان ہوئے کعبہ شریف کے
گرد نجانے پانے اور یروسلم مین مسجد اقصیٰ کے اندر نہ گہسنے پانے وغیرہ کے باب مین قرآن مجید
مین مرقوم ہین۔

صفحہ ایضاً قولہ اونکے عفت وعصمت کے دلائل سمجہاو الخ ج یہہ تو آفتاب کیطرح
ظاہر ہین اور جب رسالت ثابت ہوئی تو کیا عفت وعصمت ہی کہین رسالت ہوتی ہی للہ در حق قائل
ع درباغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ج اچہا درخت بُرے پہل نہین لاسکتا متی ۷ باب ۱۸ -

صفحہ ۴۲ قولہ اگلے رسولون کی کتاب مین محمد اونکی نسبت کوئی پیش خبری بتاؤ الخ ج
بیسیون پیشین گوئی دیکہو استثنا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ اسیعاہ ۱۹ باب ۱۹-۲۳ یوحنا ۱۴ باب ۱۶
۴۵ زبور ۱-۵ یسیعاہ ۴۲ باب ۱-۴ اور ۴۹ باب ۶ و ۷ و ۴۵ زبور ۴ وغیرہ جنہین
دیکہکر تمام عالم پکار اوٹہے کہ مسیح کی بابت ایک بہی ایسی صاف پیشین گوئی توریت وغیرہ مین نہین ہے

صفحہ ایضاً قولہ خدا کی ساری کتابون پر عمل نکرنے کی وجہہ بیان کرو الخ
ج اسلئے کہ قرآن مجید کے بعد اب اونکی کچہہ حاجت نہین ع کہ تقویم پارین نیاید بکار
اگلا حکم اسلئے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اوٹہہ گیا عبرانیونکا ۷ باب ۱۸

صفحہ ۴۳ قولہ مولویصاحب نے لاچار ہوکر اقرار کیا کہ یہہ ۳۰ کتابین سب کی سب
قدیم الایام سے بلا اختلاف تمام یہودی اور مسیحی مانتے آئے ہین الخ ج یہہ محض غلط ہی
مولویصاحب نے اچہی طرح ثابت کر دیا کہ ان سب کتابون مین اختلاف اور تحریف بکثرت
ہے اور ہدایت المسلمین صفحہ ۹۴ لغایت ۱۰۰ مین اسکا اقرار موجود ہے —

صفحہ ۴۴ قولہ شاید مولویصاحب کو سامریونکا حال معلوم نہین الخ ج اہل اسلام کی

معلومات بہی پادریصاحب کو بالکل فرفکاری نہین ہے مولویصاحب کا تو کیا ذکر ہے ہر طفل مکتب بہی سامریونکا حال بقدر جانتا ہے کہ عماد الدین صاحب کو باوجود مدرسی مشن اسکول غالباً نا معلوم ہوگا

صفحہ ۴۵) قولہ اون لوگون نے کسی نبی کو نہین مانا الخ سراسر جہوٹھ شاید پادریصاحب نے انجیل بہی اچہی طرح نہین پڑہی دیکہو یوحنا ۴ باب ۱۹ مین سامری عورت کی مسیح سے گفتگو کہ آپ نبی ہین جانتی ہے

صفحہ ایضاً) قولہ کبہی کتاب استر کی تسلیم مین یہودیون نے اختلاف نہین کیا الخ یہہ محض غلط ہے کتاب استر کیونکر الہامی ہو سکتی ہے کہ وہ یہودیون اور بت پرست بادشاہ کے پاس صرف پڑگئی ہتی کیا زانیون اور شراب خوارون کی خاطر بہی الہام ہوتا ہے دیکہہ استر اول باب ۵ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ - اوسکی بیحیائی کی بابت اور ۲ باب خصوصاً اوسکا ۱۲ - ۱۴ - حرامکاری کی بابت اور ۵ باب ۱۴ و ۷ باب ۱۰ و ۲ وغیرہ -

صفحہ ۴۶ قولہ عزرا کے عہد مین اونکا الہامی ہونا ثابت ہو چکا ہے الخ ہرگز ثابت نہین ہوا وہ ثبوت تو پیش کیا ہوتا -

صفحہ ۴) فہرست سال تصنیف کتب عہد عتیق جو لکہی ہے یہہ محض اٹکل ہے اور اسکا ثبوت کیا ہے اور توریت اب وہ کہان ہے جو ۱۴۵۱ ع مسیح سے پیشتر کی آپ بتلاتے ہین [illegible] اور کتابون مشمولہ توریت کی بہی سنہ تالیف محض اٹکل ہین -

صفحہ ۴۸ قولہ مصنفون کے نام پر سبکا اتفاق ہے الخ محض جہوٹھ دیکہو فاتح صاحب کا قول اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ اکبرآباد ۱۸۵۴ع صفحہ ۹۳ مین کہ بعض صحیفون کے بابت معلوم نہین کہ کس نبی کے ہاتہہ سے لکہی گئے مثلاً ایوب روت سلاطین وغیرہ کے حق مین یقین سے نہین کہ سکتے کہ کس نبی نے اونکو لکہا ہے انتہے -

صفحہ ۴۹) قولہ قرآن ایک چہوٹی سی کتاب ہے الخ مگر انجیل تو کوئی بہی قرآن کے بعض سورہ کے برابر تک نہین ہے -

صفحہ ایضاً) قولہ کبہی کلام الہی مین یہہ کتابین شامل نہین ہوئین الخ

صحیح جہوٹے سے کتاب مقابیس وغیرہ اتبک رومن کاتہولک علما کی بیبل مین شامل ہین تو بہی تھا اونہنے سورج پر خاک ڈالتے ہین کہ کبہی شامل نہین ہوئین اگر پراٹسٹنٹ فرقے والے اونہین اپنی بیبل مین شامل نہین کرتے تو یہہ کیونکر ثابت ہوا کہ کبہی الخ لیکن عماد الدین کو یہہ لکہنا چاہئے تہا کہ یہہ کتابین اصل عبری کے ساتہہ شامل نہین ہوئین تو بہی اگر وہ الہامی ہوتین تو الہامی کتابون کے ترجمے کے ساتہہ بہی رومن کاتہولک اونہین کیون شامل کرتے مسلمانون مین بہی مختلف فرقے ہین مگر سبکے پاس قرآن مین کوئی دوسری کتاب شامل نہین ہے - اور یہہ دونون کتابین مقابیس کے عبری مین تہین جیسا کہ تفسیر ڈائیلی مطبوعہ ۱۸۵۰ع جلد ۲ صفحہ ۹۶۷ - اور اور معتبر کتابون مین لکہا ہے اور یوبالے اور سرایلے مین اب بہی موجود ہین اور کتاب پیدایش صغیر بہی عبری مین چوتہی صدی عیسوی تک پائی جاتی تہی اور جروم اپنی کتاب مین اوسکا حوالہ دیتا ہے اور اجن کہتا ہے کہ گلیتو لکا ۵ باب ۲ اور ۶ باب ۱۵ کو پلوس نے اسی کتاب سے نقل کیا ہے اور ترجمہ اسکا سولہوین صدی عیسوی تک موجود تہا مگر اوس صدی مین کونسل ٹرنٹ نے اوسی جہوٹا ٹہرایا دیکہو ہارنس انٹرودکشن مطبوعہ ۱۸۴۵ع جلد ۴ صفحہ ۲ -

صفحہ ۵۰ **قولہ** مولویصاحب نے شرمی شرمائی اقرار تو کیا کہ جمہور علما اونکو ہمیشہ مانتے آئے ہین الخ - یہہ محض غلط ہے دیکہو صفحہ ۴۲ کا جواب -

صفحہ ۵۱ **قولہ** اول و دوم و سیوم و چہارم صدی کے سب عالمون نے ان انجیل کو مان لیا ہے الخ اسکا ثبوت صرف عماد الدین کے دلمین ہے اور چوتہی صدیکا نوفا بہی ہے جسکے نزدیک یہہ انجیل متی کی تصنیف نہین ہے دیکہو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۵ سطر ۳ و اور یہہ فیسر بارجمبی اور شیوز اور شلفس بہی جو کہ اس انجیل کو مانتے تہے عماد الدین اونہین سوا بیدینون کے اور کیا کہہ سکتے ہین کیونکہ اگر اونہین دیندار کہین تو انجیل متی سے ہاتہہ دہونا پڑے اور اسلام چہوڑکر عیسائی ہونیسے سب کے مدبر بیوقوفیکا اقرار کرنا پڑے -

(صفحہ الضاً) قولہ فرقہ میمونیہ کے لوگ کہتے تھے کہ سوسیپٹر محمد کی بنین الخ ج جنہوں نے
فرقے نے پلوس کے ناجات کو بڑا حصہ مجموعہ انا جیل کا رد کیا تھا اور سینٹ ڈی کی پڑھ کر جیسے پلوس
ہی کو دانا اور نیک آدمی جانتے تھے (تفسیر لارڈنر مطبوعہ لندن ۱۸۳۵ء جلد ۲ صفحہ
اور اسکے سوا پادری نولس صاحب اور پادری رجب علی آئینہ اسلام مطبوعہ امریکن مشن پریس
اہتمام پادری واصاحب ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۲ مین لکھتے ہین کہ اصل ایمان ان فرقے میمونیہ داؤد
یہہ ہے کہ خدا ورسول کو بن دیکھے ایمان لانا ایک باطل امر ہے انجیل اور سورہ یوسف کی
نسبت اوس فرقہ کا شک مطلق ذکر نہین کیا اگر عماد الدین کا قول صحیح ہوتا تو پادری نولس
صاحب وغیرہ بے اوسکی تصدیق کے نہ رہتے اور فرقہ مارسیونی سوا انجیل لوقا کے متی و مرقس
و یوحنا ان تینون کی انجیلونکو نہ مانتا تھا اور ایبیونی فرقہ سوا انجیل یوحنا کی تینون انجیلون کو جہوٹا
اور نامہ یعقوب کو گھاس پھوس بتاتے تھے (لوتھر کی کتاب جلد ۱۲ از مرات الصدق مطبوعہ
۱۸۵۱ء صفحہ ۹۴ اور بعضا ان انجیل یوحنا کو کسی طالب علم مدرسہ سکندریہ کی تصنیف بتاتا تھا
(کتاب ہرلڈ کی جلد ۲ مطبوعہ ۱۸۳۶ء صفحہ ۲۰۵) پس فرقہ میمونیہ تو ایک جہوٹا اور نیز
فرقہ تھا لیکن مارٹن لوتھر کو عماد الدین کیونکر جہوٹا ٹھہرا سکتے ہین —

(صفحہ ۵۲) قولہ ایسی واہی اعتراضون سے متی کی انجیل غیر معتبر نہین ہوسکتی الخ عماد الدین
اسجگہ اپنا انگریزی پن بہول گئے کہ لکھتے ہین حضرت متی علیہ السلام اب چند روز مین
پادری عماد الدین صاحب کے روحانی باپ دادے یعنی فانڈر وغیرہ بہی علیہ السلام ہوجائینگے
او انجیل کے نسبت ہرگز لوئی کارپ وغیرہ نے گواہی نہین دی صرف چند فقرے جو ان
گواہان موہوم کے کسی کسی انجیل کے بعض مشہور مضمونون سے نقل کیا گئی انکا کون دانشمند
اعتبار کرسکتا ہے اونہون نے کب کہا کہ ہم یہہ مضمون کسی انجیل کا لکھتے ہین یون تو انجیلون مین
کونسی عمدہ نصیحت ہے جو فلاسفہ اور بت پرستون کی کتابون مین بہی نہین پائی جاتی اسکے سوا
عماد الدین ہی نے تو ہمین یہہ صراحت تبلادی کہ اکثر انکا مضمون اولہ ان کتابون کے خلاف نکلتا

یکسان برابر ہے دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۵ سطر ۵ و ۶ پھر یہہ کہ ان گواہان موہوم کی تصنیفات کی تحریف و تصحیف بجز تحریک کے ہے جو اونکا اعتبار ہو خلاصہ یہہ کہ پانچون دلیلین عماد الدین کی اس انجیل کی صحت کے بابت محض لچر ہین۔

(صفحہ ۵۳) قولہ پاک محققون کی روحین گواہی دیتی ہین الخ سبحان اللہ روحین عماد الدین کے سامنے گواہی کیتین شاید شیطان یہہ باتین کہہ گیا ہوگا کہ جسیو وہ محققون کی روح سمجھے کیونکہ وہ بڑا محقق ہے بلکہ معلم الملکوت ہی اور عماد الدین کی روحانی باپ پادری فنڈر صاحب تھے جو وہ اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۶۷ع صفحہ ۴ سطر ۱۳ و ۱۴) یعنی مارٹین لوتھر وغیرہ کا وہ بڑا مصلح کار بہی تہا دیکھو مارٹین لوتھر کی کتابیں بہیا پر تو تہا۔

(صفحہ ۵۴) قولہ دیکھو انجیل مرقس یونانی مین لکہی تہی الخ مرقس خود رومی تہا جیسا کہ اوسکی نام سے ظاہر ہے اور اوسنی اپنی انجیل روم مین لکہی (مفتاح الکتاب صفحہ ۲۲) پہر رومی زبان مین انجیل مرقس کے لکہے جانی پر شبہہ کون کرسکتا ہی اور کارڈنل برونس اور بلرماین جو اس انجیل کو رومی زبان مین بتاتے ہین اونکی بات نامعتبر ٹہرانیکی دلیل کیا ہی اگر اس سبب سے کہ وہ ۱۶ صدی کے تہے تو عماد الدین ۱۹ صدی کے ہین انہی اونکا قول زیادہ معتبر ہے۔

صفحہ ایضاً) قولہ مولویصاحب نے کہا کہ جروم آخر باب (مرقس) پر بعض متقدمین کا شبہہ بتلاتا ہے یہہ بالکل مولویصاحب نے جہوٹھ کہا الخ مولویصاحب نے جروم کا یہہ قول وارڈ صاحب کے اغلاط نامہ سے لکہا ہی اوسمین دیکھ لینا چاہئی اور مین کہتا ہون کہ نہ صرف آخر باب بلکہ تمام انجیل مرقس نامعتبر ہے چنانچہ پہلے ثابت کرچکا ہون اور یہی حال لوقا کی انجیل کا بہی ہے اور عماد الدین خود تو کتاب و سنگہام کا ایک فقرا بہی نہین پڑہ سکتے ہین وہ کیا جانین کہ اوسمین کیا لکہا ہی اگر پڑہ بہی سکتے تو جس شخص کو اعجاز عیسوی کی مین ۳۲ بہم پہنچا ہو سو سمجہہ بڑا ہو دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۷ اپنے اوسی وا سنگہام مین کوئی بات کب ڈہونڈہ سے ہی مل سکتی ہے۔

(صفحہ ۵) گرویٹس لکہتا ہی کہ ۲۱ باب انجیل یوحنا کا کلیسیائی فس نے ملا دیا ہے عمادالدین کہتے ہین کہ گرویٹس کوئی عالم مشہور عیسائیون مین نہین ہی بلکہ یہہ بہی نہین جانتے کہ وہ کون تہا اور کہان پیدا ہوا الخ ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد ۴ حصہ ۲ باب ۲ فصل ۶ مین لکہتے ہین قولہ یہہ بہی بڑی حیرت کی بات ہی کہ گرویٹس جیسا نامی محقق یہہ خیال کرے کہ یوحنی لوس نے اپنی تاریخ ہمارے خداوند (عیسی مسیح) کی بیس بابون مین ختم کی اور اکیسوان باب اوسکی موت کے بعد کلیسیا افس نے ملا دیا تہے اور عمادالدین کو باوجود پادری ہو جانے کے ہنوز یہہ بہی نہین معلوم کہ گرویٹس کون تہا۔

(صفحہ ایضاً) مدرسہ سکندریہ کے کسی طالبعلم نے یہہ انجیل (یوحنا) لکہی ہے عمادالدین کہتے ہین کہ سکندریہ کا مدرسہ مرقس کاتب انجیل نے جاری کیا تہا کو اوسکا پکا معتبر ثبوت کسی کتاب مین نہین لیکن اگر باشد تو بہی ممکن ہے کہ انجیل یوحنا اوسکی بعد لکہی گئی کیونکہ وہین اون جہوٹہے فیلسوفون نے بنیاد پکڑی تہے جنکے سبب سے وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوئین جو کثرت سے لکہی گئین کہ مسیحی جو فیلسوفون کی طرح بحث کرتے تہے کتاب لکہکر کسی حواری یا خادم حواری یا معروف الوقت کے نام سے رواج دیتے تہے دیکہو روضن تواریخ کلیسیا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ع صفحہ ۹۱ اور پہر عمادالدین صاحب جو لکہتے ہین کہ ارجن کی تصنیف سے چہہ ہزار کتاب لکہی گئی الخ اشد سے جہوٹہہ کوئی دنیا مین اوسی چہہ ہزار کتاب کا مصنف گنا ہے یا صرف ارجن ہی تہا اور وہ کتابین اگر موجود ہون تو اونکی صرف نام ہی عمادالدین بتلادین اور ارجن کے قول کو اس انجیل کی صحت مین کوئی دانشمند سوا پادری عمادالدین صاحب کے ہرگز معتبر نہ سمجہیگا چنانچہ کتاب طلوع آفتاب صداقت مطبوعہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۲۲۳ مین لکہا ہی کہ ۲۳۰ع مین ایک شخص ارجن نامی مدرسہ سکندریہ کا مدرس تہا اور تیز عقلی اور علم اور خوش اخلاق اور دانشمندی کے سبب اوسکی ایسی شہرت ہوگئی کہ مخالف اور بت پرست مصنف بہی اوسکی تعریف کرتے اور اوسکی نام پر اپنی تصنیف گردنتے تہے اتنے اس سے ثابت ہی کہ ارجن کی تصنیف اون

چھہ ہزار مین شاید چھہ کتابین ہی ہونگین حضرت سلامت صرف چھہ ہزار کا نام سنکر بغلین بجانے لگے پس جبکہ بت پرستون کا یہہ حال تہا کہ اپنی تصنیفات اُرجن کے نام سے مشہور کرتی تہے تو عیسائیون نے اناجیل کی صحت مین نظر ثواب کتابین لکھکر کہانتک ارجن کے نام پر نہ گروانی ہونگین باوجود اسکے جو کوئی مسلمان ارجن کے قول کو بر خلاف صحت اناجیل مروجہ کے پیش کرے تو عیسائیونکو اوسپر چھہ ہزار آفرین کہنا چاہیے اور مولوی صاحب نے جو ثابت کیا ہے کہ باب ۷ و ۸ (یوحنا) کے کئی آیتون پر جمہور علماء عیسائی نے انکار کیا ہے انتہے دیکھو صفحہ ۵۷ سطر ۳ - اس سے عمادالدین نے بالکل انکار نہین کیا اور کاتہولک لڑکے کے اخبار مین اسٹادلن کا یہہ ذکر کہ وہ انجیل یوحنا کو تصنیف کسی طالب العلم مدرسہ سکندریہ کے لکھتا ہے عمادالدین اقرار کرتے ہین دیکھو صفحہ ۵۶ و ۵۷ مگر کہتے ہین کہ اسٹادلن کوئی فرضی یا مجہول نام ہے الخ پس اسکا سبب غالبًا یہی ہے کہ صرف عمادالدین کو اسٹادلن سے خوب وقفیت نہین ہے نہ یہہ کہ کاتہولک ہرلڈ وغیرہ کو بہی

صفحہ ۵۸ **قولہ** مولوی صاحب یہہ جانتے ہین کہ جیسے ہمنے قرآن کو بے تحقیقات قبول کرلیا ہے ایسی ہی عیسائیون نے بہی انجیل کو مان لیا ہوگا الخ **ج** اور عیسائیون کا حال تو خدا جانے مگر پادری عمادالدین صاحب کا بے تحقیقات انجیل کو مان لینا اونکی ہدایت المسلمین ہی سے ظاہر ہے کہ اگرچہ پادری ہوگئے مگر انجیل خاک بہی ابتک نہین سمجہتے دیکھو ۱ و ۲ و ۹ وغیرہ شاید مندرجہ ہدایت المسلمین صفحہ ۲۱۶ وغیرہ کا جواب لیکن یہہ بہی تو خاص عیسائی ایمان ہے جیسا کہ فانڈر صاحب فرماتے ہین **قولہ** پس کیسا نیکبخت وہ آدمی ہے جو بدون دریافت کئے خدا کے کلام کا اعتقاد کرکے مسیح کے بڑے مرتبے کو دل سے قبول کرے انتہی دیکھو میزان الحق چہاپہ مرزاپور ۱۸۴۳ء صفحہ ۱۳۰ و ۱۳۱ -

صفحہ الضاً **قولہ** نا...ر صاحب کی چوتہی جلد مین لکہا ہے کہ گمان غالب ہے کہ کوئی الوجین فرقہ کبہی اس دنیا مین موجود بہی نہوا ہوگا الخ **ج** مگر عمادالدین صاحب نے

(تفسیر ...) ... لکہا کہ ہارنصاحب کے کتاب کس سنہ کی مطبوعہ مین لکہا ہے
وہ نہین بتا ... کہ ہارنصاحب کی کتاب کئی دفعہ اور کتنی تبدیلیون کے ساتہہ مطبوع ہو چکی
ہے بہلا اگر عماد الدین صاحب کا قول مانین تو اگر ابوجین فرقہ دنیا مین تہا تو ہارنصاحب
کو اسکا نام کہان سے معلوم ہوا پس آپ مولوی صاحب کا یقین کیا جہوٹ ہے اور ہارنصاحب
اپنی تفسیر کے جلد ۲ صفحہ ۳ باب ۲ فصل ۲ مین صاف لکہتے ہین کہ فرقہ ابوجین جو دوسری صدی مین
تہا انجیل (یوحنا) اور مکاشفات یوحنا کا منکر ہوا تہا

(صفحہ ۵۹) قولہ ڈاکٹر ... حقیقت مین دونون مذہبون کے علم سے بے نصیب تہا الخ

ج صحیح ہے جو تم نے کہا ہے مولوی عماد الدین صاحب جنکی صحبت مین کئی برس رہکر (ہدایت المسلمین
صفحہ ۶) اتنے ہوئے کہ اپنی دانست مین عجائب ہیئت کا جواب لکہہ دیا ایسی فاضل متبحر کو کون دونون
مذہبون کے علم سے بے نصیب سمجہہ سکتا ہے اسیطرح جب پادری عماد الدین صاحب کو مثل
پادری صاحب کی صحبت مین کسیقدر لیاقت حاصل ہو جاویگی تو حسب عادت انہین بہی
کہنے لگینگے کہ حقیقت مین دونون مذہبون کے علم سے بے نصیب تہا اور برٹشنیڈر نے
جو یوحنا کی تصنیفات سے انکار کیا اور بعد جو اوسکا اقرار عیسائی علماء مشہور کرتے ہین
اوسکیطرف سے نہین ہے کیونکہ جب اوسنے انکار کیا تب وہ بچہ یا بیعلم تہا جو پہر اوسے
عقل آگئی پس برٹشنیڈر کے یوحنا کی سب تصنیفات سے انکار کریگا تو عماد الدین کو بہی
اقرار ہے دیکہو ہدایت المسلمین صفحہ ۹ سطر ا اگر برٹشنیڈر کے اس قول سے توبہ کریگا جو عماد الدین
دعوے کرتے ہین تفسیر ہارنصاحب مین کہین اسکا ذکر نہین ہے۔

(صفحہ ۶۰) قولہ انجیلون کے تالیف کیوقت مین اختلاف ہے الخ ج اس سے ثابت ہے
کہ غالبًا اونمین سے کوئی بہی سال تصنیف اناجیل نہو جو قیاسًا ٹہرائے گئے

(صفحہ ایضًا) قولہ قران کے ہر ہر آیت بسلسلہ متصل نہین کہنی الخ ج یہین کچہہ
حرج نہین جبکہ اتنا معلوم ہے کہ تمام قرآن زمانہ حضرت نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام مین

نازل ہوا کیا قرآن کے سنہ نزول میں ایسا اختلاف ہے جیسا کہ ان انجیلوں کے سنہ تصنیف
کیا قرآن شریف انجیل متی وغیرہ ہے کہ جسکے سنہ تالیف کا ابتک پتا نہیں یا وہ انجیل
کہ جسکے اصل کا ثبوت نہیں آیا قرآن مجید مشابہ یوحنا ہے کہ جو حقیقی عہدی تک جسکا
پہچانا گیا یا وہ عبرانیان ہے کہ جسکے مصنف کا ابتک پتا نہیں اور معلوم نہیں کہ یونانی میں
تصنیف ہوا تھا یا عبرانی میں آیا قرآن مجید اسطرح جمع ہوا کہ اٹھارہ سو برس کے بعد ہزاروں اور
لاکھوں غلطیاں اوس سے چھانٹی گئی ہوں یا اسطرح کہ مثل بیسیوں انجیل طفولیت و انجیل
مصریان و انجیل ناصریان وغیرہ کے قرآن بھی متعدد و مشتہر ہوئے اور اب اوسکا پہچاننا مشکل ہے
کہ کون قرآن اصل تھا العیاذ باللہ ایسا گمان غلط کرنیوالا کو تمام دنیا میں کسکی سامنے
زبان کھولنے کی جرأت ہو سکتی ہے ۔

صفحہ ۶۱ قولہ بعد زمانے کے سبب اور مختلف مقاموں میں جُدی جُدی انجیلیں جاری
ہونیکے باعث اور رات دن مصیبتیں عیسائیوں پر آنے کے سبب روایات میں متفق ہمیت محققین
کو نسلے سلسلے اختلاف وقع رہا الخ یہانتک تو پادری عمادالدین صاحب کے حق پر
زبان جاری ہے اب بے اعتباری ان انجیلوں کی اس سے بیشتر تو ثابت ہو چکی ہے اور آگے
بھی ثابت ہو جائیگی ۔

صفحہ ۶۲ قولہ محمد صاحب کے پاس کتنی عورتیں تھیں الخ یہہ محض اوباشانہ کلام
اور غیر مہذب طعنہ ہے اس محل پر اس بیان کا کوئی موقع نہ تھا یہہ صرف ایسی بات ہے جیسے کوئی پوچھے
کہ عمادالدین کے کتنے باپ ہیں تو میں کہانتک گنواؤں ایک تو وہ باپ ہے جسکے نطفے سے
وہ پیدا ہوئے اور دوسرا باپ پولوس مقدس جسنے فرمایا کہ میں مسیح یسوع میں تمہارا باپ ہوا
(اول قرنتیوں کا ۴ باب ۱۵) اور تیسرے اونکا دھرم باپ جسکی زیر سایہ عمادالدین پہنچا پایا
اور چوتھے خدا کو وہ باپ کہتے ہیں پانچویں لاکھوں کرسٹان اونکی روحانی باپ جنکا
شمار وہ آپ ہی جانتے ہونگے دیکھو مباحثہ اتفاقی مطبوعہ سنہ ۱۸۶۹ع صفحہ ۶ سطر ۱۳ و

۱۴- اگر مسیح علیہ السلام فرماتے ہین کہ زمین پر کسیکو اپنا باپ نکہو (متی ۲۳ باب ۹) اور یہان باپونکی بیہہ افراط او مسیح کے حکم کی بیقدری لغت

(صفحہ ایضاً) قولہ پہر مولوی صاحبنے دوسری قسم کی کتابین جنکی تسلیم مین خلاف تہا بتلائین الخ ج اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۳۰ مین فانڈر صاحب لکہتے ہین کہ قصہ رفتہ عموماً مسیحی جماعتون مین مشہور ہوکر سبکو یقین ہوا کہ وہی صحف فی الواقع حواریون کے ہین لیکن سیکڑون برسون کے بعد کیونکر یقین ہوا کیونکہ اون مسیحی جماعتون کو الہام نہین ہوتا تہا پس یہی جواب عماد الدین کے لئے بہی ہے اور کتاب اعمال حواریون کی بابت جو مولوی صاحبنے لکہا کہ فرقہ لن تی نیس اور ماسیونی اور سوریس اور بعض فرقہ انکی بنین نے انکار کیا ہے اسکا بہی پادری عماد الدین نے کچہہ رد نہین کیا اور اسیطرح مولوی صاحب کے اکثر اعتراضونپر پادری صاحب چشم پوشی کرتے جاتے ہین -

(صفحہ ۶۴) قولہ اوریہہ بہی یاد رہے کہ چارون انجیلون کی نسبت تو آپ بہی مان چکے ہو کہ بلا اختلاف ہر زمانہ مین مسلم جمہور کے رہے ہین الخ ج کبہی نہین مان چکے چنانچہ بیان ہو چکا اور باقیحات کی نسبت تو صریح نادرستیان ظاہر ہی ہین کہ نہ کاتب کا پتا نہ مکتوب الیہ کا

(صفحہ ۶۵) قولہ فرآنکا یہہ دعوی ہے کہ اہلکتاب نے دیدہ و دانستہ عمداً و ارادتاً تحریف کی ہے الخ ج تحریف دو نو طرح بلکہ بیسیون طرح سی ہوئی جنکا بیان طول ہوگا مختصراً دینداروں کی ہاتہہ سے انجیلون مین تحریف عمداً و ارادتاً ہے بعض جو انہین کی معلوم ہو گئین صحیح کر لی گئین اور جو نہین پہچانی گئین ویسی ہی رہین دیکہو مارش صاحب کا اشر ڈوکشن مطبوعہ ۱۸۲۵ع جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ - اور کاتبون اور خود غرضون اور بیعقلون وغیرہ نے جو اپنی باری مین انجیلونپر ہاتہہ صاف کئے وہ انکے سوا ہین کس کس کو روئی -

(صفحہ ۶۶) قولہ بعد عزرا کی اوس صحیح نسخے کے نقلین ہی ہو کر جاری ہو گئین الخ ج نہ وہ نسخہ صحیح تہا نہ اوسکی نقلین جاری ہو گئی ہین بلکہ اوس مجموعہ عزرا کے (جیسا کچہہ وہ ہو)

صرف ایک نقل ہیکل مین رہتی تھی جیسی قدیم دستور کے بموجب سامریون کے پاس صرف ایک ہی کتاب تھی اور آجتک وہ اپنی کتاب کو عام نہین دیا کرتے تبرک کے طور پر دبا رکھتے ہین دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۰ سطر ۱۲ و ۱۳ یہی دستور یہودیون مین بھی تھا کہ ہر ساتوین برس سب ملک کے یہودی صرف یروشلم مین آکر توریت سنتے تھے دیکھو کتاب سوال وجواب ترجمہ پادری پولس سنگہ و پادری ونٹس صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۵ع صفحہ ۱۱ —

(صفحہ الضا) قولہ ۴۳۶ برس مسیح سے پیشتر حضرت عزرا دنیا مین تھے الخ ج بالکل غلط یہہ شاید عزرا کی پیدایش کے سنہ ہون گے مگر اوسوقت وہ توریت کیونکر صحیح کر سکے اور بغیر اس ضرورت کے عزرا کے زمانہ کے سنہ لکھنے سی کیا مطلب ہے پس مفتاح الکتاب صفحہ ۸ مین لکھا ہے کہ عزرا نے مسیح سے چارسو چھپن برس پیشتر بنی اسرائیل کا دینی بندوبست پھر کیا تھا اور رومن بیبل چھاپہ لندن ۱۸۶۰ع اور انگریزی بیبل مہری مطبوعہ ۱۸۶۰ع مین عزرا باب ۸ باب ۱ اور ۹ باب ۳ مین جہان عزرا کی کتاب سنانے کا ذکر ہے اوسکی سنہ مسیح سے پیشتر ۴۴۵ حاشیہ پر لکھے ہین —

(صفحہ ۶۷) قولہ عیسائیون کے لئے دس خرابیان تو عام تہین بادشاہون نے اپنی قلمرو مین ستایا اور اونہین دیکھکر غیر ملکون کی رعایا نے بھی ویسا ہی کیا یہانتک کہ جب کوئی آفت کسی ملک پر آتی تھی تو لوگ اوسی عیسائیون ہی کی شامت اعمال سے جانتے تھے اور اس سبب سے اونہین ہر ملک مین ستاتے تھی دیکھو تواریخ کلیسیا چھاپہ مرزا پور ۱۸۵۶ع صفحہ ۱۰۱ — اور ہندوستان کے بغاوت مین سرکار انگریزی کیطرف سے چند مسلمانون کی سزا کو اون بت پرست بادشاہون کے ظلم سی نسبت دینا یہہ عماد الدین کی تاریخ دانی ظاہر کرتی ہے —

(صفحہ ۷۰) قولہ قرآن آجتک وہی قرآن ہے جو محمد صاحب کے عہد مین تھا الخ ج

تناقض اب دیکھیں کہ یہی زبان اور یہی مونہہ پادری عماد الدین صاحب کا ہمیشہ رہیگا ایک جگہ تو اسی پر فیصلہ ہو گیا کہ قرآن کی صحت کا تو عماد الدین صاحب کو بھی ایسا ہی اقرار ہے جیسا کہ مسلمانوں کو اور انجیل کی تحریف کا بھی عماد الدین صاحب کو ایسا ہی اقرار ہے جیسا کہ مسلمانوں کو دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۰۱-۱۰۳- اور تحقیق الایمان مطبوعہ ۱۸۶۶ صفحہ ۱۴-۱۶- اب ہدایت المسلمین کی تصنیف سے سوا انکے اقرار تحریف کے اور کیا نتیجہ نکلا اگرچہ کافی تھا کہ میں یہیں تک اس کتاب کے جواب کو ختم کرتا لیکن بپاس التماس پادری عماد الدین صاحب مترجم صفحہ ۲۴۵ و ۲۵۰ - اور بھی تھوڑی تکلیف کرونگا

صفحہ ۱ قولہ ہمارے بزرگ ہمیشہ عبرانی زبان سیکھتے اور پڑھتے رہے ہیں الخ آپکے بزرگ یعنی اکثر کرسٹیان گیارہ سو برس تک عبرانی سے ناواقف تھے دیکھو تواریخ کلیسیا چھاپہ سپ ٹسٹ مشن پریس کلکتہ ۱۸۴۱ صفحہ ۱۶۹ الیس عماد الدین صاحب کا صریح جھوٹ ہے کہ ہمارے بزرگ ہمیشہ الخ

صفحہ ۲ قولہ کوئی اوسکی نسبت ہم نہیں کہہ سکتے کہ چوتھی صدی کا کہنا پڑا ہے الخ یہہ محض جھوٹ ہے آپکی زمانہ تحریر میں کتنی ہی اختلاف ہیں اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا کہ کب کا لکھا ہوا ہے صرف اٹکل سے کہتے ہیں کہ چوتھی یا پانچویں یا چھٹی یا ساتویں وغیرہ صدیونکا لکھا ہے اور جبکہ اوسکا سال تحریر ہی معلوم نہیں تو کون اوسکے صحیح ہونیکا فیصلہ کر سکتا ہے اور یہی حال اور سب کا اور سب نسخوں کا حال ہے فانڈر صاحب اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۵ میں لکھتے ہیں قولہ اب درحالیکہ اصل نسخہ موجود نہیں اور قدیم کتابوں کا شاید ایک بھی نسخہ ابتک باقی نہیں رہا ہو پس اون غلطیوں کی تصحیح کرنے کے کوئی اور تدبیر نہیں ہے مگر یہہ کہ اوسکی سب نقل نزدیک و دور سے جمع کریں اور عالم و فاضل زبان دان اون سب کو مقابلہ کر کے اوس پر اوسکے تصحیح کرین انتہی ا ہ

قولہ کہ مذہب میں بڑے بڑے پیر اور اولیا ہوتے ہیں جو محض جھوٹھے

اور قدرت سے دنیا کو ٹھگتے ہیں۔ خود مزے اوڑایا کرتے ہیں۔ چھپ چھپ کر دنیا کے مزے
اوڑاتے ہیں الخ ج ہدایت المسلمین کے صفحہ ۲۶۳ میں عماد الدین فرماتے ہیں کہ سب
بیانات آپ کے قرآن و حدیث میں لکھی ہیں انتہی لیکن نہ تبلایا کہ قرآن و حدیث میں کس جگہ
یہ پیر و اولیا کی ہجو لکھی ہے اور اگر نہیں لکھی ہے تو یہ دونوں قول مندرجہ ہدایت المسلمین
صفحہ ۳۶ و ۴۷ بھی جھوٹھی ثابت ہوگئی اب گنتی تو جاؤ کہ اس ہدایت المسلمین میں شروع
کیسے جھوٹھ آپکی ثابت ہوتے جاتے ہیں —

صفحہ ۵ قولہ مولوی صاحب نے اوہ کتابوں کے نام لیکر یہ نہیں کہا کہ موسیٰ ع کے
لوگوں نے اونہیں قبول کیا تھا یا نہیں الخ ج آگنا سیوس اور لوی کا رتو حضرت تھی
اور تھی نہ صرف حضرت ملک علیہ السلام دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۵۲ و ۵۳ اور حضرت
حضرت کہنے کے لائق بھی سمجھی گئے یہ عیسائی ادب کا نمونہ عماد الدین صاحب کے طفیل سے
ہندوستان والونکو دریافت ہوا اب ہارن صاحب تو کہتے ہیں کہ شاید جعلی کتابیں شروع
ملت عیسوی میں ایجاد ہوئی ہوں (ہدایت المسلمین صفحہ ۵۰ سطر ۵) مگر عماد الدین صاحب
کہتے ہیں کہ یہ سب الہامی نہیں حدیث کی قسم سے غیر الہامی لوگوں کی ترکیب کی ہوئی
مثل صحیح بخاری اور کلینی وغیرہ کی ہیں الخ ج پس درصورت اونکی الہامی ہونیکی
مرقس اور لوقا الہامی ہوگئے اور یہ کتابیں غیر الہامی ہیں اور درصورت جعلی ہونیکی
ہارن صاحب جن کتابوں کو جعلی بتاتے ہیں اونہیں آپ مثل صحیح بخاری اور کلینی کی فرماتے ہیں
چند روز سے عیسائی کیا ہوئی کہ ہارن صاحب سے بھی بڑھ گئے پھر یہ کہ کسی مسلمان سے تو
پوچھو کہ صحیح بخاری اور کلینی کو کسی نے جعلی کہا ہے اور کبھی اونہیں الہامی سمجھا جو ان جعلی خواہ
الہامی کتابوں سے اونہیں نسبت دی گئی لیکن عماد الدین کا مطلب ان بیہودہ
باتوں سے صرف یہی تھا کہ پادری لوگ سمجھیں کہ اتنی بڑی حجم کی کتاب عماد الدین نے تصنیف کی
اور یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ موسیٰ کے لوگوں نے اون کتابوں کو کسی زمانہ میں قبول نہیں

کیا تہا جبکہ کتب عہد عتیق سے اون گم شدہ کتابون کا حال ایسا ظاہر ہے کہ یقیناً وہ سب کتابین انہین موجودہ کتابون کی طرح یہودیون مین رایج و مشہور تہین —

(صفحہ ایضاً) **قولہ** اگر اہل اسلام اونکو الہامی خیال کرتے ہین تو میدان مین آکر ثابت کرین الخ **ج** عماد الدین کوٹہی مین بیٹھے بیٹھے ثابت کردین کہ وہ الہامی نہ تہین اگر وہ الہامی نہ تہین توان کتابون مین جو الہامی بہی جاتی ہین اونکی یاد کیون دلائیگی دیکہو خروج ۲۴ باب ۴ گنتی ۲۱ باب ۱۴ وغیرہ اگر وہ الہامی نہ تہین توان مین کیا دُم لگی ہے جس سے الہامی پہچان لی گئین —

(صفحہ ۶۷) **قولہ** عیسائیون کے بزرگون نے سند بڑی محض جہوٹہ اور غلط کہا ہے الخ — **ج** عماد الدین نے محض جہوٹہ اور غلط کہا ہے یسوع ناصری کس کتاب سے تہی جسنے لکہا تہا اور رومیون کا ۹ باب ۱۳ اور یہوداہ کا ۹ ورس اور عبرانیون کا ۱ باب ۲ اور اول طمطاوس ۳ باب ۲ اور گلتیون کا ۵ باب ۶ اور ۶ باب ۱۵ وغیرہ بیسون مقام مجموعہ انجیل مین کس کتاب سے لکہی گئی —

(صفحہ ایضاً) **قولہ** ہم قرآن کو جہوٹی کتاب بتلاتے ہین الخ **ج** تم نعوذ باللہ اگر خدا کو بہی یون ہی کہو تو مین تمہارا کیا کرون اور اگر کتاب المعراج وغیرہ اون باطل کتابون مین چند فقرے الہامی تہے تو باقیون کو غیر الہامی ہونیکا ثبوت کیا ہے —

(صفحہ ۷۷) **قولہ** اجن بڑا فاضل شخص تہا الخ **ج** پادری عماد الدین نے جو کچھ لکہا ہے یہہ تو اجن کے فرشتون کو بہی نہ سوجہی تہی کیونکہ اجن بیچارہ تو اقرار کرتا ہے کہ نامہ یہوداہ کا ۹ ورس کتاب المعراج سے نقل ہوا (ہدایت المسلمین صفحہ ۷۵ سطر ۲۲) مگر عماد الدین تو بہی اوس کتاب کو الہامی نہین جانتا اور یہہ بہی لکہتا ہے کہ اگر نامہ یہوداہ الہامی ہے تو کیا کسی الہامی کتاب مین جہوٹی کتاب یا حدیث وغیرہ کی عبارت یا اپنا قول بنالی جاتی ہے اور جب ایسا ہو تو صاف بتلادیا جاتا ہے کہ اس مضمون کے سوا

اکثر جگہ ہوں ہین محرف ہی ہے جیسا کہ قرآن ہین توریت و انجیل کی نسبت صاف بتلا دیا ہے
اور توریت و انجیل ہین کہان لکھا ہے کہ وہ کتابین جہوٹی ہین -

(صفحہ ۹ فصل ۲) **قولہ** جنگنامہ جسکا پتہ گنتی ۱۴ باب ۲۱ مین ہے یہہ ایک تواریخ ہی جیسے
سیر کی کتابین الخ ج انجیلین ہی اور ساری توریت صرف تواریخ ہین جیسے سیر
کی کتابین -

(صفحہ ۷۹) **قولہ** کتاب یسیر یہہ ہی تواریخ تہی جو یہودیون مین جاری تہی حضرت عزرا
جو ترمیم کنندہ کتب سابقہ ہین اوسکا حوالہ اسلئے دیتے ہو کہ وہ تواریخ عام لوگ پڑہتے تہے الخ
ج یہہ دو تواریخین جو توریت مین شامل ہین اونہین شاید خاص سے لوگ مثل عماد الدین
وغیرہ کے پڑہتے ہونگے یا یہہ کہ عام لوگونکا ایمان اوڑ ہے اور خاصون کا اور پہر یہہ کیونکر
ثابت ہوا کہ صرف عام ہی لوگ اوسے پڑہتے تہے اسیطرح ان سب کتابون گم شدہ کا حال
سمجہنا چاہیے جو ہدایت المسلمین صفحہ ۷۹ و ۸۰ مین لکہی ہین -

(صفحہ ۸۰) **قولہ** مرثیہ یرمیاہ الہامی تہا - اور بعد زمانہ کی سبب مفقود ہوا الخ
ج پادری سٹرن صاحب کیفیت نامہ مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۱ع صفحہ ۲۲ مین لکہتے
ہین کہ یرمیاہ نبی نے اوس نیک بادشاہ (یوسیاہ) کی وفات کا نوحہ گایا اور وہ کتاب
ابتک موجود ہے انہنے اوسے عماد الدین بے حواس گم کرکے کہتے ہین کہ مفقود ہے اور
جسے خود حضرت یرمیاہ نے گایا اوسی کہتے ہین کہ الہامی تہا اب اس اندہیر کا
جواب کون دے سکے -

(صفحہ ۸۱) **قولہ** رومن کاتہولک کے عالم کہان لکہتے ہین کہ یہودیون نے اور بہت سے
کتابین جلادین تہین سلئے یہہ اونکا غلط اور جہوٹہا ہے الخ ج یہہ عماد الدین
کا دعوے غلط اور جہوٹہا ہے اگر کیتہولک صاحب کی ہولی اونہین میسر آئے
تو ڈاکٹر گنی کاٹ صاحب اور بشپ والٹن صاحب کے قول اور جلد چہارم

رئیس کی سائیکلو پیڈیا یا بیان مبل کو کسی سے پڑھوا کر سننا چاہیے -

صفحہ ایضاً) قولہ قرآن کا یہہ دعوے ہے کہ عندہم التوریۃ والانجیل یعنی اونکے پاس اوسوقت توریت وانجیل موجود ہین الخ ج اس سے یہہ غرض نہین کہ توریت وانجیل صحیح موجود ہے اونکی تحریف تو قرآن سے بخوبی ثابت ہے جیسے کہ عیسائی علماء کو اور خود عماد الدین کو بھی اقرار ہے دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۶۵ اور صفحہ ۱۰۱-۱۰۳ اور تحقیق الایمان صفحہ ۱۴-۱۶ -

صفحہ ۷۱) قولہ محمد صاحب سوا ان تقریرات مندرجہ قرآن اور صحاح ستہ کے اور کچھ بات نہین بولے اونکی کوئی بات جہان سے گم نہین ہوئی اگر آپ یہہ دعوے کرین تو ثبوت کو پہونچاوین الخ ج یہہ تو توریت مروجہ کے سوا سولہ سترہ کتابین لکھی نہین اونکی گم ہوجانے پر عیسائیون کو سر پیٹنا چاہیے کیا وہ سب ارشادات نبوی صلعم سوائے قرآن مجید اور صحاح ستہ کے اون سولہ سترہ کتابون کی طرح کبھی لکھی گئی تھی یہہ عجیب بیوقوفی کی مثال اوپری عماد الدین صاحب کو سوجھی -

صفحہ ۷۳) قولہ مسلمانون کو بھی کئی ایک کتابین جنکے نام اونکی قرآن مین آئی ہین پیش کرنی پڑینگے - ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم وموسیٰ یعنی ضرور یہہ بات لکھی ہوئی ہے پہلی کتابونمین جو ابراہیم و موسیٰ کی ہین الخ ج ان کتابون کی جوابدہی ہم کو جو اونکے امانت دار تہے اور عماد الدین کو جو اونکی مددگار ہین خدا کے سامنے دینی پڑیگی اور مسلمانون کی خدا نے یہہ کتابین نہین سونپی تہین -

صفحہ ۷۴) قولہ مولوی صاحب کے چلتی پھرتی باتین جو اعجاز عیسوی مین درج ہین ہرگز لایق قبولیت کے نہین بلکہ محض گمراہی ہے انتہی ج لیکن عماد الدین تو آپکا مولوی صاحب کے سب اعتراضات کو مان گئی اور ہر جگہہ تحریف کا اقرار ہدایت المسلمین مین موجود ہے تو بھی آپ کہتے ہین کہ ہرگز لایق قبولیت کے نہین

(صفحہ ایضا فصل ۲) **قولہ** مولویصاحب نے وہ کتابین بتلائین ہین جو عیسائیون مین اول صدیمین از قسم موضوعات یا از قسم احادیث یا تواریخات وغیرہ بے سند و غیر الہامی تصنیف ہوئے ہین الخ **ج** ان سب باتونکا ایک جواب یہہ ہے کہ ان انجیلون کے الہامی اور غیر الہامی ہونیکی عیسائیون مین کیا پہچان ہے جبکہ عماد الدین خود اونہین از قسم احادیث وغیرہ بیان کرتے ہین پس اپنی ہی مذہب کے حدیثونکو جھوٹی تبلانا یہہ صرف عیسائی عقیدہ کی خوبی ہے۔

(صفحہ ۸۵) **قولہ** کلیمنس کا نامہ اگناشیس کا نامہ پولی کارب کا نامہ یہہ نامے آجتک موجود ہین چونکہ الہامی نہتے اونکو قسم حدیث خیال کرتے ہین جیسے ترمذی الخ **ج** اگر لوقا و مرقس الہامی ہین تو کلیمنس وغیرہ بھی الہامی تھے اور اگر اونکو قسم حدیث خیال کرتے ہین تو لوقا و مرقس کی انجیلون کا بھی یہی حال ہے پھر کیون وہ نہین ان انجیلون کے ساتھہ شامل نہین کیتے۔

(صفحہ ایضا) **قولہ** مریم کی پیدایش کی انجیل یہہ کتابین بہی حدیث کی ہین جیسے محمدؐ کا مولود شریف الخ **ج** یہہ مولود شریف تو تمام زمانہ مین رائج ہے لیکن مریم کی پیدایش کی انجیل کو مریم سے زیادہ چھپانیکا کیا باعث۔

(صفحہ ایضا) **قولہ** یعقوب کی انجیل یعقوبی کی انجیل۔ یہہ کتابین الہامی نہتین الہی تصنیف جیسے بزرگون کے ملفوظات مسلمانون کے پاس ہوا کرتے ہین الخ **ج** واہ حضرت کیا عیسائی برادر آپکی ان باتون سے خوش ہوگئے ہونگے کہ خوب اعجاز عیسوی کا جواب لکھا حضرت سلامت کیا بزرگون کی ملفوظات کا نام بھی انجیل ہوا کرتا ہے یا کبھی سنا بھی ہے کہ کسینے اپنی تصنیف کا وہی نام رکھا ہو جو اوسکے مذہب کی الہامی کتابکا نام ہو اور اگر ایسا ہو سکے تو پادری عماد الدین صاحب کی یہہ ملفوظات کیون پانچوین انجیل انہیں کہلائی۔

(صفحہ ایضاً) قولہ پلوس کا نامہ پلوس کے جیہہ خط سینکا کو یہہ نامجات بہی بہی مگر ثابت نہوا کہ پلوس کے ہین اور اگر پلوس کے ہون بہی تو اونکا الہامی ہونا کسی انجیل سے ثابت نہین الخ ج اب ہمین کسی اسلامی کتاب سے عماد الدین تشبیہہ دے سکے اور یہہ چودہ خطوط پلوس کے جو انجیل مین شامل ہین انکا الہامی ہونا ثابت ہوگیا اور اونکا نا نہین ہوا اسکی پہچان ہمکو بہی بتلادیجے اور ثابت ہوگیا کہ عبرانیون کا خط پلوس کا ہے جو انجیل مین شامل کرلیا گیا۔

(صفحہ ایضاً) قولہ اگر محمدؐ کے خطوط جو نجاشی کو اونسے لکہے تہے قرآن مین داخل کرلو تو ہم سے بہی کہنا الخ ج یہہ مجموعہ انجیل قرآن مجید کے سامنے کسی ایک یا رقعات کی موافق ہے کیونکہ اسمین بیس ۲۱ خطوط شامل ہین سوا اون خطون کے جنکا ذکر اعمال ۱۵ باب ۲۳ وغیرہ مین ہے اور مکاتبات مین سات خط او انجیل لوقا بہی تہیوفلس کے نام خط ہے اور قرآن تو خدا کا کلام ہے اوسمین نجاشی کا خط تو کیا بلکہ مسیحی دعا بہی (متی ۶ باب ۱۳) شامل نہین ہوسکتی ایسی باتون سے عماد الدین اپنا ہی نامہ اعمال جہانتک چاہین سیاہ کرلین۔

(صفحہ ایضاً) قولہ مکے کے خادمونکو محمدؐ کیطرف سے اکثر اب تک بلکہ ہر برس خط آیا کرتے ہین کہ حجاج کا روزہ رکہو اور کہیر پکاؤ اور کوئی تانبے کا پیسہ اور بدلے اونکا کپڑا خط سنانیوالے کو دیو پہلے مولویصاحب یہہ تمکے خطون جمع کرکے قرآن مین شامل فرمائین پیچہے ہم پر اعتراض کرین الخ ج عماد الدین ابہی معلوم نہین جانتی کہ مکے اور مدینے مین کیا تفاوت ہے حضرت رسالت کے مکے کے خط نہین ہین بلکہ مدینے کے کہلاتے ہین جنہین غالباً کوئی عیسائی ہندوستان مین مشہور کیا کرتا ہے جسطرح ہر سال عیسائیون مین مشہور ہوا کرتا ہے کہ اب دو برس مین مسیح تشریف لائین گے۔

(صفحہ ۵) قولہ محمدؐ صاحب جو منتر سے ڈرتے تہے وہ نبی ہوتے تو اونپر جادو کا اثر کیونکر ہوتا الخ ج جادو کا اثر ید کا رونبر نہین ہوتا ہے کیونکہ شیطان شیطانکو

نہیں پہنچا سکتا (متی ۱۲ باب ۲۲) لیکن پاکون کے لیے ہمیشہ ناپاکون سے خطرہ ہے جیسے نیکون کو بدکارون سے —

صفحہ ۸۸ قولہ برنباس کی انجیل الخ۔ ج یہہ انجیل فرانس اور انگلنڈ کی زبان مین عربی سے ترجمہ ہوئی اور اوسکی جلدین وہان کے کتب خانون مین موجود مین اور دوسری ستہ وین صدی عیسوی کی کتابون مین اوسکا مذکور ہے یعنی آغاز اسلام سے سیکڑون برس پیشتر اور اوسمین حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خبر بہت وضاحت اور مسیح کی مصلوبیت کا بطلان صاف صاف ہے عیسائی لوگ سمجھتے ہین کہ مسلمانون نے اوسمین تحریف کردی ہے لیکن اسکی کیا معنی کہ لوگ دینداروں کے گہرمین جاکر اونکے ایمان کی کتابون کو اونسے لیکر اوسمین تحریف کردیا کرین (دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۱ سطر ۱۰) شاید رات کو لوگ سارے جہان کے گرجون مین جاگہستے ہون اور چراغ جلاکر اون کے نسخون مین بہی کچہہ تبدیل کرجاتے ہون (ہدایت المسلمین صفحہ ۱ سطر ۱۳ و ۱۴) اگر ایسا ہوسکتا ہے تو عیسائیون ہی نے اپنی کتاب مین کہانتک تحریف کی ہوگی اور اگر عیسائیون کی بلکہ نظر مین وہ کتاب معتبر نہین ہے تو بقول پادری عماد الدین ہی کے جہوٹھی اور باطل کتاب کی یہہ معنی نہین ہین کہ اول سے آخر تک جو کچہہ اوسمین لکہا ہے وہ سب جہوٹھہ اور باطل ہے کوئی بہی فقرا اوسمین صحیح نہین ہے مثلاً ہم انجیلون کو جہوٹھی کتاب بتلاتے ہین تو اوسکا یہہ مطلب نہین کہ اول سے آخر تک پیشین گوئیان حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابت اور عیسائی دین کے معدوم ہونے کی پیش خبری (لوقا ۱۸ باب ۸) اور شریعت پر عمل کرنیکی تاکید (متی ۲۳ باب ۲ و ۳) انجیل مین سب کچہہ جہوٹھہ لکہا ہے بلکہ یہہ غرض ہے کہ بعض مضامین اوسمین جہوٹھے اور باطل ہین اونکی سبب یہہ ساری کتاب خدا کی نہین بلکہ آدمی کی ہے دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۷۶ لیکن انجیل برناس اگر الہامی نہین ہے تو مسلمانون کی طرف سے اوسمین تحریف ہونیکی شکایت کیا ہے اس سے تو ثابت ہوا کہ وہ ضرور

الہامی ہے۔

صفحہ ۸۹) **قولہ** اون کتابون کو خدا کا کلام جانین جنکو حواریون نے اپنی زندگی مین جاری کیا جنکو اول و دویم و سیوم صدی کے لوگون نے قبول کیا الخ ج حواریون نے اونہین "ان کو جاری کیا تہا جو اب جعلی ٹہرای گیین کیونکہ وہ اول و دویم صدی کے ہین اور انجیل یوحنا تو دو سو برس کے بعد کسی طالبعلم مدرسہ سکندریہ نے تصنیف کیا تھا اور دوسری اور تیسری صدی عیسوی مین تو انجیل برناس بہی موجود تہی وہ کیون جعلی ٹہرائی گئی۔

(صفحہ ۹۰) **قولہ** انکو مثل صحیح بخاری اور نسائی او کلینی کے خیال کرتے ہین الخ ج صحیح بخاری وغیرہ کو کسی جعلی ٹہرایا مگر عیسائی مذہب کی انجیلین اور کتابین کیون جعلی ٹہراکر جماعت پراٹسٹنٹ سے خارج کی گیین۔

(صفحہ ایضا) **قولہ** مولوی صاحب بہی بعد تحقیقات اقرار کر چکے کہ عیسائیون مین ایک ۱۴ کتابین ہین جو برخلاف قدیم سے مانی جاتی ہین الخ ج محض جہوٹہ اور غلط دیکہو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۰۱-۱۰۳-ان کتابون مین تحریف کا صاف اقرار ہے

صفحہ ۹۲ **قولہ** فصل چہارم ۷ الکتابین اور بہی الخ ج دیکہو صفحہ ۶۷ وغیرہ کا جواب۔

صفحہ ۹۳) **قولہ** موسی کی پانچ کتابین جو اب عیسائیون اور یہودیون کے پاس ہین موسی کی تصنیف معلوم نہین ہوتین اور اس دعوی کے ثبوت مین ۱۴ سندین پیش کی ہین الخ ج پادری عماد الدین صاحب کو اسکا بالکل اقرار ہے کہ عزرا نے ان کتابون کی ترمیم کی اور توضیح کیلئے بعض بعض مضمون بہی درج فرمائے دیکہو ہدایت المسلمین صفحہ ۹۶ سطر ۸ پس توریت قدیم کا مفقود ہونا ثابت ہے کیونکہ اگر اصل باقی ہوتی تو عزرا کے ہاتہہ سے ترمیم بلکہ اس نے تصنیف کی کہ جس مین ... سن ہیئے

موسی کو بصیغہ غائب لکہا ہے کیا حاجت تہی باوجود اسکی توریت کو کتاب موسی کیون کہتے
ہین بلکہ کتاب عزرا کہنا چاہیے اور یہہ جو عماد الدین صفحہ ۳۰۹ کے آخر مین لکہتے ہین کہ
خدا کا شکر ہے کہ ہم اون ہندی (اسلام) سے نکلی انتہے یہہ باتین تو تب سچ ہوتین اگر آپ جب
سیکڑون روپیہ کی آمد اسلام مین چہوڑکر دس پانچ روپیہ کے تنخواہ پر عیسائی دین قبول
کرتے اور آپ اوسکی برخلاف ہین پس دراصل یہہ شکر گذاری خدا کی نہین بلکہ جہی جی کی
ہے اور اسکے انجام مین جو شکوہ تہیدستی آخرت کرنی پڑیگا وہ دین اسلام کے ترک کرنے سے
ظاہر ہے کہ وے جو دولتمند ہوا چاہتے ہین سو امتحان اور پہندے مین اور بہت سے بیہودہ اور بری
خواہشون مین پڑتے ہین جو آدمی کو تباہی اور ہلاکت کی دریا مین ڈوبا دیتی ہے کیونکہ
زرکی دوستی ساری برائیون کی جڑ ہے جسکی بعضے آرزومند ہوکر ایمان کی راہ سے بہکائے گئے
(اول طیطاوس ۶ باب ۹ و ۱۰) اور جسطرح پادری عماد الدین صاحب کے والد مولوی سراج الدین
صاحب ہندو عیسائیت سے نکلکر مسلمان ہوگئے اسیطرح تہیدستی کی حالت مین اونکی چشم و چراغ
عماد الدین صاحب کیطرف سے صریح خطرہ ہے کیونکہ جب تیل نرہے گا چراغ آپہی
بجہہ جائے گا —

صفحہ ۹۹) اسمین وہ فقرے صریح ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کتاب یشوع تصنیف یشوع
کی نہین ہے اور اشتاہلین جرمنی کہتا ہے کہ یسعیاہ کا ۴۰-۶۶ باب تک یسعیاہ کی تصنیف نہین
اور کاکرن کے مباحثہ کا کہ جسمین اشتاہلین مذکور تہا عماد الدین کو اقرار ہے (دیکہو ہدایت المسلمین
صفحہ ۱ سطر ۶) پس اب اشتاہلین کو پہچاننے مین کیا شک باقی رہا —

صفحہ ۱۰۲-۱۰۳) اسمین اناجیل کی آیات محرفہ مین سے گیارہ مقام محرف لکہکر اور اونکا
عماد الدین کے پاس کچہہ جواب نہین سوا اسکی کہ قرآن کی ایسی مقامات جو ہزارون
تہی خلیفہ عثمان نے جلا دی تہین یہہ اس کتاب (ہدایت المسلمین) کے باب ششم مین
دیکہو لیمنا الخ ج ابی صفحہ مین آپ لکہ چکے ہین کہ قرآن آجتک وہی قرآن ہے جو محمد صاحب کی عہد مین لکہا تہا

اور یہان صفحہ ۱۰۰ مین قرآن کے ہزارون مقامات جلادی جانیکا الزام ہے اور وہ بہی عثمانؓ کے وقت مین یعنی اگر عثمانؓ نے قرآن کے ہزارون مقامات جلادی تو قرآن ایسا کہان رہا جو رسول اللہ صلعم کے عہد مین تہا بہرحال عمادالدین کے جہوٹ صفحہ ہفتم مین لکہہ گیا ہے اور اسکا ایک کافی جواب یہہ ہے کہ جسطرح جمہور عیسائی علماء کو اناجیل کی آیات محرفہ کا اقرار ہے چاہئے کہ عمادالدین اسیطرح قرآن کی کوئی آیت محرف نکالین جس سے جمہور علماء اسلام کو بہی انکار نہو۔

فصل چہارم صفحہ ۱۰۴) قولہ موسیٰ کی کتاب مین تیرہ فقری ایسی ہین جنسے معلوم معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ کی تصنیف نہین - اس قسم کے گیارہ فقرے حضرت یحییٰ کی کتاب مین بتلائے ہین الخ **ج** اسکا بہی عمادالدین کو اقرار ہے کہ یہہ عزرا کے طرف سے الحاق ہوئے مگر وہان بصیغہ غائب حضرت موسیٰ کا نام اسطرح ہے جیسے ماکان محمد ابا احد الخ کہین ہیت سنین کہیلان کی کہان حضرت موسیٰ کا نام توریت مین اور کہان یہہ آیت قرآن کی اب توریت کا ایک ورس لکہے دیتا ہون اہل فہم قرآن کی اس آیت سے مقابلہ کرین یہہ وہ برکت ہے جو موسیٰ مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی (استثنا ۳۳ باب ۱) اب دیکہئے کہ کیا حضرت موسیٰؑ اپنے مرنے کے بعد بہی برکت یاد دلانے آئے تہے یا حضرت موسیٰؑ آپ ہی بصیغہ غائب اپنا نام لکہکر مرد خدا کے لفظ سے اپنی تعریف فرما گئے یہہ تو صرف عیسائی معلومات کی ہنسی کرانا ہے پادری فانڈر صاحب اختتام دینی مباحثہ چہاپہ ۱۸۵۰ع صفحہ ۱۳ مین لکہتے ہین کہ موسیٰ کی پانچوین کتاب کا آخری فصل جسمین موسیٰ کی وفات کے خبر ہے کسی اور نبی سے اوس کتاب مین الحاق کیا گیا انتہے اور یہی حال یشوع کے آخر باب کا ہے اب پادری عمادالدین صاحب کو اگر غیرت ہے تو کسی سنی شیعہ کے اقرار سے ثابت کرین کہ ماکان محمد الخ کس نے قرآن مین ملادیا ہے

صفحہ ۱۰۵) قولہ مولویصاحب نے انجیل کی سہو کاتب یا اختلاف قرات گیارہ بار تمام

(صفحہ ۱۱) **قولہ** تیسرا اور چوتہا شاید مولویصاحب نے نہین لکہا شاید وہ کسی کلام کا ہوگا
اسلیے اونہون نے اپنی اعجاز عیسوی مین تحریف کرڈالی الخ **ج** دیکہو اعجاز عیسوی صفحہ ۱۰۱
تیسرا اور چوتہا شاید یہہ ہے تو شاید ترجمہ یونانی تہیودوشن اور ترجمہ لاطینی مین باب
درس ۳ و ۱۳ و باب ۳ و اینال کے راگ تین لڑکونکا اور آخر اوس کتاب مین تاریخ سسانا
اور کہانی بل اور ڈریگن کے باب تیرہوان اور چودہوان کرکے مرقوم ہے اور بیچ ترجمون
انگریزی رومن کاتہولک مین ابتک موجود اور واجب التسلیم ہے انتہے یہہ شاید لاطینی اور
ترجمہ یونانی کو دکس واٹیکانوس مین بعد درس ۳ کے زبور چودہوین مین اتنی عبارت
زائد ہے اونکے گلے کہولی ہوئی قبرین ہین وے اپنی زبانون سے چہوٹہ کہتے ہین اونکے
لبون کے اندر کالی سانپون کا زہر ہے اونکی مونہہ لعنت اور کڑواہٹ سے بہرے ہین
اونکے پاؤن خون کرنے کے لئے تیز رو ہین ہلاکی اور اذیت اونکی راہون مین ہے اور وے
آرام کی راہ نہین پہچانتے ہین اونکے آنکہون کے سامنے خدا کا خوف نہین ہے انتہے اور
عبری مین بسبب عبارت نامنضم ہے لیکن جو پولوس مقدس نے اوس عبارت کو باب ۳ نامہ رومیین
درس ۱۳ - ۱۸ تک موافق لاطینی اور ترجمہ یونانی کے نقل کی ہے تو ظاہر اونکے نزدیک
یہہ عبارت واجب التسلیم تہی کہ عبری سی ساقط ہوگئی ہے یا شاید پولوس مقدس نے ترجمہ یونانی
مذکور سے غلطی کہا کر غیر کلام آلہی کو کلام آلہی سمجہکر اپنے خط مین نقل کیا ہوگا انتہے اس
تیسری اور چوتہی شاید سے تو اہل تثلیث کو چارہ ہی نہین ہے مگر پادری عماد الدین ہی
کی عقل اس جگہہ نہین تیرہ ہوگئی کہ آنکہین چار نکرسکے صد ہزار افسوس ہے اور سیون
آدمیون سی لاکہہ خوشامد کرکے یہہ پانچ سات سطرین پڑہوالی ہوتین کہ غیرت کے ماری کڑورون
گہڑے تیل تو نہ پڑجاتا -
(صفحہ ایضاً) **قولہ** عبرانیین یون ہی بیکرات با تولیسی چہیدے گئے جیسی شیر سی الخ
ج اسکا مطلب عماد الدین سی سمجہے ہونگے اسلئے وہ صحیح درست ہی جو مولویصاحب نے لکہا -

صفحہ ایضاً قولہ زبور ۴۰ درس عبرانی مین ہے اور تونے میرے کان کہولے - یونانی
مین ہے تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا - عبارت ایک ہی ہے یونانی مترجم بالائی مین اوسکے
یہہ معنے آئے ہماری رای مین یہہ معنے آتے ہین الخ یہہ عجیب جواب ہے آپکی رای
مین اور کسیطرح سے معنے آئے لتحرہ بہی صحیح ہوگا بہرحال اس اختلاف کو عمادالدین سے مان لیا -
صفحہ (۱۱۸-۱۲۵) ۷ - ۱۳ شاہد تک برابر اقرار اختلاف ہے کہین تردید نہین ہوئی
صفحہ ۱۱۹ مین عمادالدین نے فرمایا مستطعم ہین فاتوہن اجورہن کی تفسیر مین شیعہ سنی کا اختلاف
بیان کیا ہے اور صفحہ ۱۳۰ مین آپ فرماتے ہین کہ عیسائی مترجمون نے غلطی کہائی ہے
قرآن کے ترجمے مین چند جگہہ عبدالقادر نے غلطی کہائی ہے لیکن عیسائی ترجمون کی غلطیان
توکہول کے گنوادین مگر مولوی عبدالقادر صاحب کے ترجمہ کی غلطیان ظاہر کرینکا عمادالدین
کو موقع نہین ملا پہر یہہ کہ یونانی لاطینی ترجمہ بہی شاید اسطرح متن کے ساتہہ ہے جسطرح قرآن مجید
کے ترجمے ہین کہ جو کچہہ خرابی نہین پیدا کرسکتا حضرت مسلماً یونانی ولاطینی ترجمہ اصل توریت و
انجیل کے برابر عزت کرتا ہے اوسکی خرابی مین عیسائی ایمان کی خرابی ہے اور پہر یہہ تمام
اعتراضات اعجاز عیسوی کو آپ سہتے جاتے ہین اوسکی تردید کیا ہوئی یہہ جواب کیا ہے لکہے
بیٹہے ہین غرض کتاب اعجاز عیسوی کا تو کچہہ رد نہوسکا مگر اعجاز عیسوی کو پادری عمادالدین
نے خوب رد کیا اچہے عیسائی ہوئے -

صفحہ (۱۲۶-۱۳۰) قولہ اس فصل مین مولوی صاحب نے عیسائیون کے تین عقیدہ مشہور ذکر
کیا ہے - ان تین عقیدونکو ہم بلا حجت قبول کرتے ہین - پہلا امر عیسائیونکا عقیدہ کہ
سب تحریر نبیون کی الہامی ہین - یہہ ہمارا اچہا اور بہت درست عقیدہ ہے اور عقل بہی
یہی چاہتی ہے (شاید پادری صاحب کا مطلب یہہ ہے کہ وہ جو نبیونکی کتابین ہین جو کچہہ اونمین تحریف ہے
وہ الہامی نہین) دوسرا عیسائی لوگ نبیون اور رسولون اور حواریون کی معصومیت کے بہی قایل
نہین ہان بہت درست اور قابل تسلیم ہے اگر آپ اسکو نہین مانتے تو ثابت کرو - تیسرا امر مولوی عیسائی

پس اگر یہ ایسا یون سے وہان جانیکا صاف انکار نہیں کیا تہا تو چہپ کے جانے کی کیا ضرورت تہی
اور یہودیون کے ڈر سے چہپی ہوتی تو ہیکل مین کہڑے ہو کر وعظ نکرتی (یوحنا ۷ باب ۱۰ ۱۴)
پس خدا کو لایق نہیں ہے کہ جہوٹھ بولے (گنتی ۲۳ باب ۱۹) پہر سامری عورت سے
مسیح کا جہوٹھ بولنا کہ پہلے اوس سے پانی پینے کو مانگا پہر کہا کہ اگر تو مجہی جانتی تو مجہہ سے پانی
پینے کو مانگتی اگر پیاسی نہتی تو مانگنا کیا ضرور تہا (یوحنا ۴ باب ۷ — ۱۰) پہر حضرت عیسیٰ
کا کئی بار جہوٹھ بولنا اور بلوانا (متی ۱۲ باب ۱۶ اور ۱۷ باب ۹ اور ۸ باب ۴ وغیرہ)
مگر ہم لوگ جو عیسیٰ کو نبی جانتے ان سب خطاؤن سے پاک سمجہتے ہین تعجب تو یہ ہے کہ جو لوگ عیسیٰ
کو خدا جانتے وہی سب خطائین حضرت عیسیٰ پر ثابت کرتے ہین اب الوہیت اور بیگناہی
کہان گئے۔

صفحہ ایضاً **قولہ** سب نبیونکو (قیامت کے دن) اپنے اپنے گناہون سے شرم آویگی
حضرت عیسیٰ جو خود بیگناہ ہین وہ بہی بقول محمد صاحب کے دوسرونکے گناہ کو آپ شرماوینگے
مگر محمد صاحب کو ماریہ قبطیہ عورت کے ساتہ گناہ کرنا اور زینب سے عشق لگانا یاد نہ آویگا بے گناہ
بچون اور عورت مرد کا فروخت کرنا صدہا خونریزیان اور لوگون کے اسباب لوٹ کر کہانا
اور عرب کو کہلانا کہان چہپاوینگے **الجواب** اگرچہ اسکا جواب جیسا چاہئے ویسا نہین دیسکتا
لیکن اتنا کہہ سکتا ہون کہ حضرت عیسیٰ جو خود بیگناہ ہین وہ بہی بقول عیسائیون ہی کے
دوسرون کے گناہ سے آپ شرماوینگے کیونکہ اگر ایسا نہین ہے تو بموجب عقیدہ عیسائی دوسرون
کے گناہ سے آپ بدکارون مین کیون گنے گئے (مرقس ۱۵ باب ۲۸) اور لعنتی کیون ہوئے
(گلیتونکا ۳ باب ۱۳) اور کیون خود ہی گناہ ٹہرگئے (۲ قرنتیونکا ۵ باب ۲۱) پس جو جو
شرمندگیان گناہگارون کو اپنے گناہون کے سبب اوٹہانی پڑتی ہین اگر عیسائی عقیدہ
سچ ہے تو یہی سب شرمندگیان گناہگارون کے بدلے حضرت عیسیٰ کو اوٹہانی پڑینگین

(صفحہ ۱۳۰) **قولہ** یونانی اور لاطینی ترجمے سے اختلاف نکالکر دکہلایا ہے کہ حقیقت مین

و اختلاف تو نہین ہین الخ اس اندیشے کوئی جواب دے (ہدایت المسلمین صفحہ ۱۰۰ - ۱۳۰)
تو آپ اون اختلافون کو مانتے ہین اب یہان لکھتے ہین کہ حقیقت مین وہ اختلاف ہی نہین
ہین اور صفدر علی عیسائی نیاز نامہ کے صفحہ ۷۸ مین یونانی اور سامری کے بابت لکھتے
ہین کہ بعض بہاری اختلاف ہین اور فی الواقع ایسا ہی ہے کہ اگر ایک ترجمہ کو صحیح مانو
تو دوسرا غلط ہے انتہی -

(صفحہ ایضاً) **قولہ** عبد القادر کے قرآنی ترجمہ کے وہیات اور نکمی عبارت ہی انہے الخ
ج اگر کہین یہہ واہیات ثابت تو کیا ہوتا جیطرح مولویصاحب نے بارہا ثابت کر دیا
کہ انجیلون کی واہیات اور نکمی عبارت ہے -

(صفحہ ۱۳۳) **قولہ** خدا نے یہہ کب کہا تہا کہ مین تجہی (یعنی یعقوب کو) زندہ مصر
مین لاؤنگا الخ ج یہہ بہی خدا نے نہین کہا تہا کہ مین تجہی گاگہو ٹکر لاؤنگا اور
مردہ تو حضرت یوسف بہی لا ئے تہے اس لانے کی فضیلت کیا ہوئی -

(صفحہ ۱۳۴) گنتی ۳۱ باب مین ہے کہ سب قتل ہوے اور قاضیونکا ۶ باب ۱ مین ہے
کہ سات برس مدیانیون نے بنی اسرائیل کو مغلوب رکہا یہہ طاقت مدیانیون مین کہان سے
آگئی وہ تو سب قتل ہو چکے تہے الخ اور گنتی ۳۱ باب ۹ مین ہے بنی اسرائیل نے مدیانیون
کی رنڈیان اور بچون کو اسیر کیا اور اونکے چارپائے سب لوٹ لئے اور ساری بستیون
اور گہرون کو پہونکدیا اور ۱۷ اورس سے ثابت ہے کہ سب خصم والی عورتین قتل ہوئین
اور کنواریان اسرائیلیون کے تصرف مین آئین اب وہ کہان باقی رہے جو اسرائیلون
سے لڑے سکا عماد الدین سے کیا جواب بن پڑا سوا اسکی کہ قرآن مین ہے ولیوفوا نذورہم
ولیطوفوا بالبیت العتیق سورہ حج رکوع ۴ تا کہ سب پادری لوگ جانین کہ مولوی عماد الدین
صاحب قرآن کو خوب سمجہتے ہین کیا اس آیت مین ایسی تصریح ہے جیسی گنتی ۳۱ باب ۹ مین ہے
حضرت سنت الہامی محاورہ مین جہان مجمل بیان اور عام خطاب ہوتا ہے وہان مطابق خصوص النص ہے

اور جہان مفصل بیان اور خاص تاکید ہوتی ہے وہان کل اور ہر فرد پر تسلط سمجہا جاتا ہے اب آپکے ساری بناوٹ باطل ہو گئی۔

صفحہ (۱۳۵) پیدایش ۱۵ باب ۱۸ مین ہے خدا نے وعدہ کیا کہ مین مصر کی ندی سے لیکے فرات کی بڑی ندی تک۔ تیری اولاد کو دونگا الخ عماد الدین آپ ہی تحریر فرماتے ہین سوا اول سلاطین ۴ باب ۲۱ مین ہے کہ سلیمان ساری مملکتون پر سلطنت کرتا تھا نہر فرات سے لیکر فلسطینیون کی زمین تک اور مصر کی حد تک سب کی سب اوسے ہدیہ دیتی تہی الخ یہہ ایسی بات ہے کہ جیسے کوئی کہے کہ بہادر شاہ بادشاہ دہلی کی بڑی سلطنت تہی پرگنہ قاسم کوٹ سے لیکر صحن دیوان خاص تک اور دکہن کے نواب اور انگلستان کی حد تک سب کی سب اوسے ہدیہ دیتے تہے یہہ کیا عجیب بات ہے یہ تو سب بادشاہ اپنے دوستون اور نیک خواہونکو بہیجا کرتے ہین عماد الدین صاحب نے کسی سرکار مین کبہی رسائی پائی ہوتی تو ایسی باتون سے واقف ہوتی کنعان کا ملک قریباً ستر کوس لنبا اور پینتالیس کوس چوڑا تہا اور اوسکی پاس ہی اسور کی بڑی سلطنت تہی اور دوسرے سلطنت بابل والون کی جسکی درمیان مین دریائے فرات واقع ہے بڑی زور وشور کے ساتھ تہی اور اسیطرح مصر مین بہی سیسق بادشاہ جہان خود یوربعام حضرت سلیمانؑ کا مخالف کوس لمن الملک بجاتا تہا (اول سلاطین ۱۱ باب ۲۶ سے ۴۰) اور ادومی اور موابی اور عمونی وغیرہ کتنی ہی اور حکومتین یروسلم کی زیر حصار ہے موجود تہین اور آیت مین تو لکہا ہے کہ تیرے اولاد کو دونگا کہ یہہ صیغہ جمع کا ہے پس حضرت سلیمان کے بعد تو اتنی حکومت بہی یہوداہ اور بنی اسرائیل کی نہتی بلکہ بار بار وہ مصریون اور اسوریون اور بابلیون وغیرہ کی ماتحت رہا کئے اور حضرت سلیمانؑ کے دسترخوان کی وسعت جو عماد الدین نے لکہی ہے یہہ ملک کی وسعت کا نشان نہین ہے۔

صفحہ (۱۳۷) قولہ مولوی صاحب کہتے ہین کہ آدم نے وہ درخت کہایا مگر نہ مرا بلکہ ۹۳۰ برس جیتا رہا الخ ج بہلا جب آدمؑ نے وہ درخت کہایا تو کیا عماد الدین کہا ہین یہی کہ کہلگئے ہون گے

یعنی ۷۵ برس عمر ابراہیم کے ہجرت کیوقت تہی دیکہو پیدایش ۱۲ باب عماد الدین لکہتے ہین ابرام
اپنے بہائی حاران سے ساٹہہ برس کے بعد تولد ہوا ہے الخ یہہ بہی محض بناوٹ ہے کہ جسکا
ثبوت کچہہ بہی نہین ایسا ثبوت لانا چاہئے جیسا مولویصاحب نے پیدایش ۱۱ باب سے دیا۔

صفحہ ۱۴۰ **قولہ** مولویصاحب لکہتے ہین کہ وہ سب تو مرچکے تہے پہر یہہ مویشی کہانسے آئے
جنکو فرعون کے لوگون نے گہرون مین بہگایا الخ اسکا جواب بہی عماد الدین نے تورات
سے کچہہ نہین دیا جیسا مولویصاحب نے خروج ۹ باب ۶ سے ثابت کیا ہے۔

صفحہ ۱۴۱ **قولہ** گنتی ۴ باب ۳ مین ہے ۳۰ برس والے سے لیکر اوس تک جو پچاس برس
کا اور خادمون مین داخل ہوا ہو تاکہ جماعت کے خیمہ مین خدمت کرے اور ۸ باب ۲۴ مین
ہے پچیس برس والے اوپر تک الخ یہان کام سیکہنے سے ہرگز غرض نہین ہے جبکہ دونو
مقامون مین خدمت کرنیکا لفظ موجود ہے اس اختلاف کو عماد الدین نے کچہہ بہی
نرفع کیا۔

صفحہ ۱۴۲ خروج ۱۲ باب ۴۰ مین ہے اور بنی اسرائیل کی جو مصر کے باشندے تہے بود و باش
۴۳۰ برس تک رہی اور پیدایش ۱۵ باب ۱۳ مین ہے اوسنے ابرام سے کہا کہ یقین جان کہ
تیری اولاد ایک ملک مین جو اوسکا نہین ہے پردیسی ہوگی اور وہانکے لوگون کی غلام
بنیگی اور وے چارسو برس تک اونہین دکہہ دینگے انتہی اور اعمال ۷ باب ۶ مین چارسو برس
اور گلیتون کے ۳ باب ۱۷ مین چارسوتیس برس لکہے ہین عماد الدین کہتے ہین کہ جب حضرت
ابراہیم سے خدا نے وعدہ کیا تب سے مصر سے نکلنے تک چارسوتیس برس ہوتے ہین الخ مگر پیدایش
۱۵ باب ۱۳ مین تیری اولاد اور پہر یہہ کہ غلام بنینگے اور چارسو برس تک اونکو دکہہ دینگے
موجود ہے پس حضرت ابراہیم نعوذ باللہ کسکی غلام بنے تہے اور اولاد سے بہی مراد شاید عماد الدین
حضرت ابراہیم ہی کو سمجہتے ہین اور اعمال اور پیدایش مین جو پورے چارسو برس لکہے ہین یہہ دوبارہ
وعدہ اوس عہد سے تیس ۳۰ برس بعد کا عماد الدین سمجہتے ہین کہ جب اسحاق پیدا ہوا اسکے

پانچ برس بعد بہت عدہ ابراہیم سے کیا گیا الخ دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۴۲ سطر ۵۲ واہ رے سمجھ
جب خدا نے حضرت آدم سے وعدہ کیا تھا اوسکا حساب عماد الدین نے یہان نہ شامل کیا
کہان حضرت ابراہیم سے وعدہ اور کہان بود و باش مصر کہان حضرت ابراہیم اور کہان اونکی
اولاد اگر یہی امر ہے تو نہ صرف اعجاز عیسوی بلکہ ارسطو کو بھی عماد الدین صاحب جواب لکھتے
ہین جنکا اپنی عقل ہی کو جواب دی چکے ہین -

(صفحہ ۱۴۳) پیدایش ۴۶ باب ۲۶ و ۲۷ مین یعقوب کے گھرانے کے ستر شخص مصر مین لکھے ہین مگر
اعمال ۷ باب ۱۴ مین ۷۵ لکھے ہین عماد الدین کہتے ہین کہ مولوی صاحب نے انکی سمجھنے مین بڑی
غلطی کی - پیدایش کی آیت مین یعقوب کے بیٹون کی جوروون کے سوا - شروع مین پھر اعمال
مین یوسف اور اوسکے بیٹے اور یعقوب خارج ہین اور پھر بھی ۷۵ شخص ہیئے تو ہین یعنی ۶۶ شخص صلبی
اور نو عورتین ہین الخ بھلا صاحب اعمال مین یوسف اور اونکی بیٹے اور یعقوب کیون خارج
ہے اور نو عورتین کیون شامل ہین عماد الدین کسی مصلحت سے بھی اسکی تشریح نکر سکے پھر عماد الدین
کہتے ہین کہ گیارہ بیٹون کی نو عورتون ہین شاید دو مر گئی ہون (ہدایت المسلمین صفحہ ۱۴۴ سطر ۱)
اب نہین مری تھین تو ۷۵ پورے کرنے کے لیے ضرور مار ڈالنا چاہیے شاید کو کیا دخل ہے اور
یوسف اور اوسکی دو بیٹے اور یعقوب کو بھی جمع مین شامل کرین تو ان نو عورتون مین سے بھی
چار اور نہ مارڈالنی پڑینگی اور پیدایش ۴۶ باب کے بموجب اگر نو عورتونکو بھی شامل کرین تو اناسی ہوتے ہین

(صفحہ ۱۴۴) گنتی ۲۵ باب ۹ مین ہے جو اوس وبا مین مرے چوبیس ہزار تھے اول قرنتیون کا ۱۰ باب
مین ۲۳ ہزار لکھے ہین عماد الدین کہتے ہین کہ قرنتیون کے بموجب اون تمام مردگان مین سے
تیئیس ہزار ایک دن مین مرے تھے الخ بھلا یہ کیسی خیال مین بھی آسکتا ہے کہ ساری ایام وبا
مین صرف ایک ہزار مرے اور اوسمین سے ایک دن مین تیئیس ۲۳ ہزار -

(صفحہ ۱۴۵-۱۴۶) عماد الدین صاحب کہتے ہین کہ مصنف اعجاز عیسوی کو عہد عتیق کی نسبت جو
کچھ کہنا تھا لکھ چکا اسلئے اس اخیر فصل مین بڑی ہائے ہائے مچا تا ہے نا چار ہو نظر ہماری پھر فصل الخ ہے

کچھہ بہی ثابت نکرسکے آپ ہی ہاتہہ سپر مار کر ٹہنڈے ہوگئی الخ یہہ حالت تو اس مدت ابلیمین بہی ثابت ہی کہ مولوی عماد الدین صاحب نے درپردہ اپنا حال ناچار ہوکر بیان کردیا لیکن بظاہر مصنف اعجاز عیسوی اٰلٹی لکہہ دیا تہا کہ دانشمندانہ بیان کا طرز ظاہر ہو جاوے خوشتر آن باشد کہ سر دلبران * گفتہ اید در حدیث دیگران (۴۶ فساد) اول فساد مین جو اعتراض ہے کہ اوسکا عماد الدین کو اقرار ہے کہ ضرور سہو کاتب ہے ۲ فساد اور اوسکا جواب کچھہ بڑی بات نہین ۳ فساد اول تواریخ ۹ اباب ۴ مین سات ہزار سوار اور چالیس ہزار پیادے لکہی مین اور ۲ سموئیل ۱۰ باب ۱۸ مین سات سو گاڑیان اور چالیس ہزار سوار لکہے ہین عماد الدین کہتے مین وہ پیادے بہی تہے اور سوار و نکا بہی کام دیتے تہے الخ مین کہتا ہون اگر اوسی کتاب مین چالیس ہزار بیل لکہا ہوتا تو عماد الدین لکہتے کہ کبہی آدمی ہو جاتے تہے اور کبہی بیل بہی بنجاتے تہی یہہ وہابیت بناوٹ ہے اور اسکا ثبوت کس الہامی کتاب سے ہے اور سات سو اور سات ہزار کے اختلاف کا کچھہ بہی جواب نہین دیا ۴ فساد اول تواریخ ۲۱ باب ۵ مین اسرائیلی گیارہ لاکہہ شمشیر زن اور یہوداہ ۴ لاکہہ ۷۰ ہزار لکہے ہین اور ۱۲ ورس مین ہے کہ تین برس کا کال ہوا اور ۲ سموئیل ۲۴ باب ۹ مین ہے ۸ لاکہہ بنی اسرائیل ۵ لاکہہ یہوداہ اور ۱۳ ورس مین سات برس کا کال لکہا ہے عماد الدین کہتے ہین کہ ۸ لاکہہ اسرائیلی شہر کے باشندے جو لڑنیکو آتے اور تین لاکہہ نوکری دیتے تہے الخ اسکا بہی ثبوت کچھہ نہین مین کہتا ہون کہ اتنی لاکہہ سے زیادہ اسرائیلی اپنے گہرون مین تہے اور یہی سچ ہے اور یہہ کہ چار برس پیشتر اکال پڑچکا تہا اور تین برس اوسکی بعد کا کال پڑا یہہ بہی عماد الدین کی تاویل غلط ہی سات برس کے بعد کال کا وعدہ حضرت داود سے تہا پیشتر کے کال سے کیا کام اگر ایسا ہو تو تین مہینے کو بہی تقسیم کرنا چاہئی جو حضرت داود کی خستہ خالی کی او سات برس کال کے عوض تجویز ہوئے تہے عماد الدین کو یہی باتین ثابت کرنا چاہئی تہین ۵ فساد اول سموئیل ۶ باب ۱۹ مین ہے اونے ۵۰ ہزار اور ستر آدمی بیچ مار ڈالے مگر کوئی مفسر نے بتلاتا ہے عماد الدین کہتے ہین کہ ترجمہ مین غلطی ہونیسے کتاب پر نقص لازم نہین

آتا الخ یہہ عجیب بات ہے کہ اجتک یہی غلطی ترجمہ مین موجود ہے جو پیکہویل چھاپہ لندن سنہ ۱۸۴۰ع کیا
عماد الدین اون لوگون سے عبری زیادہ جانتے ہین جنہون نے یہہ میلین ہا مین جان بوجہہ کر
غلطی کو بنا کہنا یہہ کمال دلیری ہے ۶ فساد ۲ سلاطین ۸ باب ۲۶ مین ۲۰ بجای بتیس ۳۲ کے بہی ہے
توریت کی غلطیون کے سامنے کچھ بڑی بات نہین ہے ۷ — ۱۰ فساد کا بہی یہی حال ہے ۱۱ فساد ۲ سموئیل
۱۵ باب مین ہے بعد چالیس برس کے ایسا ہوا کہ ابی سلوم نے بادشاہ کو کہا الخ یہہ غلط ہے کیونکہ سلطنت
داؤد علیہ السلام کی کل چالیس برس تہی ۲ سموئیل ۵ باب ۴ و ۵ عماد الدین اعجاز عیسوی ہی مین کا لکہا ہوا
سوال اپنی کتاب مین لکہتے ہین کہ جسدن سموئیل نے داؤد پر تیل ملا اس دن سے اوسدن تک کہ ابی سلوم
کے کہنے تک چالیس برس ہین الخ لیکن ترجمہ سریانی اور عربی مطبوعہ سنہ ۱۶۷۱ع اور سنہ ۱۸۳۱ع
اور لاطینی جنکو بوسکیٹین نے درست کر کے چہپوایا اور تاریخ یوسیفس اور تہیوڈورٹ اور ستر ترجمہ
اور بہت نسخون لاطینی کی جنمین چالیس کی جگہہ چار ہے کچھہ تردید نہین کی اور اگر سموئیل
۱۵ باب مین چار کیجگہہ چالیس ساتہہ ہین لکہے ہوتے تو عماد الدین کو حضرت داؤد کی پیدایش کے
وقت سے حساب لگانے پڑتا ۱۲ فساد اسکا یہی جواب عماد الدین کیطرف سے محض بناوٹ ہے
ہدایت المسلمین مین دیکہنا چاہیے ۱۳ فساد کے جواب کا یہی حال ہے ۱۴ فساد ۲ تواریخ ۱۶ باب ۱
مین ہے آسا کی سلطنت کے چہتیسوین برس بعشا یہوداہ پر چڑہ آیا اول سلاطین ۱۵ باب ۳۳
مین ہے آسا کی سلطنت کے تیسرے برس بعشا تخت نشین ہوا اور ۲۴ برس سلطنت کی پہر چہتیسوین
برس کیونکر چڑہ آیا الخ عماد الدین اعجاز عیسوی ہی مین سے ایک قول لکہتے ہین کہ سلطنت آسا
یہوداہ کی سلطنت سے مراد ہے الخ پادری شیلر صاحب اور پادری ہارن صاحب اپنی کتاب
مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۴۶ع صفحہ ۲۴۲ مین اسی بیان کی بابت فرماتے ہین کہ قدیم کتاب کے
نقل مین عجب نہین کہ غلطی ہوئی ہو اتنا اب عماد الدین سے عبرانی کی حفاظت نہو سکی
۱۵ فساد اول سلاطین ۴ باب ۲۶ مین سلیمان کی چالیس ہزار اصطبل اور ۲ تواریخ ۹ باب ۲۵ مین
چار ہزار گہوڑون کے تہان لکہے ہین عماد الدین لکہتے ہین کہ اصطبل سے مراد تہان جسمین

اور ۲ تواریخ مین جہان سی مراد باگین ہی اونہی لیکن کیا جہون نے یہہ ترجمہ کیا وہ الیسی گدہی تہی کہ
تہان اور صطبل اور بارگ وغیرہ کو نہین جانتے تہے جو عمادالدین کو سجہائی پڑا اور گہوڑونکی
تہان کو بارگ آجتک کبہی نہ سنا ہوگا یہہ عمادالدین کی نئی اردو ہے اوسپر دعوی ہے کہ
اعجاز عیسوی کا جواب لکہہ دیا پس ایسی تاویلات وہیات ۱۶ ـ ۲۳ فساد کے جواب ہدایت المسلمین
مین دیکہنا چاہئی ۲۴ فساد ۲ تواریخ ۱۲ باب ۱ مین لفظ یہو آخذ بجائے اخذیاہ لکہا ہی عمادالدین
کہتے ہین کہ اس شخص کے تین نام ہین الخ اگر مولویصاحب اخذیاہ کا کوئی اور نام بتلاتی تو عمادالدین
کہتے کہ اوس شخص کے چار پانچ نام ہی ہین اوس ثبوت کا صرف عمادالدین کے دل مین ہے اور
واقعی یون ہی کافی بہی ہے کیون علم در سینہ چاہئے نہ در سفینہ ۲۵ فساد ۲ سلاطین ۱۴ باب ۲۱
مین لفظ عزریاہ اور ۲ تواریخ ۲۶ باب ۱ مین عزیاہ لکہا ہے عمادالدین کہتے ہین دونون نام
ہی شخص کے ہی الخ پہر عمادالدین کہتے ہین واہ سبحان اللہ مولویصاحب کیا اچہی تحریف ثابت
ثابت کر رہے ہین اسی بہروسی پر تحریف کی ثبوت مین اعجاز عیسوی لکہی تہی کیون جہان کو گمراہ کیا
مگر اب قلعی کہل گئی اور خوب یقین ہوگیا کہ تحریف ہرگز نہین ہوتی جہالت اور شرارت کا دعوی
ہے انتہی یہہ عجیب اندہیر ہے کہ عمادالدین نے آپ ہی تو ساری ہدایت المسلمین مین الزام تحریف
اناجیل وغیرہ مندرجہ اعجاز عیسوی کا بار بار اقرار کرکے خوب یقین کرا دیا کہ توریت و انجیل وغیرہ ضرور محرف
ہوئی ہین تو بہی آپ فرماتے ہین کہ خوب یقین ہوگیا کہ تحریف ہرگز نہین ہوئی ایسے جاہل
و عالم نما جہلا پر انصاف کر سکتا ہی کہ توریت و انجیل کے سراسر محرف ہونیکا خوب یقین ہوگیا یا غیر محرف
ہونیکا ۲۶ فساد یسعیاہ ۳۶ باب ۲ اور ۲ سلاطین ۱۸ باب ۱۹ مین جو کچہہ اختلاف ہی عمادالدین
کہتے ہین کہ مطلب مین موافقت ہی الخ پس لفظی مخالفت ثابت رہی واضح ہو کہ زبان ہی جہان
ایک کتاب کے کسی آیت کی مضمون سے دوسری کتاب یا دوسری مقام اوسی مضمون مین کسیقدر اختلاف
لفظی یا معنوی ہوتا ہی وہان یہہ لفظ (دیکہو) لکہا ہوتا ہی پس ان اختلافون کو اگر ساری
بیبل سی چن لین تو ایک معقول حجم کی کتاب بن جاوے اور یونانی مطبوعہ انجیل مین جو حاشیہ پر الفاظ

مختلف بعد گر لکھے ہین اونکی شمار کرنی ہی کو ایک عرصہ دراز چاہیے لیکن جیسی علوم ہو چکا ہی کہ انجیل
مین ڈیڑہ لاکہہ غلطیان شمار ہو چکی ہین جیسا کہ فانڈر صاحب نے اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ اکبر آباد ۱۸۵۰ء
صفحہ ۲۳ مین لکھا ہی تو اوسی ہیر ان حہلاخون کے چن لینے اور شمار کرنیکی ضرورت نہین ہے -

۲۷ فساد یسعیاہ ۹ باب ۱ مین غلطی کا عماد الدین کو اقرار ہے ۲۸ فساد ۲ تواریخ باب اسکی غلطی
بہی مسلم ہی ۲۹ فساد ۲ تواریخ ۲۸ باب ۱۹ شاہ اسرائیل آخذ الخ حالانکہ شاہ یہوداہ چاہیے عماد الدین
کہتے ہین جو بہی اسرائیل وہ ہی یہوداہ الخ لیکن عماد الدین ہنوز نہین جانتے کہ رحبعام کے وقت سے
اسرائیل اور یہوداہ الگ ہو گئی ہے اور یونانی اور لاطینی اور عربی ترجمہ ۱۸۳۱ء اور ۱۸۵۵ء
مین اسرائیل کیجگہہ یہوداہ لکہا گیا اور وارڈ صاحب اغلاط نامہ صفحہ ۱ مین لکھتے ہین کہ
یہہ جہوٹہہ یعنی اخاذ کو شاہ اسرائیل کہنا ۳۰ فساد ملاکی ۳ باب ۱ مین ہے مین اپنے رسول
کو بہیجونگا اور وہ میرے آگے رستہ بناویگا الخ اور متی ۱۱ باب ۱۰ مین جہان اسی میسح کیواسطے
پیش خبری ٹہرایا لکہا ہے کہ مین اپنا رسول تیرے آگے بہیجتا ہون الخ اور اسیطرح مرقس ایک
اور لوقا ، باب ۷ مین بہی ہے عماد الدین یہان انجیلون کا نام چہپا گئے ہارنصاحب دوسری جلد
حاشیہ صفحہ کے اندر لکھتے ہین کہ ڈاکٹر ریڈلف کہتا ہے کہ یہہ حوالہ عبری اور تمام پرانے
ترجمون سے دو طور پر مخالفت کہتا ہے ایک یہہ کہ تیرے آگے کا لفظ زیادہ کیا گیا دوسرے
میرے کیجگہہ تیرے بدلا اور عماد الدین صاحب فرماتے ہین کہ ہارنصاحب کا مطلب معترض
کے سمجہہ مین نہین آیا اور بہت جگہہ ہماری تفسیرون کا مطلب وزیر خان جو مولوی رحمت اللہ کو
لکہو آتا ہے درست نہین سمجہا الخ لیکن ایسی لاف و گذاف بکتے ہوے عماد الدین کو شرم بہی
نہین آتی بہلا کون ڈاکٹر وزیر خان صاحب اور مولوی عماد الدین صاحب کی لیاقت مین
تمیز نہین کر سکتا ہی اور کون اس صریح جہوٹہہ کا یقین کریگا کہ جن تفسیرونکا مطلب ڈاکٹر
وزیر خانصاحب نہ سمجہہ سکین عماد الدین صاحب جو آے بی سی بہی اچہی طرح نہین جانتی
اون کو اونکا مطلب سمجہہ مین آگیا سرین زعفران ساول اور کہلی عنبر کا دماغ پیدا کر سکتی ہی نعوذ باللہ عماد الدین

کہتے ہین کہ میرے کا مرادی ترجمہ تیری ہے الخ واہ صاحب بہت عجیب کیا کہ میری اور تیری مین کچہہ بہی
فرق ہی نہ رہا حضرت سلامت اگر انجیل نویسون نے میرے کی جگہہ تیرے کا لفظ لکہہ دینے مین خدا کا خوف
کیا ہوتا تو پیشین گوئی مسیح کے واسطے کہان سی بناتے اسکو قلعی کہلجانا کہتے ہین اب ڈوبے
پلی پہرتیل ہین ۱۴۳ و ۲۳۲ فساد کا بہی عمادالدین کو اقرار ہے یعنی میکاہ ۵ باب ۲ اور متی ۲
باب ۶ اور ۱۶ زبور ۸ اور اعمال ۲ باب ۲۵ کا مطلب عیسائیون کے مرضی کے موافق ہے اگرچہ لفظ بہی
مخالف ہین اور ۱۳ فساد صفحہ ۱۵۸ مین آپ لکہتے ہین کہ کتاب مقدس (یعنی توریت و انجیل
بہی اونکی (یعنی حضرت نبی اسلام صلعم) کے پاس تہی جیسے کہ سورۂ نحل مین آیت لقد نعلم کے
تفسیر سے ثابت ہے اور صفحہ ۱۷ سطر ۱۲ و ۱۳ مین آپ فرماتے ہین کہ ہم جو اعتراض قرآن پر کرنے
مین پہلے اونکی تفسیرون مین دیکہہ لیتے ہین الخ پس کس مفسر نے لکہا ہے کہ توریت وغیرہ
حضرت رسول اللہ صلعم کے پاس تہی اوسکا نام تو بتلائے اگر توریت حضرت رسول اللہ صلعم کے
پاس ہوتی تو یہودیونکو کیون حکم ہوتا کہ فاتوا بالتوراۃ (سورۂ آل عمران رکوع ۹) جسکی تفسیر مین
ولیم میور صاحب لکہتے ہین کہ اوسی توریت پر حوالہ دیا گیا جو یہودیان مدینہ کی ہاتہہ مین تہی
(شہادت قرانی صفحہ ۱۷۲) اور عمادالدین آپ ہی صفحہ ۳۶۶ سطر ۱ و ۲ مین لکہتے ہین
کہ وہ جو علم تہے اونسے سنائے قصہ قرآن مین لکہے ہین اور صفحہ ۲۵ مین لکہتے ہین کہ محمد
صاحب جو غار حرا مین سادہ اور عابد بنکر جا بیٹہے وہان بیٹہے بیٹہے خیالات متوہمہ بہی ضرور
ہے کہ اونکے دل مین گذرتے ہونگے جیسے اکثر گوشہ نشین خصوصاً جاہل بیکار عابدونکو گذرا
کرتے ہین الخ اب مین عمادالدین کے اس اوباشانہ اور نالایق گفتگو کا تو جواب نہ دونگا
لیکن صرف اتنا کہنا ضرور ہے کہ جب رسول اللہ صلعم بے پڑہے لکہے اور بمجاورہ عمادالدین
جاہل تہے تو توریت وغیرہ سے اونہین کیا کام تہا کیا اب بہی عمادالدین اپنے جہوٹ سے انکار کرسکتا
ہے ۴۴ فساد ۱۰۴ زبور ۴ مین ہے ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تو نے میرے کان کہولے
چڑہاوے اور خطیت کا تو طالب نہین تب مین نے کہا کہ دیکہہ مین آتا ہون کتاب کے دفتر مین میرے حق مین لکہا

کہ اے میرے خدا مین تیری مرضی بجا لانے پر خوش ہون تیری شریعت تو میری دل مین ہے
یہہ عبارت مقدس نے عبرانیون کے ۱۰ باب ۵ و ۶ مین یون نقل کی ہی کہ قربانی اور نذر کو تو نے
نچاہا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا سوختنی قربانی اور اون قربانیون سے جو گناہ کے لئے
ہین تو راضی نہوا تب مین نے کہا کہ دیکہہ مین آتا ہون میری بابت کتاب کے دفتر مین لکہا ہے
تاکہ اے خدا تیری مرضی بجا لاؤن انتہی عماد الدین کہتے ہین کہ دونون مضمون یکسان ہین
پس ہوا کہ عماد الدین انجیل کو خوب سمجہے ہین کہان یہہ بات کہ تو نے میرے کان کہولے
اور کہان عبرانیون کا یہہ مضمون کہ میرے لئے ایکبدن تیار کیا تہی تا کہ مسیح کا مجسم ہونا ثابت کرین
اور کہان چڑہاوے اور خطیئت کا مطالب نہین اور کہان یہہ کہ سوختنی قربانی اور اون قربانیون
سے جو گناہ کے لئے ہین تو راضی نہوا تہا تاکہ مسیح کی مصلوبیکی ضرورت ثابت کرین تب یہہ فقرہ
خوب میل کہا گیا کہ دیکہہ مین آتا ہون الخ اور یہی حال **۳۴** فساد کے جواب کا ہی ہے **۳۵** فساد
قولہ وارڈ اپنے اغلاط نامہ کے صفحہ ۱ مین الخ پہر عماد الدین کہتے ہین بدون اوسکا اغلاط نامہ
دیکہے الخ چونکہ کتاب اغلاط نامہ وارڈ صاحب پادری عماد الدین نے نہین دیکہی ہے اسلئے
اوسی اغلاط نامہ سے ہے دیکہو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۶۰ و ۱۶۱ باقی اسکا ہی وہی جواب ہے جیسا ابتک
چلا آتا ہی کمال تعجب ہے عماد الدین نے اعجاز عیسوی کا جواب کیا لکہا اور مین حیران ہون کہ ہدایت المسلمین
کا کیا جواب لکہون جبکہ عماد الدین آپ ہی اعجاز عیسوی کے ساری اعتراضون کو تسلیم کرتے جاتے ہین
۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ فساد کے جواب مین ہی کچہہ تردید نہین ہوئی بلکہ ۳۸ فساد مین تسلیم اعتراض
پہر ہی عماد الدین نے اقرار کیا کہ ترجمہ اصلاح طلب ہے انتہی مگر تعجب ہے کہ ترجمے تو اب ہی عوام کے دیکہنے کے
لئے ملک مین رائج کئے جاتے ہین پہر کیا کوئی اہل تحقیق انجیل کا اعتبار کرے دیکہو ۲ تواریخ ۳۶ باب ۶ جہان لکہا ہے
کہ یہویقیم کو بابل لیگئے اور یوسیفس اپنے تواریخ کی دسوین کتاب کے ۶ باب مین لکہتا ہے کہ نہین لیگئے
اور عماد الدین ہی تفسیر لاطینی مطبوعہ لندن سنہ ۱۶۱۹ء صفحہ ۸۸۴ سے جسکا نام لوئیس ابن ہے
مولویصاحب کے اعتراض کی تائید کرتی ہین ایسی حالت مین اب مین ہدایت المسلمین کا جواب لکہون **۲۹**

فساد بدستور ۳ فساد لیشوع ۱۸ باب ۳ امین ہے بحر کے ساحل تک پہونچے انتہی یہہ بہی غلط ہے
اسلئے کہ اوس بیان مین سمندر کا ساحل نہ تہا اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈمنٹ مین ہے کہ جس لفظ کا
ترجمہ سمندر ہے ہے اوسکے معنی مغرب ہین عماد الدین نے اسے بہی مان لیا اور اس توریت و
انجیل کو غلطیون سے الزام سے چھوڑا جبکہ لکہتے ہین کہ تفسیر (ڈوالی اور رچرڈمنٹ) کا مطلب
بہت صحیح ہے ۴۳ فساد لیشوع ۲۳ باب ۷ مین لفظ سکم غلط ہے شیلو چاہئے یونانی ترجمہ مین
بہی شیلو ہے عماد الدین کہتے ہین کہ مولویصاحب جہوٹہہ بولتے ہین ۔ صرف ایک نسخہ مین شیلو
ہے انتہی اب مولویصاحب کا جہوٹہہ کہان ثابت ہوا ۴۴ فساد اول سموئیل ۱۳ باب ۵
مین ہے کہ تیس ہزار تو اونکی رتہین تہین مولوی صاحب کہتے ہین کہ عربی اور سریانی مین ۳ ہزار
کی جگہ ۳ ہزار لکہے ہین انتہی عماد الدین نے اسے بہی مان لیا ۴۵ و ۴۶ فساد کی بہی تردید
نہین ہوئی یعنی اعتراض کو غلط ثابت نہین کیا ۴۵ فساد ۲ تواریخ ۱۳ باب ۲ مین ہے ابیاہ کی ماںمیکایا اوریل
کے بیٹے تہی اور ۱۱ باب ۲۰ مین ہے کہ ابیاہ کی ماں معکہ ابی سلوم کی بیٹی اور ۲ سموئیل ۱۴ باب ۲۷ مین ہے کہ ابی سلوم
بیٹی کا نام تمر تہا نہ یہہ کہ معکہ عماد الدین کہتے ہین کہ ابی سلوم واوریل ایکہی شخص تہا دوسرا جواب یہہ کہ ابی سلوم
کا جاوندا اوریل تہا اوسکی بیٹی معکہ ابی سلوم کی بیٹی (۲ تواریخ ۱۱ باب ۲۰) کی یہہ معنی کہ اوسکی اولاد تہی اور نانا کی بیٹی کہلائی دادا اور باپ اوسکا اس لائق نہ سمجہا گیا خلاف دستور زمانہ واہ صاحب ۴۶ فساد ۲ تواریخ ۲۲
باب ۹ سے ثابت ہے کہ اخزیاہ سمرون مین چہپا تہا اور وہان اوسکو گرفتار کرکے یاہو کی پاس لائے اور قتل کرکے گاڑدیا
اور ۲ سلاطین ۹ باب ۲۷ سے واضح ہے کہ وہ راہ مین زخمی ہوکر بہاگا اور مجدو مین آکر مرا اور وہان ہی
اوسکے نوکرون نے اوسکو یروشلم مین لاکر گاڑا اور نہی وہ گرفتار نہین ہوا اور عماد الدین
اسکا جواب یہہ دیتے ہین کہ مولوی صاحب نے سمرون سے خاص شہر سمرون سمجہہ لیا الخ سبحان اللہ سوا دیگر
جوابی دیگر مولویصاحب نے سمرون کو نہین سمجہا مگر عماد الدین مولویصاحب کا مطلب سمجہہ گئے حضرت سلامت
اوسکا یاہو کے پاس گرفتار ہوآنا وغیرہ کہان ثابت ہے (۲ تواریخ ۲۲ باب ۹) وہ تو راہ مین
زخمی ہوکر بہاگ گیا اور وہین مرگیا تہا اور یہہ جو عماد الدین کہتے ہین کہ سمرون سے ملک مراد ہے

یہہ غلط ہے پادری شیلر صاحب اور پادری اسٹرن صاحب اپنی کتاب مطبوعہ سنہ ۱۸۸۱ عیسوی کی صفحہ
۳۹ مین فرماتی ہین کہ اخزیاہ سمرون مین چلا گیا اور جب سمرون بہی یاہو کے دخل مین آ گیا تب
وہان سے بہی بہاگ نکلا پہر یاہو نے اوسکا پیچہا کر کے مجدو کے نزدیک یہانتک اوسی زخمی کیا کہ وہ مجدو مین
مر گیا انتہی پس جب مجدو بہی سمرون مین واقع ہے بقول عماد الدین تو سمرون سے بہاگ نکلا
صاف ظاہر کرتا ہے کہ خاص شہر سمرون سے بہاگ نکلا اور عجیب بات ہے کہ مولوی عماد الدین صاحب
سیکڑون مضمونون مین حوالہ کسی کتاب قدیم کا نہین دیتے ایسے اوستاد ہو گئے ہین [illegible] اور
فساد کا بہی ایسا ہی زبردستی کا سبب پیدا کیا ہے ہدایت المسلمین مین دیکہو لو بودہ فساد
۲ سلاطین ۱۳ باب ۱۰ مین ہے شاہ یہوداہ یواس کی سلطنت کی سینتیسوین برس یہواخز کا بیٹا یہواس
سمرون مین اسرائیل کا بادشاہ ہوا - پہلی آیت مین ہے کہ شاہ یہوداہ اخزیاہ کے بیٹے یواس
کی سلطنت کی تیئسوین برس یاہو کا بیٹا یہواخز سمرون مین بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا انتہی
پس یہواس بن یہواخز یواس کی سلطنت کے سینتیسوین برس کیونکر بادشاہ ہوا ہوگا عماد الدین
کہتے ہین کہ اوس کے باپ نے اوسکو سینتیسوین برس ولیعہد کیا تہا الخ یعنی ولیعہدی کی مدت بہی شمار
کی گئی لیکن اوسکی پیدایش کے وقت سے کیون نہین شمار کیا پادری شیلر صاحب اور پادری اسٹرن صاحب
اپنی کتاب کی صفحہ ۳۰۵ مین اسی بیان کی بابت فرماتے ہین کہ حساب کے فرق کا یہہ جواب ہے کہ
نقل مین سہو واقع ہوئی انتہی اب عبرانی کی حفاظت عماد الدین سے نہو سکی باوجود اس کے
عماد الدین صاحب فرماتے ہین کہ یہہ مخالفت نہین بلکہ بیان درست ہے الخ یعنی اپنا ہی خوش کر لیا
جواب جا ہوا دا ہوا یا نہ ہوا ۵۳ - ۵۵ فساد کا جواب بہی ویسا ہی ہے جیسا کہ عماد الدین کا
دستور ہے ۵۶ فساد ۲ سموئیل ۲۴ باب ۱ مین ہے کہ خداوند کا غصہ بنی اسرائیل پر بہڑکا کہ اوسنے داؤد
کے دل مین ڈالا اور اول تواریخ ۲۱ باب ۱ مین ہے کہ شیطان اسرائیل کے مقابل مین اوٹہا
اور داؤد کے دل مین ڈالا عماد الدین کہتے ہین کہ پہلی آیت مین ضمیر اوسنے کا مرجع خداوند
نہین ہے بلکہ اوسکا مرجع مقدر ہے یعنی شیطان - البتہ عبارت مغلق ہے الخ لیکن واہ جناب پادری

عماد الدین صاحب کہتے ہیں عبارت منقولہ کو پہچان گئی ہر جاہل بھی تو اسکا مطلب سمجھ سکتا ہے مگر عماد الدین
کی نزدیک بادشاہ یہودہ کیطرف قابلیت بھی عبارت متعلق ہے مطلب یہہ ہے کہ جب اونکی سپرد ہی بادشاہی ہو
اوسنی کا مرجع شیطان نہ ثابت کر سکے تب لاچار ہو کر عبارت کو منقول کہہ دیا بس جواب کیا اور
اعتراض تو ویسہی قایم رہا ۵۵ فساد حزقیل ۲۶ باب ۔ ۱۴ تک بھی پیشین گوئی ہے وہ
غلط ہو تو بعینہ پوری نہیں ہوئی الخ عماد الدین کہتے ہیں کہ پوری ہو گئی الخ لیکن کیونکر بیان
کیا کہ کیونکر پوری ہو گئی لیکن نیوٹن ہی کا بیان لکھہ دیا ہوتا اور جب یہہ بھی نہو سکا تو جواب کیا لکھتے
بیٹھے تھے بہر حال یہہ پیشین گوئی صور کی بابت تھی کہ شاہ بابل بخت نصر تیرے برجونکو ڈہاویگا
اور تجھے ویران شہر بناویگا وغیرہ دیکھو حزقیل ۲۶ باب یہہ پیشین گوئی بالکل غلط نکلی کہ بخت نصر نے
باوجود محاصرہ تیرہ برس کے صور پر فتح نہ پائی بلکہ خراب و خستہ و ماندہ ہو کر پھر گیا اور جبکہ یہہ پیشین گوئی اسی
غلط نکلی تو حزقیل کو ۱۶ برس کے بعد دوسری پیشین گوئی کرنی پڑی کہ بڑی کی بادشاہ نبوکدنضر نے
صور کو نہ فتح کر پایا اگرچہ سخت کوشش کی اسلئے میں مصر کی زمین کو بابل کے بادشاہ نبوکدنضر کے
ہاتھہ میں کر دونگا حزقیل ۲۹ باب ۱۸ و ۱۹ ۵۸ و ۵۹ فساد کی جواب کا بھی یہی حال ہے دونوں کتابوں
میں دیکھنا چاہئے ۶۰ فساد دانیال ۸ باب ۱۴ میں ہے کہ دو ہزار تین سو شبانہ روز تک ہی کہ مقدس
پاک کیا جاویگا الخ پس خواب کے دن سے ۶ برس چار مہینے بیس دن کی بعد دورہ آخری آنا
چاہئے مگر ابتک نہیں آیا اسلئے پیشین گوئی غلط ہو گئی عماد الدین کہتے ہیں کہ انٹیوکس کی ماری جانے
کے بعد یہہ پیشین گوئی پوری ہو گئی اور ہر ایک پیشین گوئی دو طرح پر پوری ہوتی ہی پس ایکدفعہ پوری
ہو چکی اور دوسری دفعہ پوری ہونے والی ہے الخ لیکن پیشین گوئی میں مدت چھہ برس ۴ مہینے بیس
دن ہی اور حادثہ انٹیوکس کل تین برس چھہ مہینے تہا جیسا کہ یوسیفس نے اپنی تاریخ کے پانچویں کتاب
کے نویں باب میں لکھا ہے اور حکیم مشہور اسحاق نیوٹن نے صاف اقرار کیا کہ حادثہ انٹیوکس کو اس سے
کچہہ علاقہ نہیں اور اسیطرح طامس نیوٹن نے اپنی تفسیر پیشین گوئیوں کی جلد اول میں صفحہ
میں بھی لکھا ہے اور پادری یوسف ولف صاحب نے سنہ ۱۸۳۲ء میں لکھنؤ کے مجتہد صاحب سے اس

پیشین گوئی کی ہر دنکو سال شمار کرکی بذریعہ خط دعوی کیا کہ چودہ برس کے بعد مسیح کا نزول
ہوگا اور یہہ بھی دعوی کیا کہ مجھی بھی الہام ہوا ہے مگر وہ مدت بھی گذر گئی اور نیل چانسی نی اپنی کتاب
شرح پیشین گوئیوں مین جو ۱۸۵۰ کتابوں سی لکھی گئی اور ۱۸۳۶ع لندن مین چھپی تھی اوسمین جو چار زمانے
۱۸۴۳ع اور ۱۸۴۷ع اور ۱۸۴۸ع اور ۱۸۵۶ع لکھی تھے وہ بھی گذر گئے پس اس جواب مین بھی
پادری عماد الدین کی کئی جھوٹھ مین ایک تو یہی کہ انتیوکس کے مارے جانیکے لیے یہہ پیشین گوئی
ہرگز پوری نہین ہوئی زبردستی عماد الدین نی انتیوکس کا نام لکھدیا دوسرا جھوٹھ عماد الدین یہہ بھی
کہ انتیوکس کا مارا جانا وہ لکھتے ہین حالانکہ وہ اپنی موت سی مرا اور کسی شخص نی اوسی مار نہین ڈالا
دیکھو مفتاح الکتاب صفحہ ۲۳ تیسرا جھوٹھ عماد الدین یہہ کہتی ہین کہ ہر ایک پیشین گوئی دو طرح
پوری ہوتی ہی (ہدایت المسلمین صفحہ ۲۷۰ سطر ۹ و ۱۰) پس متی ۱۶ باب ۲۱ مین جو مسیح نی پیشین
گوئی کی کہ ضرور ہے کہ مسیح مارا جاوے انتہی یہہ پیشین گوئی کی دفعہ اور کئی طرح پر پوری ہوئی
اور اسیطرح متی ۲۰ باب ۱۸ و ۱۹ مین بھی ہے ۱۲ فساد دانیال ۱۲ باب ۱۱ و ۱۲ مین جو پیشین گوئی
لکھی ہے اوسکا جواب بھی عماد الدین کیطرف سی مہمل ہی رہا ۱۳ فساد دانیال ۹ باب ۲۴ مین
ستر ہفتے جو لکھے ہین عماد الدین کہتے ہین دن کئی معنوں مین آیا ہی کبھی بارہ گھنٹے کبھی ہزار
برس کبھی ایک سال الخ پس ایسی گنجایش ہی تو قیامت تک حساب لگ سکتا ہے اور اسکی لئی
عماد الدین ۲ پطرس ۳ باب کو دلیل لاتی ہین واہ خوب انجیل کو بھی وہان خدا کی قدرت کا
بیان ہی یا تعین مدت سے غرض ہی کیا پطرس کسی کی تواریخ لکھنے بیٹھی تھی اور بیسیوں جگہ توریت و
انجیل مین جو دن سی مراد صرف بارہ گھنٹے ہے وہان عماد الدین کا یہہ جھوٹھ کب چلیگا دیکھو قضاۃ ۱۴ باب
اور اعمال اول باب ۳ اور متی ۱۵ باب ۳۲ وغیرہ اور اگر ہر جگہہ دن سی مراد سال ہو تو سال جو توریت و
انجیل مین لکھی ہین اونہین کیا کہنا چاہیے شاید مہدی ۱۴ فساد اول سلاطین ۱۶ باب ۱۹ مین بھی آسا اور
بعشا اسرائیل کی بادشاہ مین جب تک جیتی تھی لڑائی ہا کی اور ۲ تواریخ ۱۵ باب ۱۹ مین بھی آسا کے
کی سلطنت کی پینتیسوین برس تک جنگ نہوئی اور ۲ تواریخ ۱۶ باب ۱ مین بھی آسا کی سلطنت کے

چہبیسوین برس اسرائیل کا بادشاہ لعیشا یہوداہ پر چڑہ آیا عماد الدین کہتے ہین اول سلاطین ۱۹ باب ۱۱ مین ہرگز یہہ ذکر نہین ہی سولوی صاحب نی جہوٹہ بولا اسلئے اعتراض غلط ہے الخ لیکن اول سلاطین ۵ اباب ۱۲ مین یہہ مضمون موجود ہے عماد الدین ڈہونڈتے تو مل جاتا تعجب کہ ۱۹ اور ۱۵ کے ہندسہ کی غلطی کے سبب پادری عماد الدین صاحب نی اعجاز عیسوی کی لکہی ہوئی اعتراض کو مہمل اور غلط ٹہرایا اور دیڑہ لاکہہ غلطیون کے باوجود انجیل غلط نہ ہوئی ـ ۳۶ فساد اسکا جواب بہی صرف واہیات ہے یعنی عماد الدین کہتے ہین کہ داؤد کے ستر ارتین طرح کی تہی الخ لیکن کیا مصنف اول تواریخ ۱۱ باب ۱۱ اور ۲ سموئیل ۲۳ باب ۸ کو یہہ بات معلوم نہ تہی جو صریح اختلاف کیا

(صفحہ ۱۷۴ ـ ۲۱۵) ان مین صرف گالیان اور محض فحش اور نالایق گفتگو ہین اور یہہ بیان کسی دین کی اثبات حقیت سے بہی علاقہ نہین رکہتا اسلئے مین اسکا جواب نہ لکہون گا

(صفحہ ۲۱۶) پہلا شاہد متی اول باب مین جو نسب نامہ ہی اوسمین تین سلسلے چودہ چودہ پشتون مین ہی دوسری سلسلے مین صرف تیرہ پشتین ہوتی ہین عماد الدین اسے پورا کرنیکے لئے یوسیاہ کی ابن یہویقیم کا نام بڑہا کر لکہتی ہین کہ بعض قدیم یونانی نسخون مین یہویقیم لکہا ہے الخ فانڈر صاحب اختتام دینی مباحثہ مطبوعہ آگرہ ۱۸۵۵ء صفحہ ۱۴۸ مین لکہتے ہین کہ جب دوسری قسمت داؤد کی نام سے شروع ہے جیسا مین نی بیان کیا تو اوسکی اخیر پشت یعنی چودہوین پشت یوسیاہ ہی اور یکنیاہ تیسری قسمت کا پہلا پشت ہی انتہی الس وہ کون قدیمی یونانا نسخہ ہے کہ جسے فانڈر صاحب نی نہین دیکہہ پایا اور عماد الدین نے دیکہہ لیا اور اگر کوئی ایسا یونانا نسخہ ہے کہ جسمین یوسیاہ اور یکنیاہ کے درمیان مین یہویقیم لکہا ہے تو وہی نسخہ کیون نہ مشہور کیا گیا اور اس غلط نسخہ کو کیون تمام ہندوستان اور انگلستان مین رایج کر رکہا ہے بہلا عماد الدین کے اس جہوٹہ کا بہی کچہہ ٹہکانا ہے اگر مین جانتا کہ اس ہدایت المسلمین مین اتنا جہوٹہ بہرا ہے تو مین پہلی ہی اقرار کر دیتا کہ ہدایت المسلمین لاجواب ہی اگر اور باتو نمین

یا مسوح اور رحبعام جو خراب نامہ اپنی فرمائی شاید راحاب فاحشہ اور یہوداہ کی بہو تمر اور بتسبع
اوریاہ کی جورو جسنی پیشتر زنا کروایا اور رحبعام کی ماں نعمہ اوس عمون کی نسل سے جسنے حضرت
لوط کی دوسری بیٹی جنی تہی وغیرہ کیطرف اشارہ ہوگا — شاید لوقا ۳ باب میں جو نسب نامہ ہی وہ
یوسف کی سند رجہ نسب نامہ کی مخالف ہے عیسائی لوگ اوسکو مریم کا نسب نامہ اور اسکو یوسف کا بتلاتے
ہیں وہ تین وجہ سے باطل ہے اول آنکہ مریم اولاد داؤد سے نہیں ہے [illegible] الیسبات کا رشتہ دار
بتایا ہے الخ عماد الدین کہتے ہیں کہ لوقا کا ضرور نسب نامہ مریم کی طرف ہی ہے اور تینوں وجہیں آپکی
باطل ہیں پہلی وجہ کا جواب یہہ ہے کہ مریم جو الیسبات کی رشتہ دار ہے آپنے یہہ کہاں سے
ثابت کیا کہ الیسبات کسی کاہن کی بیٹی تہی — بارہ فرقے اسمین شادی بیاہ کرتی تہی اپس
ذکریاہ اولاد ہارون کے تہا پر زوجہ اوسکی اولاد داؤد سے تہی کیونکہ مریم کی رشتہ دار تہی انتہی پادری
عماد الدین نے یہہ خوب ثبوت بیان کیا کیونکہ مریم کی رشتہ دار تہی انتہی حضرت علامت مولوی صاحب
تو خود مریم ہی کو اولاد داؤد نہیں بتاتے ہیں اون کی رشتہ داری سے الیسبات کیونکر آل داؤد
ہو گئیں اور مولوی صاحب ہی جواب پوچہتے ہیں کہ یہہ کہاں سے ثابت کیا کہ الیسبات کسی کاہن کی بیٹی تہے
مولوی صاحب نے گنتی ۳۶ باب ۸ سے ثابت کیا ہوگا جہاں لکہا ہی کہ ہر فرقے کی لڑکے اپنی ہی باپ
کے فرقے میں بیاہی جاتی انتہی الیس حضرت الیسبات بہی اپنے باپ کے فرقے میں بیاہی گئیں
اگرچہ یہہ دستور نہ ہوتا تو میراث کا بندوبست کیونکر ہو فرقے میں قدیم سے جدا جدا رہتا لیکن عماد الدین
نے الیسبات کی اولاد داؤد میں ہونیکا کونسا ثبوت بیان کیا سوا اسکے کیونکہ مریم کے رشتہ دار
تہی دوسرا ثبوت یہہ ہے کہ لوقا تو مولوی صاحب کے دعوی پر گواہی دیرہا ہے کہ اوس کی
جورو ہارون کی بیٹیوں میں سے تہی اور اوسکا نام الیسبات تہا (لوقا ۱ باب ۵) اور تواریخ کلیسیا
مطبوعہ ۱۸۶۳ء جسے انگریزی سے حسب الارشاد صاحب انگریز مصنف بابو شیو پرشاد نے طلبہ مدارس
کے لئے اردو ترجمہ کیا اوسکے آخر صفحہ ۳ میں ہی کہ مسیح سے کئی مہینے پہلے یوحنا اصطباغی پیدا ہوا تہا
وہ مسیح کا قریب رشتہ دار تہا انتہی اور اسی طرح روس تواریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۵۸ء حصہ ۲ صفحہ ۳

دفعہ میں بھی ہی واہ حضرت سلامت اب ساری قابلیت اور انجیل دانی آپکی کہاں گئی پھر
عمادالدین صاحب مولوی صاحب سے کہتی ہیں کہ کسی کتاب کا حوالہ دو الزام دو جب کالون سے قول
پر عمادالدین کی نظر پڑی تو کہتی ہیں کہ کالون کی رائے ہوئی ہم اوس کے رائے کو نہیں مان سکتے
پھر اعجاز عیسوی میں حل الاشکال کا نام دیکھکر عمادالدین صاحب فرماتی ہیں کہ اس اعتراض کا
جواب حل الاشکال میں واضح کر کے دیا ہے لیکن جناب مولوی صاحب نے تو حل الاشکال کو
دیکھکر پھر اعتراض کئے ہیں اور آپ سے ایک کا بھی جواب نہیں بن پڑا اب حل الاشکال کو اگر
ٹالتے ہو پھر تم اعجاز عیسوی کا جواب کیا لکھنے بیٹھے تھی شاہد اسکا جواب بھی نہ دیا ہو گا
مولوی صاحب متی ۲ باب کی بموجب دعوی کرتی ہیں کہ ہیرود کی زندگی تک یہہ ملک (یہودیہ)
تحت حکومت رومیوں کی آیا تھا اور عمادالدین کہتی ہیں کہ ہیرود روم کا ایک صوبہ تھا الخ
اور اسکا کچھ ثبوت نہیں بتایا ہم شاہد اسکے جواب کا بھی یہی حال ہی یعنی مولوی صاحب نے جو [illegible]
کی کتاب کا حوالہ دیا ہے اوس کے تصدیق عمادالدین سے نہیں ہوئی۔

(صفحہ ۲۲) شاہد لوقا ۳ باب میں ہے کہ لسانیاس ابلینی کا حاکم تھا مولوی صاحب یوسیفس مورخ کی قول
سے ثابت کرتی ہیں کہ ایک لسانیاس حاکم خالکیس کا جو قریب ضلع ابلینی کے تھا اور دو سو
برس قبل اصطباغ یا بانی مسیح کی مقتول ہو گیا تھا اور کالون جلد اول میں کہتا ہے کہ
خیال ہے کہ یہہ لسانیاس وہ لسانیاس ہے جو بطلیموس بادشاہ خالکیس کا بیٹا تھا کیونکہ اوسکو
نے ۳۰ برس قبل ولادت مسیح کی مروا ڈالا تھا اور یہہ بھی مشکل ہی کہ یہہ لوبا بطلیموس
عمادالدین کہتی ہیں کہ حضرت سلامت ابلینی ایک شہر تھا دمشق کی شمال میں تخمینا ۱۸ کوس
ہارون گھٹتا ہوئی آنکھہ وہ لسانیاس کا ثبوت مانگتی ہیں یہہ ابلینی کی مسافت بیان کرتی ہیں
عمادالدین وہی قول مولوی صاحب کا دوہرا رہے لکھتے ہیں کہ یوسیفس لکھتا ہی کہ یہہ لسانیاس بطلیموس
تھا جسکو انتنی حاکم نی مروا ڈالا حضرت مسیح سی چونتیس برس پیشتر لیس
ہے یقینا اول لسانیاس کی اولادسی ہے الخ اور اس یقینا کا ثبوت کچھ بھی

جہوٹہہ عماد الدین کی غور کرنے کی لائق ہین اول یہہ کہ بقول عماد الدین ہی کے اوس (تواریخ)
کا کیا اعتبار ہے کیونکہ راقم مجہول اور واحد ہے ایسی ایسی وہمی خیالات جمہور کے کامل تحقیقات قدیم
کر سکتے (دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۳۰ سطر ۱۳ و ۱۴) یہہ ایسی بات ہے جیسے کوئی کہی کہ کتاب شمائل
مین نور محمد سے ثانی لکہا ہے کہ عماد الدین کی خلاف فلان روحانی باپ دادے جو سلسلے دین
کے کہلاتی ہین کافر ہین وہ ایسی کتاب نہین ہے کہ کسی عالم کی الماری مین ملے شاید
ہو اسے ملاستہ دیا ہو (ہدایت المسلمین صفحہ ۱۰۰ سطر ۴ و ۵ و ۱۰۱) دوسرے یہہ سمجھے تو بیت اللحم کے لڑکے
عماد الدین ہی کے صرف قریب پچاس کے ماری گئی تھے اور یروشلم مین یہہ قتل نہین ہوا پہر یہود نے
سب یروشلم کے بچون کو چہوڑ کر صرف اپنی ہی بچے کو قتل کیا کون دانشمند اسکا یقین کریگا یا دیکہو
عماد الدین صاحب اس جگہ چوک گئی جو یہود کے بچے کا ذکر کرتے ہین لیکن دروغ گو را حافظہ نباشد
(صفحہ ۳۱ سطر ۲ تیسرے) یہہ شاہ مولوی صاحب کے بیان کا خلاصہ یہہ ہے کہ موافق تحریر لوقا کی مسائل
مسیح کا ناصرہ سے یروشلم کو جایا کرتے تہی پس مصر کو جانا اور وہان رہنا (جو متی مین لکہا ہے)
کسی زمانہ مین ہوا اور یہود کی خاص تختگاہ مین شمعون وغیرہ سی جو مسیح کو روح القدس نے پہونچایا
غلط ہے عماد الدین کہتے ہین کہ بعد ادا رسوم شرعی (یروشلم سے) مصر کو گئے ـــ اور ہمارا
خدا کسی سے نہین ڈرتا ـــ شمعون اور حنا کو بہی یہود سے بچایا یہہ وہ روح القدس نہین ہے
جسنے بخوف کفار عرب عاجزی کیوقت مکہ مین لکم دینکم ولی دین کہا الخ لیکن تینون انجیلون مین
اس مصر کے جانے کا ذکر نہین ہی سوا متی کے پس ایک کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے باتین کی کیونکہ
ہر ایک بات دو یا تین گواہون کے منہہ سے ثابت ہو جاویگی (۲ قرنتیون کا ۱۳ باب) دوسرے
اگر مصر مین مسیح گئے ہوتی تو یسوع مصری کہلاتی نہ یہہ کہ یسوع ناصری تفسیری الکتاب کی مقامات
المعروف چہاپہ مرزا پور سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۹۳ مین پادری شیرنگ صاحب لکہتے ہین کہ مسیح کا تولد بیت اللحم
مین ہوا تو بہی اوسکا لڑکپن اور جوانی کا وقت ناصرہ ہی مین گذرا چنانچہ اسی سبب سے اوسکی ہم عہد
مین مشہور ہوا کہ وہ ناصری ہی اور جب اوسکے معجزونکی شہرت ہونے لگی تو تمام بزرگان اور

علما کہتی تہی کہ کیا کوئی اچھی چیز ناصرہ سے نکل سکتی ہے انتہی اسکے سوا اور بہت ثبوت ہین مگر
اس مختصر مین اونکی گنجایش نہین اور اگر ہم مان لین کہ مسیح ہیرودس کے خوف سے مصر کو بھاگ گیا تہا
دیکہو متی ۲ باب ۱۳ و ۱۴ تو عماد الدین کا یہہ دعوی جہوٹا ہوجائیگا کہ ہمارا خدا کسی سے نہین ڈرتا ہے انتہی
دیکہو ہدایت المسلمین صفحہ ۲۲۳ سطر ۱۴ - اور اگر مصر کو بہاگنا بہی ثابت نہین تو ہیرود کی ڈر سے مسیح کا وہان سے
نکل جانا (متی ۱۲ باب ۱۴ و ۱۵) اور قیصر کا باج گذار بننا (متی ۱۷ باب ۲۷) اور عورتون کے
ساتھ بیٹھکر رونا (یوحنا ۱۱ باب ۳۵) اور یہودیون سے چھپ کر نکل بہاگنا (یوحنا ۸ باب ۵۹)
کیا لکم دینکم سے بڑھ کر نہین ہے اور رسول صاحب کا مطلب یہہ ہے کہ باوجود ظاہر ہوجانے کے پہر یروشلم
سے چپ نکلنی کا کیا سبب ہے اسکا جواب تو عماد الدین صاحب سے کچھ بہی نہ بن پڑا سوا اس کے کہ
ہمارا خدا کسی سے نہین ڈرتا انتہی اور تفسیر اسکاٹ صاحب مطبوعہ الہ آباد سنہ ۱۸۴۴ع جلد ۱ صفحہ ۱۲۳
مین متی ۲ باب ۱۴ کی تفسیر اسطرح لکہی ہے تو ظاہر ہے کہ مسیح نے جیسا موقع پایا ویسا ہی آپکو ظاہر
کیا کبہی کبہی ظاہر کرنا مناسب جانا اور پہر جب یہودیون کی دشمنی کے سبب اوسکی جان کا خطرہ تہا
تب اپنی تئین کچھ چہپایا انتہی اور بیت اللحم مین تو پہلی نام لکہانے کی ضرورت سے مریم و یوسف گئے تہی
بعد اوسکے وہان جانے کی کیا ضرورت تہی جو عماد الدین لکہتے ہین کہ اپنے گہر آئے وہان پر مجوسی
آکر ملے (دیکہو ہدایت المسلمین صفحہ ۲۲۳ سطر ۱) پہر تو مریم کا ناصرہ ہی مین تہا (لوقا ۱ باب ۲۶)
اور وہین ہمیشہ یوسف و مریم و مسیح رہا کئی اس سے ثابت ہی کہ یروشلم سے ناصرہ کو گئے اور مجوسیون کا آنا
بہی غلط ہے وہان فارس مین دیندار تو ایک طرف کوئی خدا پرست بہی تو نہ تہا جو تمام یہوداہ کی
پرستشگار ہوتے خصوصا شمعون اور حنا کو چہوڑکر ستارہ صرف مجوسیون ہی کو دکہائی دیا اب
معلوم ہوا کہ لکم دینکم والی خدا اور عماد الدین کے خدا مین آسمان و زمین کا تفاوت ہی جسنے
عماد الدین سے عیسائیون سے حضور لنا دینکم کہلوایا

(صفحہ ۲۲۸) شاید پہاڑی وعظ وغیرہ مندرجہ متی و مرقس مین ایک زمانہ کا تفاوت ہے
عماد الدین کہتے ہین کہ دونون بیان درست ہین سچی ترتیب وار نہین لکہا الخ سوال تفاوت

زمانہ مین ہے اور جواب مین درستی وغیر درستی آپ فرماتی ہین غرض عمادالدین نی جواب
خوب اعجاز عیسوی کا لکھا یہہ ہے کہ بی ترتیبی متی کا تو اقرار ہے اور یہی اعتراض تہا کہ شاہد متی
۲۱ باب مین دوسرے دن اور مرقس ۱۱ باب مین تیسرے دن یہودیونکا مسیح سے سوال کرنا لکھا ہی
عمادالدین صاحب بہت خفا ہوکر فرماتے ہین کہ ناظرین مرقس کا ۱۱ باب اور متی ۲۱ باب مین پڑھکر دیکھین
کہ کہان لکھا ہے یہہ بہتان بندی ہی اچھی نہین بلکہ شرارت و بد دینی ہے مولف اعجاز عیسوی
جہان دہوکا دیا کرتا ہے وہان اچھی طرح پتہ نشان حوالہ کا نہین بتاتا الخ واہ حضرت عمادالدین
صاحب اسی لیاقت پر پادری ہوگئے سو عیسائی لڑکی بہی ایسی انجیلی باتونسے واقف ہوا کرتی ہین اور عمادالدین
کو ابتک ان عام باتون کی بہی خبر نہین اور ہو انصافی تو اسکے پتہ مین مارلنصنا جسکا قول لکھا ہے کہ وہ
اپنی چوتہی جلد مطبوعہ ۱۸۲۲ء کے صفحہ ۲۷۶ و ۲۷۷ مین لکھتی ہین کہ کوئی صورت تطبیق کی ان تعالی سے نکلتی
نہین نکلتے پس اسکا جواب تو پادری عمادالدین نی کچہ بہی نہین دیا سوا اسکے کہ ناظرین دیکھین الخ
پس ناظرین نی جو دیکہا تو معلوم ہوا کہ مسیح پہلے دن یروشلم مین آئی اور ہیکل سے لوگونکو نکالا اور
بیت عنیا مین رات بتائی (متی ۲۱ باب ۱۲ و ۱۷) اور جب صبحکو شہر مین جانے لگی اونہین بہوک
لگی تب انجیر کے ایک درخت سی کہا کہ اب سے تجہہ مین کبہی پہل نہ لگے وہین انجیر کا درخت
سوکہہ گیا (متی ۲۱ باب ۱۸ و ۱۹) اور اوسی دن یہودیون نے مسیح کی اختیار کی بابت سوال کیا تہا (متی
۲۱ باب ۲۳) اور رومن تفسیر اسکاٹ صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۹۶ مین لکہا ہے کہ مرقس سے بہی معلوم ہوتا
کہ شاگردون نے وہ پیڑ سوکہا ہوا دوسرے دن صبحکو دیکہا انتہی (مرقس ۱۱ باب ۲۰) اور اسیطرح انگریزی تفسیر
ٹامس اسکاٹ مین بہی ۲۱ باب ۱۸ کی تفسیر دیکہنا چاہئے جہان لکہا ہے کہ نکسٹ مارننگ یعنی دوسری
صبح پس یہہ تیسرا دن تہا اور اسکے بعد یہودیون نے مسیح کے اختیار کی بابت سوال کیا تہا دیکہو مرقس ۱۱
باب ۲۷ و ۲۸ پس متی کے حساب سی دوسرے دن اور لوقا کے بموجب تیسرے دن وہ سوال یہودیون نے
کیا تہا پس کیون عمادالدین صاحب نے بیچاری ناظرین کو مرقس وغیرہ مین دیکہنے کی اتنی تکلیف
دی اور ناحق مصنف اعجاز عیسوی کو بہی بہتان بندی شرارت بد دینی اور دہوکا وغیرہ جو منہہ مین آیا

جسکے مت پادری کری سمجھ لیگا ورنہ سمجھنا اسکا آسان نہین ہی یہہ پادری عماد الدین صاحب کا
طبع زاد ہی لیکن چارون انجیلون اور اعمال باب ۲۴ و ۲۸ اور ۱۳ باب ۱۵ سے بخوبی ظاہر ہے کہ
سوا گیارہ کی سوا گیارہ تک مسیح کی دوبارہ زندہ دیکھنے والی تھی چنانچہ اعمال باب ۱ مین پطرس کا قول
لکھا ہی کہ ساری قوم پر نہین بلکہ ہم پر الخ وہ بارہوان تو اوسوقت تک تجویز بھی نہوا تھا (اعمال
ا باب) ورنہ کیا پطرس کو وہ بارہوان نہین دکھائی دیا تھا پس متی مرقس یعقوب لوقا پطرس
یہودا یوحنا یہہ سب جھوٹھی ہو گئے اور پولس جنہون نے کبھی مسیح کو دیکھا ہی نہ تھا سچی ہو گئی اور لطیفہ یہہ ہے
کہ لوقا نی جسنے انہین پولس کے مسئلے سیکھے تھا جنسے اپنی انجیل لکھی انہین پولس کا قول اعمال ۱۳ باب ... اسو مین
نقل کیا ہے کہ جو اوسکے ساتھ جلیل سے یروشلم مین آئی (یعنی حواریون کو) دکھائی دیا
تھی اور وہ صرف گیارہ ہی تھی سو یہودا اسکریوطی خودکشی کے پس پولس نے نہ صرف اون ثبات کو بلکہ آپ کو
بھی جھوٹھا ثابت کیا تھا نہ کہ آخر مین پادری عماد الدین صاحب کو بھی اور یہہ تو ذرا سی بات ہی اول
قرنتیون کی ۱۵ باب مین پولس مقدس فرماتی ہین کہ پانسو بھائیون کو یکبارہ دکھائی دیا تھا ان
پانسو نی اون باتون کو بھی جو انجیل مین مسیح کی مصلوبیت کی بابت لکھے ہین بالکل ثابت کر دیا کیونکہ جب
مسیح کو پھر زندہ دیکھنے والی یہان پانسو ہو چکے گواہ فرض کر لئے گئے تو مصلوب ہونیکا واقعہ جسکے وقوع
سے پیشتر سب شاگرد بھاگ گئی تھے کیونکر صحیح ہو سکتا ہی انجیلون مین تو گیارہ کی سوا بارہ
کا ذکر نہین ہے کہ جنہون نے مسیح کو پھر زندہ ہوا دیکھا تھا مگر پولس نے اگرچہ آپ کبھی خواب مین بھی مسیح کو نہ
دیکھا تھا تو بھی نہ صرف بیس تیس یا پچاس سو بلکہ پانسو سے بھی زیادہ کا شمار یکبارہ لکھدیا اگرچہ پانسو تو
کیسے دو سو بھی سب مرد و زن بچے ملا کر مسیح کی شاگرد نہ تھی (اعمال ا باب ۱۵) اور چونکہ انجیلون
مین اسکا ذکر نہین ہے اسلئے پولس کو اتنا فقرہ اور بڑھانا پڑا کہ اکثر اون مین سے ابتک موجود ہین تھی
تاکہ معلوم ہو کہ زبانی پوچھ لیا ہوگا لیکن متی اور یوحنا اور یعقوب اور پطرس اور یہودا جسکا خط مجموعہ
عہد جدید مین سمجھا جاتا ہے جو کہ یہہ سب مسیح کے مقرب حواری ہین کیا یہہ اون بارہ یا پانسو مین
نہ تھے جو اپنی تصنیفون مین اسکا ذکر کرتی اور اگر یہی اون مین نہ تھے تو اور کہان سے آ گئے

جو پانچسو سے زیادہ ہو گئی اس جہوٹہہ کا بھی کچھ ٹھکانا ہے لیکن یہہ وہی بات ہے جسکا پلوس مقدس
نے رومیونکی سورہ کے ۳ باب میں دینکی بابت اپنی جہوٹہہ بولنی کا اقرار کیا کہ اگر میری جہوٹہہ کے سبب خدا کی
سچائی اوسکی جلال کے لئے زیادہ ظاہر ہوئی تو مجہپر کیون گنہگار کی طرح حکم ہوتا ہے انتہی اور اسیطرح
اول تمرتیوس ۹ باب ۲۰-۲۲ پولوس کے جہوٹہہ اور فریب کا اقرار ہے **۱۹** اشاہد وارڈ صاحب کتاب اغلاطنامہ
صفحہ ۳ میں لکہتا ہے کہ جان کالون عقیدہ حواریون میں شک رکہتا تھا کہ حواریون کا بنایا ہے یا نہیں
اور اس جملی کو جو متی ۲۰ باب ۱۶ میں ہے کہ بلائی گئے بہت پر چنی ہوئی تہوڑی میں رد کرکی خارج
کرتا تہا الخ عمادالدین نے اسکے جواب میں جو کچہہ سخت سست قرآن کی نسبت لکہا اوسکا بیان میں
نہیں کر سکتا صرف ایک بات ڈرتی ڈرتے یاد دلانا چاہتا ہی کہ عمادالدین جو کالون کے مقابل میں فرقہ
میمونیہ کو لائے کہ جسطرح کالون کو عقیدہ حواریون وغیرہ کی نسبت اوسیطرح فرقہ میمونیہ کو سورہ یوسف
کی نسبت گمان ہے تو گویا صریح اقرار کیا کہ جیسا اہل اسلام فرقہ میمونیہ کو کافر اور بے ایمان جانتے
ہیں ایساہی عمادالدین کالون کو جانتے ہیں واہ صاحب اچہی پیرالسطنٹ عیسائی جاکر ہوئے جس
رکابی میں کہاؤ اوسیمیں چہید کرو

(صفحہ ۵ سطر ۴) ۲۰ شاہد مرقس ۲ باب ۲۶ میں لفظ امام ابیاتہر غلط ہے الخ عمادالدین کہتے ہیں
اخی ملک بڑا کاہن تہا اور ابیاتہر اوسکا بیٹا چہوٹا کاہن اوسکے آگے تہا الخ حالانکہ مرقس ۲ باب ۲۶ میں ابیاتہر
کو سردار کاہن لکہا ہے لیکن عمادالدین جو ابیاتہر کے نام پر صرف امام لکہہ رکہی تو عمادالدین نے
مرقس ۲ باب ۲۶ کا شاید یہی مطلب سمجہا ہوگا یا یہہ کہ یہان بہی عمادالدین دستور کے موافق جہوٹہہ بولنی
سے بچی گی پس جسوقت کا یہہ واقعہ مرقس لکہتا ہے اوس وقت اخی ملک سردار کاہن تہا دیکہو اول
سموئیل ۲۱ باب اور وہ کس سبب سے مرقس کو ابیاتہر سردار کاہن لکہنا جایز ہوگیا کہ مصنف کتاب
سموئیل کو جائز نہ تہا پہر کیون اول سموئیل میں اخی ملک اور مرقس میں ابیاتہر لکہا گیا اسکا جواب
تو عمادالدین سے کچہہ بہی نہ بن پڑا

(صفحہ ۶ سطر ۲) ۲۱ شاہد متی ۲۳ باب ۹ میں برخیاہ بجائے ذکریاہ لکہا ہی عمادالدین اسکے جواب میں

مولوی صاحب کی اون تمام حوالون کو جو ہارٹ صاحب اور ڈوالی وغیرہ مسٹر اور پادری اور وارڈ
صاحب اور لوتہی بیچس اور مسٹر سید اور ڈاکٹر ہمسٹر وغیرہ کے اقوال سے لکھی بالائی طاق رکھکر
اوسی اعجاز عیسوی مین دیکھکر فرماتی ہین کہ راقم نی بچشم خود یونانی مین دونون نام لکھے ہوئے
دیکھی ہین دونون کی تحریر مین بہت ہی خفیف سا فرق ہے ورنہ حروف یکسان ہین پھر ڈاکٹر لیٹ
فٹ کا قول آپ بیان کرتی ہین کہ اوس مجموعہ کتب کو جسمین سب نبیون کی رسالے جمع تھے بر سیاہ
کہتے تھی پس لفظ بر سیاہ متی نی درست لکھا ہے الخ اس اندیر کا جواب یہی نہین اگر ذکریاہ اور یسعیاہ
وغیرہ سب بر سیاہ ہو گئے تو خاص بر سیاہ کا نام عماد الدین ہی جانتے ہونگے پھر کہہ کہ صفحہ ۲۴ مین یون
کی یہہ لغزش ہی کہ او سکے رائی کو جو بر خلاف قیاس ہی نہین مان سکتے اور صفحہ ۳۳ مین اوجن
کا قول خلاف جمہور کے نادرست اور غیر صحیح تہا اور یہان لیٹ فٹ جمہور پر فوق لیگیا پھر کہہ اگر سب
نبیون کی رسالونکا نام بر سیاہ ہے تو ذکریاہ اور بر سیاہ کے نام کی تجنیس غلطی ثابت کرنیکی پادری عماد الدین
کو ضرورت کیا تہی اس سے تو معلوم ہوا کہ متی نی ضرور ذکریاہ لکہا اور ادنی تفاوت کے سبب یرمیاہ پڑہا گیا
اب لیٹ فٹ کا قول کہ سب نبیونکی رسالونکا نام بر سیاہ ہے کہان سچا رہا کیونکہ اگر سب نبیونکے رسالونکا
نام بر سیاہ ہے تو متی نی پھر ذکریاہ جو کہ مشابہ لفظ بر سیاہ کے ہے کیون لکہا ہوگا پھر عماد الدین صاحب فرماتی
ہین کہ بعضے کہتی ہین کہ یہہ سہو کاتب ہے الخ اس سے اور بہی ڈاکٹر لیٹ فٹ کا قول غلط ہو گیا کیونکہ
اگر سب نبیون کے رسالونکا نام بر سیاہ ہے تو سہو کاتب کہان ہوا بر سیاہ تو اب بہی لکہا ہے اور
اگر سہو کاتب ہی تو سب نبیون کے رسالون کا بر سیاہ نام نہ تہا پہر پادری عماد الدین صاحب
فرماتے ہین کہ اگر عثمان کے موافق یہہ لوگ بہی اصلاح دیتے تو مشکل نہ تہا پر شاباش ہے انکی
ایمانداری کو الخ لیکن شاباش پادری عماد الدین کو کہ ایسی چکنی چپڑی باتون سے کیا ہی مشنری
صاحبونکو راضی کر لیا اور پہر شاباش ہے عماد الدین کو کہ ساری تحریفات مندرجہ اعجاز عیسویکا اقرار
کر گئے تو بہی اعجاز عیسویکا جواب مشہور کر دیا اور سب سے بڑہکر شاباش عماد الدین کو اس جرأت پر ہی کہ ایسی
سنیہ کا دان کتاب چہپوا کر مشکون تیل اوسکی وارنش مین صرف کر ڈالا باوجود اسکی اعجاز عیسویکی مقدمہ کی پچہلے

اب یہان تو قران مجید پادری عماد الدین صاحب کے اعتراض سے بالا

(صفحہ ۲۵۰) قولہ ایک مندر یعنی بتخانہ جسکا نام کعبہ ہے ۔۔۔ وہان پر پہلے انکا آنا جانا

وہان پر شراب پیتے اور بڑی مزے کرتے تھے ۔ عورت مرد وہان آکر سیس نواتے اہل

اس مجمل حال سے معلوم ہوگا یہہ طرفہ معجون اجزا مختلفات سے ترکیب دی ہے یعنی نہ صرف

انگریزی اور اردو بلکہ تلی تلنگیون کے محاورے بہی استعمال کئے گئے ہین پادری صاحب کے مصنف

کا مالیخولیا ارباب تشخیص پر ثابت ہوجائے او عماد الدین نے لوکہ شریف کا جو کچہہ مسیح حال

بنا اسلام سے پہلی کا بہت برا بیان کیا کہ جو اس زمانہ کے نہایت خلاف ہے او شاید

اس پردہ مین اونہین اپنے گرجا گہر کی قلعی کہولدینا منظور ہوئی ہو کہ اسوقت ہر شخص کے

پیش نظر ہے یعنی ایک مندر یعنی کنشت جسکا نام گرجا گہر ہے وہان جہگڑا لگاکر ناکرسیان

وہان پر شراب پیتے اور بڑے مزے کرتے ہین عورت و مرد وہان آکر سیس نواتے اب اہل

فہم انصاف کرین کہ یہہ سب باتین گرجا گہر کے مناسب حال ہین یا کعبہ شریف کی اور جسکا جی چاہے

ہر سنکرمنٹ اک دن گرجا گہر کو جا کے کیفیت سی دیکہہ لے ۔

(صفحہ ۲۵۲) قولہ محمد صاحب آخر کو مدینہ کے پاس جو مالدار او خوبصورت عورت بہی قسمت

کی یاوری سے نوکر ہوگئے الخ یہہ نامعقول باتین کسی شریف کی جواب دینی کے لائق نہین

ہین یہودا ۱۸ او ۱۹ ۔ ایسون ہی کے حق مین ہے کہ آخری زمانہ مین ٹھٹھے کرنیوالے ہونگے

جو اپنی بے دینی اور بری خواہشون پر چلینگے یہہ وہی ہین جو اپنی تئین الگ کرتے ہین یہہ

نفسانی لوگ ہین اور روح اونمین نہین ۔

(صفحہ ۲۵۴) قولہ یہودی ۔ اگرچہ خدا کے نوشتے اونکے پاس ہین پر بہت سی آیتون کا

مطلب سمجہنے مین خطا پر ہین عیسائی بہی وہان کے روم کا تہوڑا تہی وہ طرح طرح کے بت

پرستیان کرتی ہین جال چلین درحقیقت بمکروہ اور خلاف انجیل کے ہے الخ یہہ بہی کمال غیر

مہذب بول چال ہے اور روم کا تہوڑا عیسائی عرب مین کب تہے عماد الدین نے

کسی پادری سے نہ پوچھا ہوتا۔
(صفحہ ۴۵۵) **قولہ** جاہل تیز طبع لوگ یہہ کام کرتی ہین بعضے دہریہ بن بیٹھے ہین بعضے
ہمہ اوست والے ہو جاتی ہین بعضی شتر بے مہار ہو کر کسی قسم کے فقیر ہو جاتے ہین بعضی ساری
عمر یون ہی بھٹکتے رہتے ہین اسیطرح محمد صاحب کا حال ہوا اگر انکو علم ہوتا تو اس اختلاف کو دیکھکر
ہرگز نہ گھبراتی الخ ج اور ہدایت المسلمین صفحہ ۱۵۸ مین عماد الدین لکھتے ہین کہ کتاب مقدس
انکے پاس تھی جیسا کہ سورہ نحل مین آیت لقد نعلم کی تفسیر سے ثابت ہے انتہی اسمین کئی
بیہودہ باتین موجود ہین اول یہہ کہ خواہ دہریہ ہو خواہ ہمہ اوست والا کیا جاہل ہی کوئی مذہب اختراع
کر سکتا ہے جب تک ظاہری یا باطنی لیاقت سے مالا مال نہو دوسرے یہہ کہ آپ ہی صفحہ ۱۵۸
مین جنکے پاس کتاب مقدس یعنی توریت و انجیل بتلاتی ہو اوسیکو یہان بے علم لکھتے ہو کیونکہ
بے علم کو کتاب مقدس رکھنے سے کیا کام ہے تیسرے قسم کی فقیرون نے تمہارا کیا بگاڑا ہے
جنہین تم نے شتر بے مہار بتایا ظاہر ہے کہ فقیرون مین تو اکثر بڑے ذی لیاقت اور شریف اور عالم
ہوتے رہتے ہین اونہین شتر بے مہار کہنا کمال گمراہی ہے — **قولہ** بعضے منچلے غوثیت
اور قطبیت اور ولائیت کا دعوی کر اوٹھا کرتے ہین الخ ج یہہ بھی عماد الدین کی ویسی جہالی
طرفی ہے **قولہ** کوئی بھی نبوت کی نشانی او نمین نہ تھی نہ معجزہ کر سکتے تھے نہ پیشین گوئی کر سکتے
تھے نہ اچھی تعلیم کر سکتے تھے کیونکہ جاہل آدمی تھے اور چال چلن اونکا خراب تھا اور عورتون
کا بہت شوق تھا مال کی طمع پر لوٹ مار کر کے لوگون کو دکھہ دیتے تھے الخ **قولہ**
جاہل آدمی تھے الخ ج تعجب کہ باوجود اتنا جاننے کے بھی قران کی فصاحت
پر تمہاری آنکھین نہ کھلین تم تو اپنے کو بڑا فاضل جانتے ہو (دیکھو تحقیق الایمان
صفحہ ۵ سطر ۱۰) اور سید ہی بات کرنے کا بھی تمیز نہین رکھتے اور چال
چلن خراب وغیرہ بیہودہ اور جھوٹے باتین جواب نے لکھے ہین اُس
سے آپ کا مطلب یہہ کہ ان نے دلیل اور خراب

باتون کے سبب کوئی مسلمان اس ہدیت المسلمین کا جواب لکھیگا پس مین بہی مشہور ہو جاؤنگا
کہ جواب اعجاز عیسوی لاجواب لکھا لیکن ہر فرعونی را موسیٰ گو اسکا جواب جیسا ہونا
چاہئے میری دستور کی خلاف ہے توبہی اگر کوئی باوضع مجھسے پوچھتا تو مین پیشین گوئی وغیرہ کتب سابقہ
کو حضرت نبی اسلام علیہ الصلواۃ والسلام کی بابت غالباً سب انبیاء علیہم السلام کی نسبت سے
زیادہ اور بہتر ثابت کرتا اور عماد الدین بہی اگر یہہ اقرار کرین کہ جہوٹہی کو موافق تجویز مخالف کے
سزا اوٹہانی پڑیگی تو بہی اون کی اس لاف گزاف کا جواب ہے اور مین بہی تیار ہر وقت
اسکے لئے حاضر ہون **قولہ** یہود تو قابو مین نہ آئی الخ **ج** سیکڑون یہودی اور عیسائی
عالم جو مسلمان ہو گئے اونسے واقف کاری نصیب ہوتی کہ جب کوئی تواریخ دیکہی ہوتی —
(صفحہ ۲۵۶) **قولہ** پہلی محمد صاحب یروشلم کیطرف سجدہ کرتے تہے پہر کعبہ کی طرف
کرنے لگے الخ

(صفحہ ۲۵۷) **قولہ** محمد صاحب منافقانہ یروشلم کی طرف سجدہ کرتی تہے کیونکہ راضی تہے
جیسا قرآن مین موجود ہے الخ **ج** اگر ایک طرف سے وہ دوسری طرف سجدہ کرنا اوسکا
ارادہ نفاق کا نشان ہے تو عیسائیون سے بڑہکر کوئی منافق زمانہ مین نہوگا جو چارون طرف سجدے
کرتی پہرتے ہین **قولہ** لوٹ کی مال کا لالچ جسمین سے پانچوان حصہ آپ لیتے الخ **ج** عماد الدین
آپ ہی تو صفحہ ۲۵۰ مین فرماتی ہین کہ پانچوان حصہ اللہ و رسول کا اور قرابتی اور یتیم اور محتاج
اور مسافر کا ہے انتہی اب فرمائے کہ اس مین برائی کیا ہوئی کیا حضرت ابرہیم نے ایسا نہین کیا
تہا دیکہو پیدایش ۱۴ باب اور بنی اسرائیل نے مصر سے نکلتے وقت جو مصریون کو لوٹا اوسکا عماد الدین
کو دہیان نہ رہا خروج ۱۲ باب

قولہ دوسری عورتون کا لالچ الخ **ج** اسکے جواب مین بہی حضرات انبیاء علیہم السلام کے ازواج
مطہرات کو یاد کرنا چاہئے خصوصاً حضرت ابرہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت داؤد کے **قولہ** انزال
نہونا وغیرہ اور بہت سی گندی باتین جنسے نادان بہلائے جاتے ہین محمد نے عرب کو سنائین

پانچ ذرا ذرا سی بات پر تو عماد الدین خواہ مخواہ تک ملے یا نسے قرآن کی آئتین پیش کیا
کرتے ہین مگر بہشت مین انزال نہونا کس آیت مین درج ہے وہ آئیت تو لکہی ہوئی لیکن
عماد الدین کو اسقدر جہوٹ بولنے کی عادت ہوگئی ہے کہ گویا خود مجسم جہوٹہہ یا جہوٹ کا
پتلا بنگئے ہین حزقیل ۲۳ باب ۲۰ و ۲۱ مین البتہ صاف یہہ مضمون ہے کہ سو وہ پہر اپنی اون
یارون پر مرنے لگی جنکا بدن گدہونکا سا بدن اور جنکا انزال گہوڑونکا سا انزال تہا اسطرح
سے تو نے اپنی جوانی کی شہوت پرستی کو جسوقت مصری تیری جوانی کی پستانون کے سبب تیری
چہاتیان ملتے تہے پہر یاد دلائی انتہے اور کیا آپ کے نزدیک یہہ بات بہی گندی بات
ہے کہ میری بہن میری زوجہ تیرا عشق کیا خوب ہے (غزل الغزلات ۴ باب ۱۰) اور کیا
آپ کے نزدیک یہ بات بہی گندی بات ہے کہ خدا کی دو جوروان ہین ایک کا نام اہولہ
اور دوسری کا اہولیبہ جو کہ اسرائیل اور یہودہ سے مراد ہے (حزقیل ۲۳ باب ۴) اور کیا آپ کے
نزدیک یہہ بات بہی گندی بات ہے کہ خادم دین ہوکر شراب پیا کرتے (اول تمطاوس ۵ باب ۲۳) پہر سیاہ
۳ باب ۲۰ و ۹ و ۱۳ و ۲۰ کو دیکہنا چاہیے کہ اسمین بہی جو لکہہ چکا ہون زیادہ تر عالی مضامین ہین پہر کیا
آپ کی نزدیک یہہ بہی گندی بات ہے کہ مسیح نے شرابیون کی مجلس مین جاکر طہارت کے مٹکون کو
شراب سے بہر دیا یعنی طہارت مین نجاست کر دی (یوحنا ۲ باب ۱-۱۱) کیا آپ کے
نزدیک یہہ بہی گندی بات ہے کہ یہوداہ نے اپنی بہو سے زنا کیا اور اوسی نسل سے عماد الدین
کا خدا پیدا ہوا (پیدایش ۳۸ باب و متی ۱ باب ۳) اگرچہ خدا فرماتا ہے کہ حرامی بچہ اور اوسکے
دسوین پشت تک خداوند کی جماعت مین داخل نہو (استثنا ۲۳ باب ۲) اور اگرچہ حضرت مسیح
سے یہوداہ تک دس پشتون سے زیادہ کا فاصلہ ہے تو بہی چہ جائے انکہ خداوند کی جماعت بلکہ
خود خدا ہی کو اوسکے نسل سے پیدا ہونا تہا لیکن ہملوگ ان باتون کو بہی گندی نہین کہتے
صرف عماد الدین کو سمجہانیکے لیے گندی کا لفظ لکہدیا کہ جب ایسی باتین تک گندی نہین سمجہی جاتین
تو قرآن مین کوئی بات گندی کب ثابت ہوسکتی ہے بلکہ ایسا بہتان بکنے والے کی عقل اوندہی ہے

گندی ہو گئی ہے پاک آدمی کی لئے سب کچہ پاک ہی پر ناپاکون اور بے ایمانون کے لئے
کچہ بہی پاک نہین بلکہ اونکی عقل اور دل ناپاک ہے (طیطس ا باب ۱۵) اور عیسائی جماعت
کی بے آبدست رہنے وغیرہ پر نظر کرنا چاہئی کہ یہہ لوگ کسی گندگی سے گہن نہین کرتی اور پیشوائے
فرقہ پراٹسٹنٹ یعنی مارٹین لوتہر صاحب کا حال سُنئے کہ ایک متروک راہبہ کیترائن نامی
کے ساتہہ تمام عمر حرامکاری اور زنا مین بسر کی اور فلپ نامی ایک رئیس کو دو جوروان رکہنی
کی اجازت دی اور بعضے جگہ مین وہ کہتا ہے کہ انسان دس یا زیادہ جوروان ایک
ساتہہ رکہہ سکتا ہے (مرمن دی بیت) دوسری جلد مین وہ اپنی تصانیف کی خدا کی نسبت
ایک کفر بیحد بکتا ہے ایسا کفر کہ جسکے پڑہنے سے ہر ایک عیسائی کے خون مین مرچین لگین
لوتہر کی کثرت شراب خواری پر الیجانی ایک مثل تہی کہ آؤ ہم لوتہر کی مانند پیوین ست
لوتہر اپنے خط مین سیکسن کے شہزادے کے نام لکہتا ہے کہ شیطان میرے سر مین
اکثر اوقات ایسا ناچتا گاتا پہرتا ہے کہ مین نہ لکہہ سکتا ہون نہ پڑہ سکتا ہون (اسپیل
او ملکی سیکسن وغیرہ صفحہ ۱۴۸) پہر لوتہر کہتا ہے کہ اکثر میرے خوابگاہ کے کمرے مین
شیطان میرے ساتہہ آتا ہے اور بارہا مین اور وہ باہم کہانا کہاتے ہین
کہ ایسے اتفاق مین مین ایک پیمانہ سے زیادہ نمک کہا گیا ہون (کان دویم رہیم
صفحہ ۱۹۱) لوتہر کہتا ہی کہ ان شیطانون مین سے بعضے بد اندیش اور شریر تہی اور جنکی
مین نیند مین غافل سوتا تہا میری اخروٹ وغیرہ توڑ توڑ کہر کاتے اور خالی تسنگ کوٹہری کے
سنی بنیچے ڈہلکاتی تہے اور بعضی اچہی طبیعت کے اور خوش مزاج شیطان تہی جو دن مین میرے
ساتہہ چلتی پہرتے تہی اور رات کو ساتہہ سو رہتی تہی مگر دو شیطان ایسے تہے جنہین لوتہر اونکی
کی قابلیت اور علمیت کی سبب زیادہ پسند رکہتا تہا چنانچہ وہ کہتا ہی کہ مین ایک جوڑی
ایسی عجیب شیطانون کی اپنی پاس رکہتا ہون گویا وہ انتخاب مین روئی زمین کی علمائے
ربانیون کے اور یہہ دونون ہر دم میرے پاس رہتے ہین (کال میس جرم صفحہ ۲۹۲)

اور اکثر تیری کہتر این سے زیادہ تجھے لپٹ کر سوتی ہین (ایضاً صفحہ ۵۱۷) پہر لوتہر
لوتہر صاحب عیسائی جماعتون کو نصیحت فرماتے ہین کہ فقط ایمان رکھو اور بغیر روزہ کے
سخت کشتی اور پرہیزگاری بار کے بغیر اعتراف کے تکلیف اور نیک کامون کی سختی کے
بہشت ہی جاؤ تو تم بچائے جاؤگے تمہاری واسطے نجات اسی تحقیق اور بیشک ہی جیسے
خود مسیح کی واسطے ان گناہ کرو اور خوب دلیری سے گناہ کرو فقط ایمان رکھو اور اگرچہ
تم ایک دن مین ہزار دفعہ حرامکاری یا خون کرو صرف ایمان رکھو اور مین کہتا ہون کہ تمہارا
ایمان تمکو بچاویگا (دی لبرٹی م) اور ایل سوکیس نامی مورخ ذکر کرتا ہے کہ کالون
نے ایک شخص کو جسکا نام برونیس تہا رشوت دیکر اسبات پر راضی کیا کہ تو دم
سادہ کر لیٹ جانا اور مردہ کی مانند بے حس حرکت پڑا رہنا اور جسوقت مین تجکو پکارون
کہ اے مردہ برونیس جی اوٹھ تو بس وہین حرکت کرکے اوٹہہ بیٹہنا گویا مرکر جی اوٹہا اور
اوسکی جورو سے بہی یہہ بات ٹہرائی کہ جسوقت تیرا خاوند جعلی مردہ بنے تو گریہ وزاری کرنا
جبکہ بطمع زر یہہ سب کچہہ ہو لیا تب کالون آموجود ہوا اور بآواز بلند پکارا کہ رو مت
مین اس مردہ کو جلا دونگا اور کچہہ دعائین پڑہنے کے بعد کالون نے اوسکا ہاتہہ پکڑکر
پکارا اور خداوند مسیح کے نام سے حکم کیا کہ اوٹہہ مگر برونیس کی حقیقت مین جان نکل
گئی تہی اوسکی جورو زار زار نوحہ جانگداز کرنے لگی اور چلائی کہ جسوقت قرار مدار ہوا میرا
خاوند جیتا تہا اور اب لٹے کی مانند مردہ اور پتہر سا سرد ہے انتہی از مرات الصدق مصنفہ
پادری بیڈلی صاحب جسے طامس انگلس صاحب نے حسب الارشاد پادری مریانجلو
ترجمہ کیا مطبوعہ سنہ ۱۸۵۱ع صفحہ ۳۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۱۰۶ چونکہ یہہ سب پادری عماد الدین صاحب
کے روحانی باپ دادون (اتفاقی مباحثہ مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ع صفحہ ۴۷ سطر ۱۲ و ۱۴)
کا تذکرہ ہے اسی لئے مسیح نے فرمایا کہ زمین پر کسیکو اپنا باپ نہ کہو (متی ۲۳
باب ۹) کیونکہ کہان تک باپ کا اثر اولاد مین نہو گا اور اب وقت ہے کہ جسطرح عماد الدین نے

جھوٹھی اور گندی باتین بکثرت ہوتی ہین سچ ہے جیسا کہ جماعت اور عماد الدین کی روحانی
ناپاک دلون کی گندگیان ... میری اور بہت سی باتین ہین کہ تمھین
کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے (یوحنا ۱۶ باب ۱۲) اور مین نہین جانتا کہ خدا کرے
عماد الدین کیطرح عذر بات ہو جاوین اور جو سامان بہشت کا قرآن مین ہے اگر انجیل پڑھی
ہوتی تو جانتے کہ انجیل مین بھی دیے ہین دیکھو مکاشفات ۷ باب ۱۶ اور ۲۱ باب ۴ اور ۲۲ باب ۱ سے ۲
سے ۵ اور ۲۲ باب ۲۹ قولہ بہشت جو محمد صاحب نے بیان کی اگر ممکن ہو تو عطا محمد یہ کلام الہی
سے ثابت کرین نہین تو اوسکے ماننے سے توبہ کرنی چاہئے الخ کیا اب بھی ثابت نہوا
کہ یہ وہی انجیل والی بہشت ہے قولہ محمد صاحب اپنے ہمراہ جوانون کو کہہ دیا کرتے تھے
الخ ان باتون کا جواب بھی کوئی شریف نہین دے سکتا

(صفحہ ۲۵۹) قولہ جھوٹھی بہشت دنیا یعنی محمد صاحب کے دوزخ — اور عذاب قبر وغیرہ
الخ اسکی جواب کی بھی کچھ حاجت نہین جب دیکھو گے تب آپ معلوم ہو جاویگا۔

(صفحہ ۲۶۰) قولہ ابوبکر عمر وغیرہ چند رئیس یعنی لبستی کے چودھری الخ قولہ افسوس
محمدی لوگ یہہ بھی خیال نہین کرتے کہ عمر نے اپنی بیٹی حفصہ محمد کو کس طمع پر دی تھی اور
ابوبکر نے اپنی خوردسال لڑکی عایشہ کس امید پر نذر کی تھی الخ قولہ محمد صاحب کی داماد علی
نے اونکو (یعنی رسول اللہ صلعم کو) گور گڑھا دیا بعد اوسکے ہمیشہ روپے اور ملک گیری
کی خاطر لڑتے رہے یہان تک کہ محمد کے نواسے امام حسن و حسین بھی بادشاہت کی
فکر مین مارے گئے غرض یہہ سب دنیاوی طمع سے محمد پر ایمان لائے تھے الخ لیکن
خدا کا شکر کہ عماد الدین کیطرح دنیاوی طمع سے بے ایمان نہین ہوگئے بلکہ بقول عماد الدین
ہی کے ایمان لائے تھے اور ان سب باتوں التقریر ویر خدا ترس انصاف کرین کہ یہہ کن
لوگونکا طرز کلام ہے ۔ جلتا گھر اتنا چرب زبان بھانڈ ہو گیا ۔ تیلی کا بیل کہا کی کہلی سے
لگ گیا ۔ اسکے بعد پادری عماد الدین صاحب صفحہ ۲۶۱ مین فرماتے ہین کہ اونہین کے

ذریت اب ہم او ہزار دو پہر ئی ت ہم پر خدا نی فضل کیا ہے کہ ہمی پاک طریقے اور نجات
کی راہ مین ہمین بھی شامل فرمالیا ہے انتہی مین عماد الدین صاحب سی عرض کرتا ہون کہ
آپ نی کیون اتنی تکلیف کی اگر ذریت کا لفظ آپ نہ لکھتے تو بھی آپ کی اصالت تو تیل
بتی کے اندہیری رات مین ہر شخص پہچان سکتا ہے مگر تم جس گھر مین بتی اوسیکو تیل
چہڑک چہڑک پہونکتے ہو یعنی جنکی ذریت آپکو بتاتی ہو اونہین کی یہ ہجو تصنیف کیجاتی ہے
اس سے تو ثابت ہوا کہ تم عیسائی بھی نہین ہو سوائے صرف روغن فروش عطر نما ہو کیونکہ انجیل کا
حکم تو یہی ہے کہ تو اپنی مان باپ کی عزت کر کہ وہ جو اپنی باپ یا مان پر لعنت کری مار ڈالا
جائی (متی ١٥ باب ٤ خروج ٢١ باب ١٧ احبار ٢٠ باب ٩ استثنا ٢٧ باب ١٦ امثال ٢٠ باب ٢٠
و ٣٠ باب ٢٢ و ٣٠ باب ٧ پیدائش ٩ باب ٢٢) پہر عماد الدین صاحب فرماتے ہین کہ
یہان تک محمد صاحب کا مختصر احوال سنایا انشاء اللہ تعالی اگر زمانہ نے فرصت دی تو خاص
محمدی تواریخ جدی لکھکر مفصل کیفیت سناؤنگا جو پردہ مین ہے الخ آپ کی ان چکنی
چپڑی باتون کی حقیقت تو ابھی کہل گئی اب جو لکھوگے اوسپر کیا روغن قاز ملا جائیگا اور پس
ہدایت المسلمین مین آپکی بے گنتی جہوٹھ دیکہکر سبکو معلوم ہوگیا کہ آگے کو بھی سوا جہوٹھ
خرافات کی آپ سی اور کیا ہو سکیگا برخلاف اسکے تب جانین کہ عماد الدین میری تو کوئی
بات غلط ثابت کر دین کہ ہر مضمون بحوالہ کتاب صفحہ و سطر موجود ہے اور تہوڑا سا دیا ہے اگر
انجیل کی خبر نہ دون (قرنتیونکا ٩ باب ١٤) جس نے سب والی اس انجیل مقدس کو جوتی بنائے
(افسیونکا ٦ باب ١٥) اور سب انبیاء بنی اسرائیل کو چور و بٹمار جانتے (یوحنا ١٠ باب ٨)
اپنی ہی خداوند کو لعنتی اور بدکارون مین شمار کرتی (گلتیونکا ٣ باب ١٣ مرقس ١٥ باب ٢٨ لوقا
٢٢ باب ٣٧) اور کوئی چیز بھی ناپاک نہین جانتی (طیطس ١ باب ١٥) شراب کو ثواب (متی ٢٦
باب ٢٩) اور ختنے سے قطعی اجتناب (گلتیونکا ٥ باب ٢) اور جہوٹھ کو نجات کا باعث یقین کرتے
(یشوع ٢ باب ٤) اور زنا فعل انبیاء علیہم السلام کا ٹہراتی (٢ سموئیل ١٣ باب پیدائش ١٩ و ٣٨ باب

اور خوب دلیری سے گناہ کرواتی اور انکی دن مین نماز و غیرہ حرام کاری اور خون کرنا سکھلاتے (مرأت الصدق مین لوتہر کی تعلیم) اور شریعت کو بیکار اور بیفایدہ ٹہراتی (عبرانیونکا باب ۱۰) بلکہ خدا کی شریعت پر چلنے والون کو جہنمی بتاتی (گلتیونکا باب ۳) جان بوجھہ کر جہوٹھہ بولنے والے کے پیرو (رومیونکا ۳ باب) بیوقوف سے معتقد و مقلد (۲ قرنتیون کا ۱۱ باب ۱۷ و ۲۱) اور سیکڑون باتین ہین جنکی اس مختصر مین گنجائش نہین کتابون مین دہونڈہو کیونکہ تم گمان کرتی ہو کہ اونمین تمہاری لئے ہمیشہ کی زندگی ہی اور یہ وہی ہین جو میرے لئے گواہی دیتے ہین (یوحناہ باب ۵ ۳۹) ایک تو ایسی مذہب کی تعلیم اور دوسرے خود چال چلن کی خرابی پہر ایسا شخص کب زمانہ کو برا بہلا بکنے سے رک سکتا ہے اس ہدایت المسلمین مین بت پرستون اور یہودیون اور رومن کاتہلکون (صفحہ ۲۵۴) اور سنیون اور شیعون (صفحہ ۲۶۷-۲۷۵) پیرون اور اولیاؤن (صفحہ ۲۷۴) مولویون (صفحہ ۳۵۵) درویشون اور غوث و قطب (صفحہ ۲۵۵) خلفا اور ایمہ معصومین وغیرہ (صفحہ ۲۶۴) کسیکو اس شخص نے سخت برا بہلا کہنے سے نہین چہوڑا ہے یہان تک کہ اپنی باپ دادونکی بہی خدمت کرنے سے نہ چوکے (صفحہ ۲۵۰) ایسی لاطعنہ پیدا ہوئے بس مین نے کئی بار چاہا کہ لکہون جو کچہ کہ ایسے جہوٹے اور بیہودہ باتون کا جواب چاہئے مگر بہت ضبط کیا کر سکتا ہے ایک نمونہ ہمارے واسطے چہوڑ گیا ہے — وہ گالیان کہاکر گالی نہ دیتا اور دکہہ پاکے دہمکاتا نہ تہا اول پطرس ۲ باب ۲۳ —

(ہدایت المسلمین کی فصل ۲ مسلمانونکی بیان مین)

(صفحہ ۲۶۲ — ۲۶۶) اسمین مسلمانون کے بعض مختلف فرقون کا بیان عماد الدین صاحب حنفی غنیۃ الطالبین سے نقل کر دیا ہے

نہین ہوسکتے ہین چنانچہ اخبار انجمن پنجاب مطبوعہ ۲۳ - اپریل سنہ ۱۸۸۵ء نمبر ۱۷ جلد ۴ صفحہ ۱۳۱ مین پادری رجب علی کے اخبار وکیل ہندوستان کی حوالہ سے لکھا ہے کہ انگلستان مین امریکہ کیطرح یہہ رواج پاگیا ہے کہ آدمی عورت سے چند مدت کیواسطے بھی شادی کرسکتا ہے اس مقررشدہ میعاد کی بعد چاہے مرد پھر دوبارہ عقد کرلے یا طلاق دیدی اسکی مرضی پر منحصر ہے انتہی

ہدایت المسلمین کی فصل سیوم قرانکی نزولکی بیانمین

(صفحہ ۲۸۳) **قولہ** محمد صاحب کی سب آیتین حکم خلیفہ عثمان کی کمیٹی کی رائی کے موافق اوسمین درج ہین الخ

(صفحہ ۲۸۴) **قولہ** یہی صورت وحی کی دیکھکر بعض اہل علم صاحب شعور لوگون اور حکیمون نے خیال کیا ہے کہ محمد صاحب کو مرگی کی بیماری تھی الخ شاید عمادالدین نے سکر مشتا والی شراب کی نشہ مین یہہ ہدایت المسلمین لکھی ہے کیونکہ انجیل کا بھی ہوش باقی نرہا اعمال کے باب ۲ مین لکھا ہے کہ حواریون پر روح القدس کا نزول دیکھکر اورون نے ٹھٹھے مین کہا کہ یہہ نئی مے کے نشہ مین ہین انتہی پس اسکو مرگی کی بیماری تو تم تب کہتی کہ جبتم آپ بھی تو ہوش مین ہوتی سیرۃ الاسلام صفحہ ۱۹ کی آخرمین لکھا ہی یونانی کہتی تھی کہ اون کو (یعنی حضرت نبی اسلام صلعم) کو مرگی کا مرض تھا مگر یہہ بات غلط ہے انتہی

(صفحہ ۲۸۵) اسکے بعد عمادالدین نے تین صورتین نزول قران کی گمان خود بڑے قابلیت خرچ کرکے بیان کین پہلے یہہ کہ اچھی اچھی فصیح فقرے جو کسی عقلمند آدمی سے سنتے تھی - فوراً دعوا کرتے تھی کہ میرے اوپر یہہ آیت نازل ہوئی ہے الخ

اور صفحہ ۲۸۶ مین آپ لکھتے ہین کہ علامہ جلال الدین سیوطی کی تفسیر کبیر ساری تفسیرون سے بڑی اور سب سے زیادہ ہے اونہین کی تفسیر اتقان مین لکھا ہے الخ واہ حضرت آج معلوم ہوا کہ تفسیر کبیر علامہ جلال الدین سیوطی کی تصنیف ہی ورنہ ابتک تمام دنیا اوسکا مصنف

مولانا امام فخر الدین رازی کو جانے دیجئے غور کرو کہ جو شخص انشاء اللہ [illegible] صاحب کو اعجاز
سمجھے (دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۷۲ و ۱۷۳) اور شیخ کبیر جلال الدین سیوطی کی تصنیف بتاوے
ایسا جاہل عیسائی اعجاز عیسوی کے رد کرنیکا حوصلہ کرے باوجود اسکی اپنی معلومات پر نازان
ہوا اور انگریزی مشن کی اسکول میں تعلیم گری کر چکا ہو اور ایک عمر مسلمان رہکر عیسائی و
پادری ہوجاوے تو بھی دونوں مذہبوں کی کتابوں اور اونکی مضمونوں تک بکا نام نجوانے
جیجاوے انکو اونکا کچھ مطلب سے گر ہمین مکتب است و این ملا کار طفلان تمام خواہد شد
پہر سب لکھکر صفحہ ۲۰۷ و ۲۰۸ میں عماد الدین صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے ہی بنائے ہوئے فقرے ایسے
سے قرآن کو رونق ہے اور وہ فقرے جو محمد صاحب نے خود تصنیف کئے ہیں اکثر فصاحت سے
خارج ہیں الخ عماد الدین صاحب کے اس جھوٹ سے غرض یہ تھی کہ میں بھی عقلمند آدمی
سمجھا جاؤں تحقیق میں پادری عماد الدین سے پوچھتا ہوں کہ اس ہدایت المسلمین میں اتنک
آپکے جھوٹ کیا کم تھے جو یہاں بھی آپکو جھوٹ بولنا ضرور ہوا اور تمہیں ایسے تکنے گھڑی
ہو کر باوجود اس چرب زبانی کے اون فصاحت سے گرے ہوونکی برابر بھی آجتک کوئی
فقرہ بنا کر نہین دکہاتے اور تو بھی لوگونکو منہ دکہاتے ہو اور بقول عماد الدین ہی کے حضرت
رسول اللہ صلعم تو بڑے پڑھے تھے پس کیا کوئی جاہل بھی اچھے اچھے فقرون کی فصاحت
کو پہچان سکتا ہے عماد الدین کو تو باوجود دعوی علمیت اعجاز عیسوی تک کا مطلب
سمجھنے کا تمیز نہیں ہے۔

(صفحہ ۲۹۴) **قولہ** دوسری صورت نزول قرآن کی یہ ہے کہ انجیل و توریت خدا کی پاک
کتابوں سے سنکر قرآن میں بھرتی کیا کرتے تھے **اقول** اسکا بھی جواب یہ ہے کہ ایسی
باتین اگر تم نہ سمجھے تو کیا تمہیں لوگ بیوقوف سمجھاتے پہلا قرآن تو عربی زبان میں ہے اور
توریت و انجیل عبرانی و یونانی میں ہے قرآن کو اچھے اچھے فقرے توریت و انجیل سے عربی
فصاحت میں کہاں سے ملگئے اگر یہ سمجھتے ہو کہ توریت کا ترجمہ عربی میں ہے تو یہ ترجمہ اوسوقت

مین ہوا ہی نہ تہا دیکہو ابوالفدا کی تواریخ جسکا بار بار آپ ہی تحقیق الایمان مین ذکر کرتے ہین اور اسکے سوا اب اوس ساری کتاب کو قران کے کسی ایک فقرے کی فصاحت سے مقابل کرلو جناب مین ایسی فصاحت کی لیاقت پیدا کرنا انسان کا مقدور نہین ہے کیونکہ نہ تو مین قایل ہوگا نہ راد ہاناجی کی۔

(صفحہ ۲۹۴) قولہ تیسری صورت قران کی نزول کی یہ ہے کہ اپنے دل سی اپنی فایدنی کے موافق۔ آیت بنا کر کہدی کہ لو یہ آسمان سے فرشتہ دی گیا ہے الخ اگرچہ عماد الدین کا یہ بے دلیل محض للحد انہ کلام ہے لیکن شاید اس سے غرض یہ ہوگی کہ جو بیسیون جعلی انجیلون کی اس پردہ مین حقیقت کہولدین یا ان انجیلون کی ڈیڑہ لاکہہ تحریفون سے جواب الہامی اور وحی بنگئی ہین سب لوگ آگاہ ہوجائین کیونکہ قران کی نسبت تو عماد الدین کا یہ دعوی محض بی دلیل ہے مگر اناجیل کا یہی حال ہر شخص کی پیش نظر ہے خاص کر انجیل مرقس و لوقا کا کہ انکا غیر الہامی ہونا انتہا کے درجی تک ثابت ہے۔

ہدایت المسلمین کی فصل چہارم محمدؐ کی تعلیم کی بیان مین

(صفحہ ۲۹۵) قولہ انہون نی جنابت کے بعد غسل اور پاخانہ کی بعد تین پتہرون سے چوتڑ پونچہنا اور پیشاب کی بعد مٹی کے ڈیلی سی قطرہ سکہانا جو ایک مکروہ طور ہے بتلایا ہے الخ اگر یہی مکروہ طور ہے تو حایض اور جنب کو گرجا مین عبادت کرنا اور پاخانہ کے بعد پتہرون تک سی چوتڑ نہ پونچہنا اور نی استنجے کی سیانی پیشاب سی تر رکہنا اور نمازیون کی گوزو ننسے عبادتخانہ کا گونج اوٹہنا گویا جسطرح ہیکل یروشلم مین بخور کے خوشبو ونکے ساتہہ دعائین آسمان کی طرف بہیجی جاتی تہین (لوقا باب ا مکاشفات ۸ باب ۳و۴) اسیطرح اب گوزون کی بو ونکے ساتہہ دعائین آسمان کی طرف بہیجنا اور بہیٹی اور گوبہری جوتی پہنے ہوئی عبادتخانہ مین عبادت کرنا وغیرہ سیکڑون باتین ہین کہ ہین اونکا بیان کرنا نہین چاہتا کیا یہ سب مکروہ طور نہین ہین پس عماد الدین کو چاہیے کہ آپ کو طرح

کی جسمانی اور روحانی نجاست سے پاک کرین (۲ قرنتیونکا ۷ باب ۱) ای گنہگارو تم اپنے ہاتھ
دہووای دو دلو اپنے دلون کو پاک کرو (یعقوب ۴ باب ۸) اپنے تئین دہوو آپ کو پاک کرو
اپنی بری کامون کو میری آنکھون کے سامنے سے دور کرو بدفعلی سے باز آؤ (یسعیاہ ۱ باب ۱۶)

(صفحہ ۲۹۶) **قولہ** ضرور تعداد پنجگانہ خدا کی طرف سے نہین ہے اور ہونا چاہیے
قطب شمالی اور جنوبی کیطرف لوگ یہہ پانچون وقت کی نماز نہین پڑہ سکتے اقول
کسی مسلمان سے تو پوچھا ہوتا طفل دبستان بہی تو پادری عماد الدین صاحب کو جواب دیتا کہ
وہان گہنٹونکا حساب ہے جسطرح اس ملک مین بہی جیسے انسان کی حالت
اوسپر خدا کا فرض ہے قطب شمالی پر کیا منحصر ہے جہان ناتوانون اور بیمارون
کے لئے جو جو آسانی ہے ویسا ہی قطب شمالی مین کیا نہین ہوسکتا - **قولہ**
حساب (گہنٹون کا) کرنے سے منع کیا اور کہا ہے نحن امیون لانکتب ولا نحسب
ح پہلے گہنٹون کا ذکر اس حدیث سے ثابت کرلیجئے تب دعوے کرتے
شاید یہہ روایت المسلمین کسی حرف شناس کی بہی نظر پڑ جائے قرآن مجید مین حق تعالی
فرماتا ہے ولتعلموا عدد السنین والحساب وکل شیء فصلناہ تفصیلا اور معلوم کرو گنتی برسون کی اور حساب
سب چیز سنا ہی ہمنے کہولکر (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲)
اسکے سوا آپ پادری عماد الدین صاحب اپنی تحقیق الایمان مطبوعہ سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۸ مین
فرماتی ہین کہ احادیث اون پانچ دلیلون سی نامعتبر ہین جو فانڈر صاحب نے میزان الحق
مین بیان کین ہین اور اسطرح تحقیق الایمان کے صفحہ ۲۴۳ و ۲۵۰ مین بہی ہے اور یہان
وہی پادری عماد الدین آپ ہی حدیث کو اپنے دعوے پر سند لاتے ہین یہ عجیب
بات ہے کہ اسلامی حدیثین مسلمانون کے لئے نامعتبر اور عیسائیونکے لئے معتبر ہو جائین
(صفحہ ۲۹۷) **قولہ** سب رسول اور انبیا اسیطرح نماز کرتے تہے جسطرح اس وقت قوم عیسائی کرتے ہین یہہ نئی طور کی نماز محمد صاحب

اختراع کی الحاصل سب انبیاء علیہم السلام اسطرح نماز کرتے تھے جسطرح مسلمان
نماز کرتے ہین دیکھو اول سلاطین ۸ باب ۵۴ مین دوزانو بیٹھنا مکاشفات ۱۹ باب ۱۰ مین سجدہ کرنا متی
۲۶ باب ۳۹ مین دیکھو اور قدیم زمانہ مین عیسائی بھی یہی طرز پسند کرتے تھے تاریخ سلطنت انگلشیہ
مولفہ سررشتہ تعلیم پنجاب مطبوعہ مطبع سرکاری لاہور ۱۸۷۱ع صفحہ ۲۴۳ مین لکھا ہے کہ لڑائی کے
دن ہنگامہ آرائی تھی پہلے اسکاٹ لنڈ والے سجدہ مین گئے بعض انگریز کہنے لگے کہ لو وہ
سر رگڑتے ہین اور رحم کے طالب ہین اسپر ایک انگریز بولا اوٹھا کہ دہوکا نہ کہاؤ وہ اپنے
خدا سے التجا کرتے ہین انتہی اور اول سلاطین ۸ باب ۵۴ مین رکوع (رومن بیبل چھاپہ
لندن ۱۸۳۸ع) چنانچہ اب تک سب یہودیون مین نماز کے وقت ہاتہہ باندھنے اور دو دفعہ رکوع
کرنیکا دستور موجود ہے دینی و دنیوی تاریخ مصنفہ پادری ایتھن ہاڈ صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۰ع
صفحہ ۹۶ مین حضرت موسی سے پیشتر حضرت ابراہیم وغیرہ کے وقت کا حال اسطرح لکھا ہے کہ جو صاحب بیٹے
اونکے عبادت مین شامل تھے وہ قربان گذارنا دعا مانگنا نیت باندھنا وہ یکی و ناخستہ کرانا تھی
انتہی۔ میزان الحق چھاپہ لدیانہ ۱۸۶۲ع صفحہ ۱۲ مین ہے کہ غسل اور طہارت اور تیمم کا حکم کہ اگر
پانی نہ ملے تو خاک سے تیمم کرین اور روزہ کہولتے وقت خیط ابیض اور خیط اسود کے درمیان تمیز
کرنا اور نماز وغیرہ کے قاعدے یہہ سب یہودیون کی حدیثون اور تواتر سے لیا گیا ہے چنانچہ اب
اس زمانہ مین بھی اس قسم کی حدیثین طالموت وگمارا و مشنا و مدراش نامی کتابون اور یہودیون
کے اور اور کتابون مین بھی مندرج ہین انتہی اسکے سوا عیسائیون مین کونسا طریق عبادت مقرر ہے
رومن کاتھولک اور پروٹسٹنٹ مشن اور پریسبٹیرین اور بپٹسٹ اور انگلنڈ اور فری چرچ وغیرہ
کے دستور عبادت مین اختلافات مقابلہ کرکے دیکھ لو اور عیسائی کب انبیاء سلف کی طرح نماز کرتے
ہین یہان تک کہ پولوس کیطرح بھی کس عیسائی نے انکو یہودی دستور کے بموجب پاک وطاہر کیا
ہے (اعمال ۲۱ باب ۲۶) لیکن عیسائیونکو تو آبدست لینے تک کا تمیز نہین ہے اور مسیح کیطرح
کون عیسائی خاک پر سجدہ کرتا ہے (متی ۲۶ باب ۳۹) اور پطرس کیطرح کون عیسائی نماز کا وقت

قایم رکہتا ہے (اعمال ۲۰ باب ۷) اور اگر کوئی کہے کہ مسلمانون مین بہی اگرچہ اسقدر نہین تو بہی بعض فرقون مین کچہ اختلاف ہے تو اوسے ثابت کرنا چاہیے کہ جسطرح عیسائیون مین بادشاہون اور پارلیمنٹ وغیرہ نے اپنی اپنی نوبت پر دستورات عبادت بدلی (ہیڈ لیصاحب کی کتاب صفحہ ۳۴۲-۳۴۴) مسلمانون مین کس بادشاہ نے ایسا کیا ہے اسکے سوا کسی مشن کا عیسائی ثابت توکرے کہ اوسکے یہان عبادت کا دستور مسیح نے اپنے کسی کو نسا ٹہرا دیا ہے ہمان سے بڑا دستور عبادت کا عیسائیون مین سکرمنٹ کی دن شراب پینا ہے۔ **قولہ** اس نماز کی فرض پر اعتراض ہے۔ الخ **ج** یہہ نیا اعتراض ہی شاید اسطرح پر چاہیے کہ یہی ہماری بنا جو سرگ مین ہے پڑہا دو کہ پہر سوا اسکے یہہ قرات ہے **قولہ** اس نماز کی قعود پر اعتراض ہے الخ **ج** یہہ صرف وحشیانہ باتین ہین اسی لیاقت پر ہدایت المسلمین لکہنی بیٹہے تہی اُن اعتراضون کو دیکہکر سب لوگ آپ کو خوب پہچان گئے **قولہ** محمدی روزہ اچہی صورت نہین رکہتا الخ **ج** عیسائیون کیطرح دن مین تین چار دفعہ کہائین تو روزہ کی اچہی صورت ہو۔ حضرت عیسے نے فرمایا کہ جب تو روزہ رکہے اپنے سر پر چکنا لگا (متی ۶ باب ۱۷) نہ یہہ کہ سیر دو سیر دلی کی کچوریان چٹ کر جا۔

(**صفحہ ۲۹۹**) **قولہ** زکوٰۃ ۔ وظیفے سب سے بڑا وظیفہ محمد صاحب نے یہہ بتلایا کہ سب لوگ ہمیشہ ہیوی محمد پر درود پڑہا کرین۔ شاید محمد صاحب نے اسمین یہہ فائدہ سوچا کہ کبہی نہ کبہی کسی کی دعا سے اصلاح ہو جائے الخ **ج** مگر اسکی یہہ بہی غرض ہے کہ کتنی بیدینون کا برا ہو جائے تمام مذاہب مین دستور ہے کہ اپنے پیشوا کی تعریف عبادت جانتی ہین اور یہی مطلب درود پڑہنے سے ہے مگر عماد الدین جو اسے ناجایز ٹہرانی تو عماد الدین شاید اپنی پیشوا کو گالیان دیا کرتے ہونگے۔

(**صفحہ ۳۰۱**) **قولہ** جسطرح محمد صاحب نے سود اسلاف کیا ۔ وہ سب مسلمانون پر واجب ہو گئے الخ **ج** انجیل تو ایسی تعلیمون سے بہری ہوئی ہے پہر کیا اعتراض تہا جو کیا اور عیسائیون نے بلوس کی تقلید مین کیون ڈیرہ خانی جاری کئے دیکہو تنخیٰ گڈہ کی مشن کا وہ بڑا ڈیرہ خانہ اور انکال

مذ ۹ باب سا **قولہ** کل محمدی تعلیم ایسی ہے کہ جو کوئی اوسکو پابندی کے ساتھ سیکھتا ہے ۔
متعصب اور سنگدل اور بیرحم ناحق ناشناس خودپسند مغرور خودغرضہ ہوتا ہے مسیحی مذہب کے
تعلیم ایسی نہین ہے الخ ج گاڈفری ہگنس صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۱۱ مین لکھتے ہین کہ اہل
اسلام اپنے مذہب کے تقرر سے تہوڑی ہی عرصہ بعد کل روی زمین پر سب سے زیادہ فیاض اور
باعلم قوم ہوگئے اور یہہ کہ علوم مفیدہ متقدمین کی نسبت بھی اونکی ذریعہ سے ہمکو زیادہ پہونچے ہین
اور اون کے مذہب مین فیاضی اور اخلاق کامل کے مسایل کثرت سے ہین اور اونکے مذہب کو جاہل
متعصبون کے جرمون سے الزام لگانا جس سے کہ وہ اس زمانہ مین رسوا ہے ویسا ہی بیجا ہے
جیسا کہ دین عیسوی کو بعض اوسکے پادری اور محققون کے جرمون سے ہے (حمایۃ الاسلام صفحہ ۱۹
دفعہ ۱۱ مطبوعہ بریلی ۱۲۷۳ھ ترجمہ اپالوجی مصنفہ گاڈفری ہگنس صاحب مطبوعہ لندن ۱۸۲۹ء)
پس ہدایت المسلمین مین یہ سب مسلمانون کی حقیقت کہولی گئی حضرت سلامت اسکے کئے پوچہنا
کیا ہے یہہ تو تمہاری اس ہدایت المسلمین ہی سے ظاہر ہے اور اگرچہ مسیحی تعلیم ایسی جیسے کہ
تم ہو شاید نہوگی لیکن آپنے عیسائی ہوکر مسیحی تعلیم کی قدر تمام ہندوستان مین ظاہر کردی
لوتہر کہتا ہے یہہ ایک بڑی تعجب کی اور پرزور بات ہے کہ وقت تشریح پاک تعلیم سے دنیا روز
بروز بدتر ہوتی جاتی ہے (لوتہر ان سرن کان) کالون کہتا ہے اتنی ہزارون مین سے جو انجیل
سے تعلگیری کرنیکو مشتاق نظر آتے ہین کتنے تہوڑے ہین جنہون نے اپنی زندگی کو ترمیم دی ہو
نہین بلکہ اور کسی خیر کا دعوی کرتے ہین سوا اسکے کہ وہم کا جوا پہینک کر زیادہ بیخوف و خطر ایک
قسم کی شرارت اور خیانت مین گرے اراسمس کہتا ہے ان انجیلی آدمیون پر غور کرو اور اونمین سے
ایک تو مجھے دکہاؤ جو بدکار سے نیک کردار بنا ہے یا بیخوار سے صوفی ہوا ہے مین تو تمہین برخلاف اسکے
بے شمارونکو دکہا سکتا ہون جو اس انقلاب سے بدتر ہوگئے ہین (ابراسمس اسپلنگ ایدونین
اسی) امیرون اور رئیسون کی طمع نفسانی غریبون اور مسکینون پر ظلم و تعدی ۔ خادمان دین
شہوت پرستی سے لیکے تا بہ مجتہد اور علاوہ اسکے حرامکاریون زناکاریون اور فحش کی ترقی (پرانسٹنٹ

پادری اسٹراہٹ کی کتاب م اور یہہ مکروہ عیب فی زمانہ ایسے پہیلے ہین کہ فقط لندن ہین کم سے کم پچاس ہزار کسبی ہے اور اسی شمار سے بیرونجات ہین (انگلیس آن گاسپو سے مخلوق روز بروز بدتر ہوتی جاتی ہے انتہی (از کتاب پادری ہیڈلی صاحب جسکو طامس انگلس صاحب نے حسب الارشاد پادری مرپا انجلو صاحب کے ترجمہ کیا مطبوعہ سنہ ۱۸۵۱ع صفحہ ۷۶ - ۷۷) اس خرابی اور بے ایمانی کے عیسائی مذہب مین ایسی روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے کہ جسکے انجام کی خود مسیح نے بہیستر سے خبر دی ہے کہ کیا ابن آدم زمین پر آکر ایمان پاویگا انتہی (لوقا ۱۸ باب ۸) مطلب یہہ کہ مسیح کے آنے یعنی قیامت تک دوسرے زمین پر اصل عیسائی مذہب نام کو بہی باقی نہ رہیگا —

(ہدایت المسلمین کا باب ہشتم قران کی تردید مین)

(فصل اول قران کی فصاحت و بلاغت کے رد مین)

(صفحہ ۳۳۰) **قولہ** کوئی کتاب — فصاحت و بلاغت کے قاعدون کی عربی زبان مین ایسی پائی نہین جاتی جس سے خوب معلوم ہو جائے کہ فصاحت کی فلان فلان قاعدے مین ارلخ ج ہر طالب علم تک یہہ کتابین پڑہا کرتے ہین اور تم آپ ہی کہتے ہو کہ مختصر معانی اور مطول وتلخیص ملازادہ وغیرہ کتابین فصاحت کی مسلمانون کے پاس موجود ہین انتہی —

(صفحہ ۳۴۰) **قولہ** مسلمانون کو لازم تہا کہ علم فصاحت و بلاغت مین اون فصحاے عرب کی تصانیف جو قران کی مقابل پرتہی اور جو اسکو فصیح نہ جانتے تہے پیش کرتے اور اون کے کتب کی قواعد سے قران کا مقابلہ کرکے دکہلاتے انتہی ج پس اون بے ایمانون کی تصانیف مین سے جو قران کی مقابلہ پر تہین ایک ہدایت المسلمین بہی ہے پہر کیا ہدایت المسلمین کو بہی قران سی مقابلہ کرکی دیکہلاوین تب قران کی فصاحت معلوم ہو واہ پادری صاحب کرنتہس کی کتاب کا انجیل یوحنا سے کیون نہ مقابلہ کیا گیا تاکہ دونون کتابون مین سے ایک کی صداقت ثابت ہوتی اور جنہون نے قران کو لاثانی اور کلام ربانی جانا کیا وہ عرب کے سوا کسی دوسرے ملک کی رہنے والے تہے اور عربی زبان

سے قاعدون کو جواب فرماتے ہین کہ قرآن کے مفسرون نے یہہ قاعدے مقرر کئے اور جو
جو مقدم اور جو جو بولیان خلاف فصاحت قرآن مین تہین اونکے لئے ایک ایک قاعدہ وضع
کر کے اون سبھونکو فصاحت مین داخل کر لیا ہے لیکن پادری صاحب یہہ نہین سمجھے کہ جب
زبان کے واسطے قاعدے منضبط کئے جاتے وہ سب اوسی ملک کے محاورہ کے موافق
منضبط کئے جاتے ہین نہ یہہ کہ کسی خاص ایک کتاب کے موافق کیا یونانی زبان انجیل سے پیدا ہوئی
یونانی زبان کے قاعدے انجیل سے نکلے یہہ کیونکر ممکن تھا کہ تمام محاورات اوس ملک کے اوس زبان کے کسی ایک کتاب
کے محاورات پر منحصر کر دئے جاتے اس سبب سے جو قواعد عربی زبان کے اور کتابون
مین مندرج ہین وہ سب قرآن کے مطابق ہونیکے سبب یہہ نہ سمجھا چاہئے کہ محاورات
ملک عرب کے مطابق نہین ہین ٭

(صفحہ ۳۰۵) یسئلونک ماذا ینفقون یعنی سوال کرتے ہین کہ ہم خدا کی راہ مین کیا چیز خرچ
کرین — محمد صاحب نے قرآن مین یہہ جواب دیا قل ما انفقتم من خیر فللوالدین یعنی جو تم خیرات دو تو ما
باپ کو اور مسکینون کو اور یتیمون کو اور مسافرونکو دیا کرو پس یہہ جواب سوال کے موافق
نہوا کیونکہ خرچ ما انفقتم کا جواب اوسکا موجود ہے یعنی جو چاہو خرچ کرو اور پیشتر فرمایا گیا تھا کہ
قل العفو یعنی جو تمہارے خرچ سے زیادہ بچے لیکن من خیر یعنی ٹھکانے کیجگہ خرچ کرو
جیسے کہ والدین اور قرابت والون اور یتیمون وغیرہ کو اور ترجمہ رفیعیہ اور تفسیر حسینی مین ما انفقتم
من خیر کے معنی ہین کہ جو کچھ خرچ کرو تم مال سے جواب کی کمال خوبی یہی ہے کہ سائل کے
نقص تقریر پر نظر نہو بلکہ اوسکے اصل مقصد کے موافق جواب دیا جاوے اور یہہ صفت اوسی مین کامل طور
سے ہے جو علام الغیوب ہے حضرت سلامت یہہ تو سب جانتے ہین کہ خرچ کیا کیا چیز کرتے
ہین مگر یہہ اونکو معلوم نتھا کہ کسکو دین یا کنکو پس حضرت نے وہی اونہین بتلا دیا جسکے
وہ حاجتمند تھے —

(صفحہ ۳۱۲) قولہ دہلی والون کی زبان بہت فصیح اور لائق تعریف کے ہے الخ

(صفحہ ۱۴۳) قولہ اگر کوئی شخص عوے کرے کہ مین خاص دہلی کی زبان بولتا ہون اور دیہاتی الفاظ استعمال کرڈالے تو اوسکی کتاب کوئی عقلمند فصیح نہ جانیگا الخ یہہ فارسی رائج پہاڑیون کی زبان ہے جو ہر زبان شہرون فارس سے بہتر سمجھی گئی —

(صفحہ ۱۴۴) قولہ سب سے اول زبان اور ملایم عرب مین حجازی یا مکہ کی بولی ہے جیسے ہندوستان مین دہلی کی الخ ج وہین تو قران اس دعوے کے ساتھہ کہ ایک چھوٹی سورۃ مثل اسکے بنالاؤ شایع ہوا اور فصاحت اسکو نہین کہتے ہین کہ جو کسی ایک خاص شہر کی بولی ہو بلکہ فصاحت سے غرض یہہ ہے کہ الفاظ غیر ثقیل سریع الفہم محاورہ اور ترکیب مین درست اوس ملک کے جمع کرکے کسی ایک خاص شہر کا محاورہ کرلیا جائے تب اونمین سے ہر شہر والے اپنے اپنے نزدیک یہی فصیح جانینگے اور یہی جواب اون سب اعتراضون کا ہے جو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۴۱ — ۱۴۳ — فقرات قران متفرق زبانہائے عرب مین ہونیکا ذکر ہے اور اسوجہ سے وہ غیر محاورہ قریش نہین بلکہ عین محاورہ قریش ہے کیا یرمیاہ کی ساری کتاب عبرانی مین اور دسوین باب کی گیارہوین آیت زبان کالدی مین نہین ہے تو قران مین غیر قریشی لغات کا استعمال کب موجب الزام ہوسکتا ہے اور نہ صرف یہی یرمیاہ ۱۰ باب ۱۱ بلکہ تعلیم الایمان مطبوعہ ۱۸۹۹ء امریکن مشن لدیانہ باہتمام پادری رڈولف صاحب صفحہ ۹ مین ڈاکٹر میان مگڈول صاحب لکھتے ہین کہ توریت کے سوا پرانے وثیقے کی سب کتابین ملاکی نبی کے وقت جو مسیح سے چارسو برس پیشتر تہا عبرانی وکالدی زبان مین قلمبند ہوئین انتہے بیان سے ثابت ہے کہ کتابین کی کتابین عبرانی وکالدی زبان مین قلمبند ہوئی ہین اور کیا انجیل متی عبرانی مین نہ تھی اور لوقا و یوحنا یونانی مین اور مرقس رومی زبان مین تاہم سب مجموعہ عہد جدید کی کتابین ایکہی قسم کی الہامی سمجھی جاتی ہین علاوہ اسکے آپ ہی فرمائیے کہ حضرت رسول اللہ صلعم قطع نظر الہام کے عرب کے اہل زبان تہے یا نہین اگر اہل زبان تہے تو انکے کلام مین کسی غیر ملک والے کو نقص نکالنا سراسر دیوانگی ہے —

تتمہ فصل اول باب ششم ہدایت المسلمین

(صفحہ ۱۳۱) قولہ پہلا فقرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ رحیم ادنے ہے اور رحمان اعلے
فصحائے عرب ادنے سے طرف اعلے کے ترقی کیا کرتے ہین محمد صاحب نے اعلے سے ادنے
کی طرف الٹی ترقی کی پس انکو یون کہنا چاہئے تھا بسم اللہ الرحیم الرحمن الخ ج وہان اسم
ذات کے ساتھہ جو اللہ کا لفظ ہے لائے صفت مناسب تھی نہ یہہ کہ ادنے جیسے کہتے ہین کہ فلان
شخص عالم ہے اور خوش بیان تاکہ اوسکی عمدہ صفت وہی عالم ہونا مقصود ہے کیونکہ جو صفت
نام کے ساتھہ مقدم ہو وہی عمدہ سمجھی جاتی ہے اسلئے اللہ کے لفظ کے ساتھہ رحمن کا لفظ ضرور
ہوا ۔ دوسرے لفظ رحمن خدا ہی کی صفت ہے اور کسی انسان کے لئے استعمال نہین
کیا جاتا برخلاف لفظ رحیم کے کہ وہ خدا اور انسان دونون کے لئے مستعمل ہے پس اللہ کے
لفظ کے ساتھہ لفظ رحمن ایک مستحسن ہوا تیسرے رحمن لفظ خاص و عام ہے جسکے معنے روزی
دینے والا مومنون اور کافرون کا دنیا مین اور رحیم لفظ خاص ہے جسکے معنی بخشنے والا مومنون
کا نہ یہہ کہ کافرونکا عاقبت مین پس لفظ خاص و عام لفظ خاص پر مقدم ہوتا ہے اب زیادہ بیان
کی اس کتاب مین گنجایش نہین ہے ایک اور بات عماد الدین نے ہمین سکھلائی کہ فصحائے
عرب ادنے سے اعلے کی طرف ترقی کرتے تھے اور ایسا یہان نہین ہوا تاکوئی نہ سمجھے کہ یہہ انسان کا
کلام ہے دیکھو سورہ نحل رکوع ۲ پھر یہہ کہ اس علام الغیوب کو جسکا یہہ کلام ہی منظور ہوا کہ اس
پر اعتراض کرنے والے کی بیوقوفی سب پر ظاہر ہو جائے کیونکہ الہامی ترکیب بسم اللہ کی بہ نسبت
آپ کی فرمائی ہوئی ترکیب کے زیادہ فصیح ہے دیکھو توریت مین بھی لکھی ہے خداوند اوسکے
آگے گذرا اور پکارا خدا رحمان اور حنان الخ خروج ۳۴ باب ۶ (از روی بائبل مطبوعہ
لندن سنہ ۱۸۴۹ اسکرپچر گلنس فارسی و انگریزی مصنفہ پادری سیجلی باسن صاحب
مطبوعہ بپٹسٹ مشن کلکتہ سنہ ۱۸۳۹ صفحہ ۱۹۹ مین ہے خداوند خدا ایستادہ رحمن و رحیم و دیر خشم الخ
ایضاً اے خداوند خدائے رحمان و رحیم الخ ایضاً خداوند رحمن و رحیم و دیر غضب و عظیم الاحسان

ہے انتہی اور پادری رجب علی صاحب کی کتاب موسوم بہ تشریف مبین مطبوعہ
لکھنؤ امریکن مشن پریس باہتمام پادری واصاحب سنہ ۱۸۶۷ء صفحہ اول شرح و
یہہ عبارت ہے اے قادر مطلق رحمان الرحیم آسمانی باپ تو ہی اکیلا بندگی اور
تعریف کے لائق ہے انتہی اور فانڈر صاحب اپنی کتاب میزان الحق مطبوعہ لدیانہ سنہ ۱۸۶۲ء
صفحہ ۳۰۸ میں فرماتے ہین اے رحمان ورحیم خدا تیرا شکر ہے انتہی -

۲ فقرہ سورہ فاتحہ مین ہے ایاک نعبد وایاک نستعین یہہ بھی غلط ہے
اور عام لوگون کی گفتگو ہے کیونکہ پہلے خدا سے مدد مانگنی چاہیے الخ جب استعانت
خدا سے مخصوص ہوئی پس ظاہر ہوگیا کہ استعانت عبادت اور غیر عبادت دونون کو
شامل ہے اور کافیہ مین لکھا ہے قالوا واللجمع مطلقا لا ترتیب فیھا یعنی
واو واسطے جمع کرنے دو شئے کے ہے مطلقا ترتیب اسمین کچھ نہین اور اگر عبادت
کو استعانت پر مقدم مانا جائے تو بھی کچھ قباحت نہین کسواسطے کہ بے خدمت کے
مدد نہین مانگ سکتے کوئی بے نوکری نہی تنخواہ پاتا ہے انجیل مین ہے جسجگہ دو یا تین
میرے نام پر اکٹھا ہوتے ہین اونکے درمیان ہونگا (متی ۱۸ باب ۲۰) پس اکٹھے
ہونے سے مراد عبادت کے واسطے اکٹھے ہونا ہے کہ سوال ترکے لینے کے واسطے اور
اسکے بعد حضرت عیسے کا اونکے درمیان ہونا ثابت کرتا ہے کہ مدد پانے سے بندگی
کرنا مقدم رہا *

۳ فقرہ بقر مین ہے یخادعون اللہ والذین امنوا منافق
لوگ خدا کو اور مسلمانون کو فریب دیتے ہین یہہ محض غلط ہے کیونکہ خدا عالم الغیب
ہے اسکو کوئی فریب نہین دے سکتا الخ بزعم اپنے زعم مین فریب دیتے ہین
پادری صاحب نے آگے کی آیت بھی تو دیکھی ہوتی کہ فریب نہین دیتے ہین مگر اپنی
جانون کو جسطرح پادری صاحب کلام الہی مین سے اول و آخر آیت کا نہ لکھکر بزعم

خود خدا کو اور مسلمانوں کو فریب دیتے ہیں و ما یخدعون الا انفسھم *

سوم فقرہ سورہ بقر مین ہے و ان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانھار و ان منھا لما یشقق فیخرج منہ الماء پتھرون مین بعض وہ پتھر ہین جنسے پانی کی نہرین نکلتی ہین اور بعضے وہ پتھر ہین کہ انمین پانی نکلتا ہے واہ سبحان اللہ کیا عمدہ قران کی فصاحت اور بلاغت ہے اور کیا کلام مدلل اور قادر ہے یہ تو بادانو کی سی بات ہے کیونکہ دونون شقونکا ایک ہی مطلب ہے پہر دوسرے شق کے لانے سے کیا فائدہ انتہی ا ج پاک چیز کتون کو مت دو اور اپنی موتی سورون کے آگے نہ ڈالو (متی ۷ باب ۶) اب دونون شقون کا مطلب ایک ہی ہے یا نہین پہر دوسرے شق لانیسے کیا فائدہ اور آیت کا مطلب یہہ ہے کہ کفار مثل پتھر کے ہین بلکہ اس سے بہی سخت تر کیونکہ پتھرون مین ایسا پتھر بہی ہے جس سے نہرین نکلتی ہین اور جو اونمین بہی سخت ترین اونمین پانی نکلتا ہے مگر ان لوگون کے دل نہین پسیجتے اس عمدہ مضمون اور اسکی فصاحت کے موافق تمام روئے زمین کی کتابون مین کوئی فقرہ نہ پایا جائیگا دوسرا جواب یہہ ہے کہ متی ۱۰ باب ۴۹ و ۵۰ مین شرابیون کے ساتھہ کہانا تک جہنم مین جانیکا سبب لکہا ہے اور اول قرنتیون کے ۶ باب ۱۰ مین شرابی کو جہنمی لکہا ہے اور پادری صاحب سکرمنٹ کے دن شراب پیا کرتے ہین پس اون شرابیون مین اور پادری صاحب مین کیا فرق ہے یہی کہ وہ بہت پیتے ہین اور یہہ تہوڑی یہی فرق پانیکے نکلنے مین بہی سمجہہ لو

۵ فقرہ یکتبون الکتاب بایدیھم لکہتے ہین کتاب کو اپنے ہاتہون سے سیبلا صاحب کوئی پیرون سے بہی لکہا کرتا ہے الخ ج یوحنا ۱ باب ۱۴ مین ہے وہ نبی جو جہان مین آنے والا تہا یہی ہے انتہی پس کیا کوئی نبی جہان کے سوا اور کہین

آتا ہے اور اعمال ۲ باب ۳۳ مین ہے کہ پطرس نے کہا۔ کان لگا کر میری باتین سنو
انتہے اب کیا کوئی کان کے سوا دم لگا کر بھی سن سکتا ہے اور قران کی آیت کا تو
آپ مطلب ہی نہ سمجھے اور اوسپر تحقیق الایمان صفحہ ۸۲ مین دعوے ہے کہ بڑا عربی
دان ہون وہان اہل کلیسیا کی طرف خطاب ہے کہ اپنے ہاتھون سے لکھتے ہین اور کہتے ہین کہ
یہہ خدا کی طرف سے ہے یعنی کسی دوسرے کے ہاتھہ کا بھی لکھا نہین جیسے اچھی طرح نہ پہچانتے
ہون اور پادری صاحب کو یہہ بھی خیال نہین کہ یہہ بیہودہ اعتراضات آپکے دیکھکر
اہل علم آپ کی عقل پر کیا ہنستے ہونگے دیکھو اعتراض ایسے کہتے ہین اول قرنتیون کی
۷ باب ۱۸ مین پلوس مقدس فرماتے ہین اگر کوئی مختون ہوکر بلایا گیا تو نامختون نہو اور اگر
کوئی نامختونی مین بلایا گیا (یعنی عیسائی ہوا) تو مختون نہووے انتہے اب مین پوچھتا
ہون کہ مختون کو نامختون کرنے کی ترکیب اہل کلیسیا ہی جانتے ہونگے۔

۴ فقرہ اسمین ہے فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا اگر وے لوگ
ایمان لاوین اسکی مثل پر جسپر تم ایمان لائے ہو تو اونہون نے ہدایت پائی ہے واہ صاحب
واہ فصیح و بلیغ لوگ ایسی مہمل عبارت بولا کرتے ہین تم ہی بتلاؤ کہ جسپر مسلمان ایمان لائے
اوسکا مثل کیا ہے اگر خدا پر ایمان لائے ہین تو اوسکا کوئی مثل نہین جسپر ہم ایمان لائے
اور اگر اسلام مراد ہے تو بقول شما اوسکا مثل کوئی مذہب نہین پس محمد صاحب نے لفظ
مثل قران مین بیجا بولا ہے اور اپنی عبارت کو خراب کر ڈالا انتہے ج یہہ ترجمہ جو
پادری صاحب نے کیا صریح غلط ہے اس آیت مین اول ذکر مومنین کے ایمان کا ہے
یعنے مومنین کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے خدا پر اور اون چیزون پر جو انبیا پر نازل ہوئین
اسکے بعد ارشاد ہوا کہ اگر وہ لوگ یہود و نصاری بھی ایمان لاوین اوسطرح
جیسے کہ تم ایمان لائے ہو ساتھہ ہر چیز مسبوق الذکر کے تو وہ راہ پاوینگے پس لفظ
ما جو امنتم کے ماقبل آیا ہے وہ مایہ موصولہ نہین ہے جسکو پادری صاحب نے چیز کے

ساتھہ ترجمہ کیا ہے بلکہ وہ ما سے مصدریہ ہے اور مائے مصدریہ تفسیر جملہ کو بمعنے مصدر کے کر دیتا ہے پس تقدیر اس آیت کی یہہ ہے کہ فان آمنوا بمثل ایمانکم به فقد اهتدوا یعنے اگر ایمان لائین وہ مانند تمہارے ایمان لانیکے ساتھہ ہر چیز کے پس تحقیق وہ راہ پاوینگے پس اس آیت مین تمثیل اقرار اور اذعان کی ہے نہ عند اہل ادب ہے نہ دوسرا مذہب مراد ہے ؎

۷ فقرہ اسمین سے ومن لم یطعمه سے الما کو غلط بولا ہے یون بولنا چاہیے تھا ومن لم یشربه کیونکہ پانی کو کہانا نہین بولا کرتے ہین الخ ج تیل اور پانی اور شراب وغیرہ جو چیزین پینے کی ہین انہین کہانا اور پینا دونون کہتے ہین اور یطعمه کا لفظ دونون پر مشتمل ہے لغت کو بہی تو دیکہہ لیا ہوتا صراح وغیرہ مین لکہا ہے طعم چشیدن یعنی چکہنا خواہ کہانا خواہ پانی فارسی مین بہی آب خوردن بمعنے پانی پینے کے ہے اور ہندی مین بہی چکہنا کہانے اور پانی دونون کے واسطے بولتے ہین مثلاً یہہ کہ ہمنے پانی چکہا میٹہا ہے یا کہاری ہے

۸ فقرہ اسمین سے لا نفرق بین احد من رسله لفظ بین عرب مین دو یا زیادہ کے ساتھہ آیا کرتا ہے پس محمد صاحب نے لفظ احد کے ساتھہ غلط بولا ہے انتہا ج معنی اس آیت کے یہہ ہین کہ ہم فرق نہین کرتے درمیان کسی ایک کے رسولون اسکے سے پس لفظ من رسله جو ارشاد ہوا ہے خود معنے وسط کو واضح کرتا ہے گویا تقدیر یہہ ہے کہ بین احد من رسله و بین آخر یعنے درمیان کسی ایک کے رسولون اوسکے سے اور درمیان دوسرا اوسکے کے اردو مین بہی کہتے ہین کہ ہم انمین سے کسی مین کچہ فرق نہین کرتے فارسی مین بہی یون ہی بولتے ہین کہ درمیان کسے ازین شاہان جنگ نشد پس اس آیت کا مفہوم ظاہر ہے یعنی سب پیغمبرون کو مانتے ہین بلکہ اس لفظ احد سے یہہ حسن پیدا ہوا کہ ہر پیغمبر سے دوسرے پیغمبر تک اعتقاد کرنا برابر ہے اور تاکید بیشتر ؎

[illegible] تم اچھی امت [illegible] سے افضل
[illegible] لفظ کان اور کان کے تمام
[illegible] میں ایک ثبوت خبر کا دائمی
اور [illegible] دوسرے صورت میں ایسا جملہ جس سے
[illegible] مثال کان دائمی کی کان زید فاضلا
یعنی زید ہمیشہ [illegible] کان اللہ علیما حکیما یعنی خدا ہمیشہ سے دانا و حکیم ہے
اور مثال [illegible] کی یہہ ہے کہ [illegible] یعنی زید مالدار تھا اسوقت فقیر ہو گیا
[illegible] ثبوت خبر کا ماضیا دائمی
او منقطعا کے کان ہوتا ہے واسطے خبر اونکے کبھی ماضی دائمی یعنی گذشتہ زمانہ
سے ہمیشہ تک اور کبھی ماضی منقطع یعنی خاص زمانہ گذشتہ ہی مراد ہوتا ہے پس پادری
صاحب اس آیت کو دیکھکر سمجھے کہ اس سے افضلیت پیغمبر آخر الزمان کی کل پیغمبران سابق پر
اور افضلیت اس امت کی کل امم سابقہ پر ثابت ہوتی ہے بلکہ قیامت تک یہی حال معلوم
ہوتا ہے دیکھو اردو میں بھی یوں ہی بولتے ہیں کہ تم اچھے لوگ تھے جو اس منصب کو پہونچے ۔
۱۰ فقرہ اسمیں ہے هم درجات عند الله یہہ محض غلط ہے یوں کہنا چاہئے
تھا کہ هم ذو درجات عند الله تعالی ج آیت کے معنی یہہ ہیں وہ لوگ کئی
درجہ کے ہیں یہہ آیہ بطور تسمیۃ الحال باسم محلہ ارشاد ہوا ہے یعنی کئی درجوں کے آدمی ہیں پادری
صاحب نے کہا انگریزی محاورہ بھی نہ سنا ہوگا مثلاً مدرسہ کے طالب علموں کو کہا کرتے ہیں
کہ یہہ پانچ نمبر میں یا دس نمبر میں اور دربار میں یا سرکار میں نوکروں ہی پر شمار لگا کر کہا
کرتے ہیں کہ مثلاً اہل قلم پانچ نمبر میں تحصیلدار پیشکار جمعدار محرر قانونگو اور وزن میں
بھی یوں ہی کہتے ہیں کہ فلاں چیز سیروں ہے یا منوں ہے اور خوبی یہہ ہے کہ آپ کو سہل
قاعدہ بھی تو عربی زبان کا معلوم نہیں چنانچہ آپ نے جو اپنے نزدیک اصلاح ترجمانی ہے وہ

خود غلط ہے یعنے آپ فرماتے ہین کہ ہم ذو درجات کہنا چاہئے تہا بہی آپ کو یہہ بہی تو معلوم نہین
کہ ذو کے کیا معنی ہین اور یہہ اسم کیا ہے اور مفرد ہے یا جمع ہے پہر آپ محسنات کلام پر اعتراض
فرماتے ہین او لطف اس کلام کا تو پادری صاحب کی فہم مین کب آسکتا ہے اگر یون ارشاد
ہوتا کہ وہ لوگ صاحب درجہ کے ہین محض اونکے اپنے درجات کا بیان تہا اور جب یہ فرمایا کہ وہ
لوگ خود کئی درجے ہین تو ہم اونکی رفعت اور ہم تفاوت اور ہم اورون کو نسبت ظاہر ہو گئی
کسواسطے کہ درجہ پایہ کو کہتے ہین اور پایگاہ کو بہی جمع اسکی درجات ہے پس گویا اس کلام مین
اونکے اپنے بہی تفاوت رتبہ کی معلوم ہو گئے اور نیز اورون کو بہی اون کے قدم بقدم چلنے
کی تاکید معلوم ہو گئی اور اگر کوئی یہہ کہے کہ کوئی عمل ایسا ہی ہے جس سے ہر شخص پیغمبر یا خلیفہ پیغمبر
ہو جائے اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ آیت آخرت کے مثوبات کے بیان مین ہے نہ دنیا کے درجات تنزیل

۱۱ فقرہ اسمین ہے سمعنا منادیا یعنی ہمنے سنا آواز کرنے والے کو غلط ہے
یون کہنا چاہئے سمعنا ندآءً یعنے ہمنے سنا آواز ج سمع و سماعت اسیطرح فارسی
مین شنیدن اور اردو مین سننا دونون طرح مستعمل ہے یعنی عرب یون ہی بولتے ہین
سمعت قائلا یقول سے یعنے سنا ہمنے ایک کہنے والیکو کہتے ہوئے پس اس آیت
مین یون ہے ارشاد ہے سمعنا منادیا ینادی للایمان یعنے سنا ہمنے ایک آواز کرنے والے
کو آواز دیتے ہوئے واسطے ایمان کے اور اگر سمعنا ندآء للایمان ہوتا تو یہہ التباس ہوتا
کہ ایمان کی آواز سنا اور ظاہر ہے کہ ایمان منادی نہین ہو سکتا افسوس کہ پادری صاحب نے
کوئی کتاب نحو کی بہی نہین دیکہی تہا معلوم ہوتا کہ لام جر کس معنی کے واسطے آتا ہے اردو بولنا
بہی نہین جانتے حالانکہ اردو مین بہی کہتے ہین کہ ہمنے ایک شخص کو یون پکارتے ہوئے سنا
ینادی للایمان کے جملہ کو بہی تو دیکہا ہوتا جس سے صاف ظاہر ہے کہ اوسکی ندا سنی ہے

۱۲ فقرہ سورہ نسا مین ہے انما التوبۃ علی اللہ یعنی توبہ واجب ہے خدا پر محض
غلط ہے خدا پر توبہ فرض نہین یون بولنا چاہئے تہا انما التوبۃ علی العبد توبہ واجب ہے بندہ پر

اسیطرح توبہ کے لفظ کے دو معنی ہین ایک تو گناہ سے پہرنا پس یہہ لفظ اس معنی سے حرف الی
کے ساتہہ مستعمل ہوتا ہے جیسے تاب الیہ یعنی توبہ کی اوسنے طرف اوسکے اور دوسرے مہربان
ہونا کسی پر پس اس معنی سے حرف علے کے ساتہہ استعمال کیا جاتا ہے جیسے تاب علیہ
یعنی مہربان ہوا اوسپر اور توفیق توبہ کی دی صراح مین لکہا ہے تاب الیہ یعنے
بازگشت از گناہ بسوی او وتاب علیہ ای وفقہ للتوبۃ یعنی توفیق توبہ کی دی فقط

۱۳ فقرہ یہین ہے الاما قد سلف وتنکحوا یہہ عبارت قران مین بالکل
غلط ہے کیونکہ فعل ماضی کے استثنا فعل مستقبل سے ہرگز صحیح نہین ہوتی اسیطرح یہہ استثنا
ماضی کا مستقبل سے ہرگز نہین ہے بلکہ استثنا مفرد کا مفرد سے ہے چنانچہ اس آیت کی ابتدا
یہہ ہے وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف یعنی حرام ہے تمپر یہہ کہ جمع کرو
دو بہنون مین مگر جو گذر گیا یعنے جورو کے ہمراہ اوسکے بہن سے نکاح نہ کرو مگر جو پیش از اسلام
ہوگیا وہ ہوگیا پس حرف آن مفتوحہ جسنے مضارع کو منصوب کیا وہ ان مصدریہ ہے
گویا فعل کو بمعنی مصدر کے کردیا ہے اور تقدیر عبارت کی یون ہے کہ حرمت علیکم الجمع بین
الاختین یعنی حرام کیا گیا تمپر جمع کرنا درمیان دو بہنون کے پس استثنا مفرد کا مفرد سے
ہے نہ ماضی کا مضارع سے اور لفظ ما جو ما قد سلف مین ہے وہ موصولہ ہے —

۱۴ فقرہ اسی مین ہے وربائبکم اللاتی فی حجورکم کہ تمہارے ربیبہ بہی حرام ہین
جو تمہارے گہرون مین ہون محمد صاحب کی یہہ مراد ہے کہ کوئی مسلمان کسی عورت کو جورو
بناوے اور اوس سے صحبت بہی کر چکے تو اب اوس عورت کی وہ بیٹیان جو پہلے خصم سے
ساتہہ لائی ہے جنکو ربیبہ کہتے ہین اس مسلمان پر جو اب خصم بنا ہے وہ حرام ہوئی مگر حضرت
نے اللاتی فی حجورکم ایسی واہیات عبارت بولی ہے کہ اونکا مطلب فوت ہوگیا
اسکے معنی یہہ ہوئے کہ اگر وہ لڑکیان تمہارے گہرون مین ہون تو حرام ہین اور جو باہر ہون
تو حرام نہین — اب ہم مولویصاحبون سے پوچہتے ہین کہ واہ صاحب یہی فصاحت ہے

کہ صحیح کلام لوٹتے ہیں ... کہ تا در جملہ کلام سے اثنی

ج پادری صاحب کو اگر صرف و نحو اور لغت کا علم ہوتا تو کیوں اپنی بے علمی کی فضیحت

کرواتے حجور جمع حجر بالضم ہے اور حجر بمعنی کنار مردم یعنی گود ... ہیں کہ حرام

ہیں وہ ربیبہ جو تمہارے گود کی پالی ہوئی لڑکیاں ہیں چونکہ لڑکیاں نطفہ سے پیدا انہیں ہوتی ہیں

اسواسطے انکو اسطور پر تعبیر فرمایا ہے صراح میں لکھا ہے حجر بمعنی کنار مردم حجور جمع حجر

حظیرہ شتر و خانہ حجر و الحجر جمع حجر مثل غرفہ و غرف و حجرات بضم الجیم دیکھو حجرہ کی جمع کے دو وزن

لکھے ہیں ایک حجر بوزن غرف اور دوسرا حجرات بضم جیم اب فرمائیے کہ حجور کس کی جمع ہے پس

ربیبہ لڑکیاں خواہ گھر میں رہیں خواہ باہر رہیں اس دوسرے باپ پر حرام ہیں اور معنی آیت

کے تمام ہوئے

۱۵ فقرہ اسی میں ہے من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین

یہہ عبارت بھی فصحاء عرب کے خلاف ہے کیونکہ اعلےٰ سے ادنے کیطرف نزول ہے الخ

ج یہہ آیت مدارج پر بہ ترتیب دلالت کرتی ہے اور احسان کے درجوں کی تفاوت بیان

کرتی ہے واقعی جو افضل ہے وہی اول ہے شاید پادری صاحب کسی انگریزی مدرسہ

میں پڑھے ہیں اور ہو نہیں جماعت میں بیٹھے ہیں ترقی ہونے نہیں پائی جو اول جماعت میں

جاتے اور کچھ پڑھ جاتے مگر کسی سے پوچھا ہوتا کہ مدرسہ کے انتظام میں اعلے جماعت کو اول

کیوں رکھا ہے اور کیا حضرت عیسےٰ نے نہیں فرمایا کہ خدا کو جو تیرا خدا ہے اپنے ساری دل

سے پیار کر اور اپنے پڑوسی کو اپنی مانند (متی باب ۲۲) اب یہاں اعلے سے ادنے

کی طرف نزول کیوں ہوا پھر حضرت عیسےٰ نے متی ۱۳ باب ۲۳ میں فرمایا سو گنا ساٹھ گنا

تیس گنا اب یہہ اعلے سے ادنے کیطرف نزول ہوا یا نہیں ـــ

۱۶ فقرہ اسمیں ہے لولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطان

الا قلیلا یہہ عبارت قران میں محمد صاحب نے غلط لولی ہے کیونکہ اسکے استثنا باطل

سے معنی یہہ ہوے اگر خدا کی رحمت اور فضل نہوتا تو تم شیطان کے تابع ہوجاتے
مگر تہوڑے لوگ یعنے تہوڑے لوگ بدون فضل و رحمت کے شیطان کے تابع نہوتے
محض غلط ہے اگر خدا کا فضل نہوتا تو سب شیطان کے تابع ہوجاتے یہہ استثنا ہے پیچہ
محمد صاحب نے لیوں اور مفسرین نے جہوٹی تاویلیں کرتے تہے کچہہ مستقیم بنائے مگر ٹہیک معنی
ہرگز نہیں سکے اسی بر سے پر فصاحت و بلاغت کا ایسا سخت دعوے ہے انہوں نے
رچ یہہ آیت اون لوگون کے حق مین ہے جنکا ارتداد ممکن تہا پس خداوند عالم ازراہ
احسان فرماتا ہے کہ اگر فضل و رحمت ہمارا نہوتا تو تم سب اطاعت شیطان کی کرتے
بعد ازان اون لوگون کا استثنا فرماتا ہے جو علم لدنی مین ثابت قدم تہے یعنے وہ لوگ
کبہی راہ خدا سے نہ پہرتے اور شیطان کا اتباع نکرتے یہان فضل و رحمت بالفعل مراد ہے
اور فضل و رحمت سے توفیق مراد ہے نہ جبر و اکراہ اور وہ قلیل لوگ پیغمبر اور مومنین کاملین
مراد ہے اور یہہ کہنا کہ اگر اوسکا فضل نہوتا تو سب تابع شیطان کے ہوتے غلط ہے
اس سے بڑی حجت کفار کی خدا پر ہوتی ہے اور وہ کہہ سکتے ہین کہ جب تیرے فضل نے ہماری
دستگیری نہ کی تب ہم کافر ہوگئے پس فضل و رحمت خدا کی علت فاعلی ایمان کی نہین ہے
مثلاً پادری عماد الدین صاحب کے باپ سراج الدین اور حقیقی بہائی خیر الدین جب عیسائی
ہوئے تہے اور جب دونون مسلمان ہوگئے دونون حالتون مین کہہ سکتے کہ جب خدا نے
فضل و رحمت سے ہماری دستگیری کی تب ہم عیسائی یا مسلمان ہوگئے حالانکہ عیسائی
یا اسلامی عقیدہ کے بموجب دونون حالتون مین سے ایک حالت ضرور شیطان کا پیرو
ہوجانے کی ہے اور پادری صاحب بہی مسلمانون کو یہہ جواب دے سکتے تہے کہ خدا
کی رحمت اور فضل نہوا تب ہم عیسائی ہوگئے مگر دنیا عالم امتحان ہے اگر ایسا نہوتا تو
قیامت کے دن ہر ایک کی عدالت کیونکر ہو سکتی —

۱۷ فقرہ ۱ یہین ہے لا خیر فی کثیر من نجوٰاھم الا من امر بصدقۃ یہہ عبارت

ہی قران مین غلط ہے کیونکہ نجوا فعل ہے اور من اسم پس اسکی استثنا عربی گرامر کے
موافق فعل سے جائز نہین انتہے ج پادری صاحب نے شاید میزان الصرف مین پڑہا
ہے کہ حروف مضارع مین ایک نون ہی ہے اب جس کلمہ کی اول مین نون ہوگا آپ اوسکو
فعل بتا وینگے بہلا صاحب نون کے سبب سے تو اسم کو فعل بتا دیا مگر یہہ خیال نہ کیا کہ اس فعل
پر من جارہ کیونکر آیا لو اب اس آیت کی کیفیت سنو اور صراح اللغت اور شافیہ صرف
کو دیکہو صراح مین لکہا ہے مناجاۃ باہم راز گفتن و الاسم منہ النجوے یعنی اس باب
سے اسم نجوی آیا ہے بمعنے راز اور شافیہ مین لکہا ہے المصدر ابنیۃ الثلاثی المجرد بنیہ
کثیرۃ نحو قتل وفسق وشغل و رحمۃ ونشدۃ وکدرۃ ودعوی الخ یعنے مصدر کے صیغہ ثلاثی
مجرد کے بہت ہین جیسے قتل اور فسق اور شغل اور رحمت اور نشدۃ اور کدرۃ اور دعوی
الخ پس یہہ نجوے ہم وزن دعوے کا ہے اور تقوے اور شکوی اور بلوی یہہ سب
ایکہی وزن کے ہین عجب ہے کہ پادری صاحب نے اس آیت کے معنی نہ لکہے اب ہم
اس کے معنی لکہے دیتے ہین پروردگار عالم فرماتا ہے کہ بہلائی نہین ہے بہت سے مشورون
مین انکے مگر اوس کے مشورے مین جو حکم کرے صدقہ وغیرہ کا الخ۔

۱۸ فقرہ سورۂ مایدہ مین ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا جب محمد صاحب نے آخری حج کیا اور مرنیکے
دن قریب ائے تہے اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی معنے یہہ ہین آج کے دن مین نے
تمہارا دین کامل کردیا اور پوری نعمت دے دی اور آج کے دن تمہاری مسلمانی سے
راضی ہوا اس سے معلوم ہوا کہ اب خدا محمدیون سے راضی ہوا پہلے راضی نہ تہا پس ہزارون
اہل اسلام جو جہادون مین آجکے دن سے پہلے قتل ہوچکے یا خود مرگئے اونسے خدا راضی نہ تہا
وہ سب کافر گئے الخ ج جو لوگ کہ قبل اس آیت کے مارے گئے یا مر گئے وہ اسیقدر
دین پر تہے۔ جو اون کی حیات مین تہا اونہین احکام کے عمل یا ترک کی اون سے

پرستش ہوگی بعد اس آیت کے احکام دین کامل ہو گئے اب جو لوگ اس آیت کے نزول سے لیکر تا قیامت مسلمان ہین اونسے تمام احکام دین کا مطالبہ او رمحاسبہ ہوگا اور تتمہ آیت کا یعنے رضیت لکم الاسلام دینا کے یہہ معنی ہین کہ پسند کیا ہمنے تمہارے لئے اسلام کو دین پس مسلمانان ماقبل اور مابعد کیا زندہ اور کیا مردہ وہ سب اس بشارت مین شامل ہین اور چونکہ یہہ جملہ بہی الیوم کے نیچے داخل ہے اس سے یہ مراد ہے کہ یہہ اسلام جو آج کامل ہوا یہہ ہمنے تمہارے واسطے پسند کیا یعنی اب اس دین پر تا قیامت عمل کرو جو لوگ کہ اول اس سے مر گئے تہے اونکے واسطے وہی اسلام کافی اور وافی تہا کیا حضرت عیسئی نے نہین فرمایا کہ مین توریت کے پورا کرنے کو آیا ہون (متی ۵ باب ۱۷) پہر داؤد نے کیون فرمایا کہ خداوند کی توریت کامل ہے (۱۹ زبور ۷) کیا اس سے ہی نتیجہ نہین نکلا کہ توریت جب بہی کامل تہی اور انجیل کے بعد بہی کامل ہوئی پس ہمنے تو اس آیت کا مطلب پادری صاحب کی سمجہہ کے موافق سمجہا دیا لیکن پادری صاحب اسکا مطلب تو سمجہا ئین کہ حضرت عیسئے نے فرمایا کہ جو مجہہ سے آگے آئے وہ سب چور و بٹ مار تہے (یوحنا ۱۰ باب ۸) اور پہر فرمایا ہے جو آسمان کی بادشاہت مین چہوٹا ہے اوس سے بڑا ہے (متی ۱۱ باب ۱۱) یعنے سب انبیا سلف سے مطلب یہہ کہ ادنے کوئی حواریون مین بہی جو عیسائی ہو جائے اگلے سب نبیون سے بڑا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سب انبیا علیہم السلام کو ان کوئی حوارون مین ایک ادنے کی برابر بہی رتبہ نتہا پس جو عیسائی ایمان مین چہوٹا ہے وہ سب نبیون سے بڑا ہے پہر جو انمین بڑا ہے اوسے کہہ سکتے ہین کہ وہ نعوذ باللہ خدا سے بہی بڑا ہے اب فرمائے کہ سب انبیاء سلف اپنے ایمان مین کامل تھے یا یہہ نیلی تنبولی جو عیسائی ہو گئے کامل ہین *

۱۹ فقرہ اسی مین ہے یسئلونک ماذا احل لہم قل احل لکم الطیبات لوگون نے محمد صاحب سے سوال کیا کہ کونسی چیز کا کہانا ہمکو حلال ہے اوسکا جواب یہہ ہوا کہ طیبات

یعنی اچھی چیزین تمکو کھانا حلال ہین یہہ جواب غلط ہے سوال کے موافق نہین کیونکہ ہر ملک کے طیبات جدے جدے ہین کسی ملک مین کتا اچھی چیز ہے کسی ملک مین سور اچھی بڑی عمدہ چیز ہے الخ ج طیبات سے مراد وہی چیزین جنہین خدا نے اپنے کلام مین طیب بتلا دیا اگر پادری صاحب کے نزدیک کتا اور سور عمدہ غذا ہے تو خدا پرستون کو اس سے کیا کام اب سنو توریت مین لکہا ہے کہ سور تمہارے لئے ناپاک ہے تم اوسکا گوشت نہ کہائیو اور نہ اوسکی لاش کو ہاتھ لگائیو (احبار ۱۱ باب ۷ و ۸) پس سور کہانے والے نہ فقط قران کے منکر ہوئے بلکہ توریت اور سب صحف انبیاء کے بہی منکر ہین*

۲۰ **فقرہ** سورہ انفال مین ہے کما اخرجك ربك من بيتك بالحق یہہ ضعیف تالیف ہے شبہ اور شبہ بہ کا پتہ نہین مجذوبانہ بولی ہے الخ ج غنیمت کے باب مین مسلمان جہگڑتے تہے آخر اگر جناب رسالت ماب سے پوچہا آیت نازل ہوئی يسئلونك عن الانفال قل الانفال لله والرسول یعنی پوچہتے ہین تجہسے حال غنیمت کا کہہ تو اے رسول کہ کل غنیمت واسطے خدا اور اوسکے رسول کے ہے بعد ازان اون مسلمانون کو جو جہگڑتے اور اپنی اپنی رائے لگاتے تہے سرزنش کی گئی و بعد ازان جناب پیغمبر خدا کو بطور ایما ارشاد ہوا کہ جیسا تمکو تمہارے خدا نے تمہارے گہر سے نکالا ہے بہ تدبیر درست یعنی تم اپنے اوسی حکم پر رہو اور چلے جاؤ چنانچہ اہل تفسیر نے لکہا ہے کہ امض علے سبیلک کما اخرجک ربک یعنی تو اپنے رستے پر چلا جا جسطرح تجہکو خدا نے نکالا ہے پس یہہ آیت اس صورت سے ہے جیسے اردو مین کہین کہ تمکو جو کہدیا ہے اسکے معنی یہی ہوتے ہین کہ تم اوسی پر عمل کرو جو تمکو کہدیا یا جدہر کہدیا ہے چلے جاؤ کہ الكناية ابلغ من التصريح پس مشبہ بہ تو وہ ہے جو جملہ کاف تشبیہ کے نیچے واقع ہے یعنی لفظ ما سے لیکر بالحق تک اور یہہ مائے مصدریہ ہے یعنی کاخراجك من بيتك

تا اُنہی یعنی مثل تیرے نکالنے کی تیرے گہر سے بیچ ساتھ تدبیر درست کی اور تشبیہ تقسیم غنیمت
وغیرہ یعنی جیسا کہ وہ نکالنا تیرا گہر سے درست تدبیر کے ساتھ ہے ایسا ہی یہہ تقسیم وغیرہ بہی
راست و درست ہے تم اپنا کام کرو چنانچہ اس کے بعد ارشاد ہے وان فریقا من المومنین
لکارہون اور تحقیق کہ ایک گروہ مومنین سے اس نکلنے سے کراہت رکہتا ہے پس مشبہ
اور مشبہ بہ دونو ظاہر ہین یہہ کلام مجذوبانہ نہین ہے بلکہ عالمانہ اور عاقلانہ ہے اور حذف کر دینا
اور مقدر جاننا مبتدا کا اور خبر کا اور مشبہ اور مشبہ بہ اور بہت سے حروف و اسما اور ضمایر وغیرہ کا
بقیام قرینہ جایز اور کہین واجب ہے اور کچہ عربی پر منحصر نہین ہے ہر زبان مین بہی فصیح اور
بلیغ لوگ اس سلیقہ کو خوب برتتے ہین چنانچہ فارسی مین اور اردو مین اکثر مشبہ بہ ہی کو
بیان کر دیتے ہین مثلاً عارض کو گل سے اور زلف کو سنبل سے اور دہن کو غنچہ سے تشبیہ دی
گئی ہے ہزارہا اشعار اور عبارات مین فقط گل و سنبل ہی بیان کرتے ہین اور عارض و زلف کو
مقدر مانتے ہین تمہاری روشنی آدمیون کے سامنے چمکے (متی ۵ باب ۱۶) پس توبہ کے
لائق پہل لاؤ (لوقا ۳ باب ۸) علاوہ اسکے ضرب المثل مین تو اکثر مشبہ بہ ہی مذکور ہوتے ہین مشبہ
کا ذکر ہی نہین کرتے اور کنایہ اور ایما کے مقام مین تو خاص مشبہ بہ ہی کو استعمال کر دیتے ہین
مشبہ کا ذکر ہی نہین کرتے یہہ باتین سب علم معانی اور بیان کی تحصیل سے تعلق رکہتی ہین دیکہو
یسعیاہ ۱ باب ۶ و واعظ ۱۲ باب ۳-۶

۱۲ فقرہ اسمین ہے یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و رسولہ ولا تولوا
عنہ اے مسلمانون اللہ اور محمدؐ کی تابعداری کرو اور اللہ سے نہ پہرو یعنی محمد سے پہرنا جایز ہوا
اس لئے یون بولنا چاہئے تہا لا تولوا عنہما ج ضمیر عنہ کی رسول کیطرف راجع ہے اور اطاعت
رسول کی عین اطاعت خدا ہے اسیواسطے دوسرا اطیعوا نہین فرمایا اور واو عطف پر
اکتفا کیا اور عنہما کے لفظ سے خدا اور رسول کے رتبہ مساوات لازم آتی اور جیسا انکی طرح مسلمان
بہی رسول کو خدا جانتے اور اگر عنہ کی ضمیر ہر واحد یعنی خدا و رسول کیطرف راجع ہو تو کیا قباحت

سے اور معنی یہہ ہون کہ نہ پہروتم خدا سے اور نہ اوسکے رسول سے اور اس ارجاع ضمیر کے لئے سیاق کلام کافی ہے چنانچہ شرح جامی مین ماتن کے قول کی یون شرح کی ہے کافیہ کا متن یہہ ہے المضمر ما وضع لمتکلم او مخاطب او غائب تقدم ذکرہ لفظا او معنی او حکما یعنی مضمر وہ اسم ہے کہ وضع کیا گیا ہے واسطے متکلم کے یا مخاطب کے یا غائب کے وہ غائب کہ اول ہو ذکر اوسکا لفظون مین یا معنے مین یا حکم مین اب شارح لکہتا ہے اراد بالتقدیم اللفظی ما یکون المتقدم ملفوظا اما متقدما تحقیقا مثل ضرب زید غلامہ و تقدیرا مثل ضرب غلامہ زید و بالتقدم المعنوی ان یکون المتقدم مذکورا من حیث المعنی لا من حیث اللفظ و ذلک المعنی اما مفہوم من اللفظ بعینہ کقولہ تعالے اعدلوا ھو اقرب للتقوی فان مرجع الضمیر ھو العدل المفہوم من قولہ اعدلوا فکانہ متقدم من حیث المعنی و من سیاق الکلام کقولہ تعالے ولابویہ لکل واحد منہما السدس لانہ لما تقدم ذکر المیراث دل علی ان ثمہ مورثا فکانہ تقدم ذکرہ معنا ترجمہ اسکا یہہ ہے کہ ماتن نے تقدم لفظی سے تو یہہ مراد لی ہے کہ اسم متقدم تلفظ مین آوے یعنی مرجع ضمیر کا اول ضمیر سے بولا جاوے اس تلفظ کی دو قسمین ہین یا تلفظ حقیقی ہو جیسے ضرب زید غلامہ یعنی مارا زید نے غلام کو اپنے پس زید اول بولا گیا اور ضمیر جو غلامہ مین ہے وہ اوسکے بعد آئے دوسرے قسم تلفظ کی یہہ ہے کہ تلفظ تقدیری ہو جیسے ضرب غلامہ زید یعنے مارا اپنے غلام کو زید نے اس قول مین ضمیر جو غلامہ کے آخر مین ہے وہ زید کی طرف راجع ہے اور زید اوسکے بعد بولا گیا ہے مگر چونکہ زید فاعل ہے فعل کا اور فاعل رتبہ مین مفعول سے مقدم ہوتا ہے پس حقیقت مین مرجع ضمیر سے اول ہے اور تقدم معنوی سے ماتن نے یہہ ارادہ کیا ہے کہ متقدم یعنی مرجع ضمیر کا من حیث المعنی مذکور ہو گو زبان پر نہ آیا ہو اور اس تقدم معنوی کے بہی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ کسی لفظ ما تقدم کی مفہوم سے وہ لفظ سمجہا جائے مثلا قول الہی ہے اعدلوا ھو اقرب

لاتقوا یعنے عدل کرو کہ وہ عدل نزدیک تر ہے واسطے تقوے کے پس مرجع ضمیر کا وہ اول
ہے جو اعدلوا کے لفظ سے سمجھا جاتا ہے پس گویا از روے معنی کے وہ لفظ متقدم ہے دوسری
صورت تقدم معنوی کی یہہ ہے کہ کلام کی روش سے وہ لفظ جو مرجع ضمیر کا ہو ضمیر سے
اول سمجھا جائے جیسے قول الہی ہے کہ ولابویه لکل واحد منهما السدس
یعنی واسطے ماں باپ مردہ کی ہر واحد کے واسطے چھٹا حصہ ہے چونکہ یہہ آیت ذکر میراث
مین ہے پس سیاق کلام سے واضح ہے کہ ایک مورث مراد ہے گویا ذکر مورث کا
اول ہو چکا ہے فقط پس اس آیت مین اگر تقدم لفظی لیا جائے تو لفظ رسول مرجع ضمیر
ہے اور اول مذکور ہے قریب کی ہوتے بعید کی طرف کیون رجوع کرین جیسا کہ پادری
صاحب نے عنه کی ضمیر کو طرف الله کے پھیر لیا ہے اور اعتراض بیجا گھڑا ہے یا یہہ کہ خدا اور
رسول ہر واحد کی طرف پھیرین یعنے نہ پھرو خدا سے اور نہ اوسکے رسول سے اور اگر
تقدم معنوی لین تو لفظ اطیعوا سے جو مصدر [illegible] یعنی طوع مفہوم ہوتا ہے مراد لین
اور اوسکو مرجع ٹھہرائین اور یہہ معنی کہین کہ نہ پھرو اوس فرمان برداری سے اور اگر سیاق
کلام کا لحاظ کرین اور مرجع اس ضمیر کا الله کو ٹھہرائین تو معنے بہی درست رہین گے کہ نہ
پھرو خدا سے پس جو شخص کہ رسول سے پھر جائیگا وہ بموجب سیاق کلام کے قطعی خدا سے
پھر جائیگا اور اگر مرجع ضمیر کا رسول کو قرار دین تو بہی معنی درست رہینگے یعنے رسول سے نہ
پھرو اور ظاہر ہے کہ جو رسول سے نہ پھرے گا وہ خدا سے بہی نہ پھریگا —

۴۳ **فقرہ** سورہ توبہ مین ہے **فلا تظلموا فیهن انفسکم** لفظ فیهن قرآن
مین غلط بولا گیا ہے کیونکہ لفظ شہر مذکر ہے اوسکے لئے ضمیر مونث کی بولنا جایز نہین
اور تخصیص ظلم کی اون مہینون مین غلط ہے بلکہ ہر حال مین ظلم نہ کرنا چاہئے —
کافیہ مین لکھا ہے دیکہو کو **ضمیر العاقلین غیر المذکر السالم فعلت وفعلوا**
النساء والایام فعلت وفعلن یعنی ضمیر عقلمندون کی یعنے مردون کے سوا

جمع مذکر سالم کے فعلت سے اور فعلوا لیجئے سب نے پہلے ذکر مردوں کا آگیا ہوا اور [illegible]

اونکے طرف ضمیر پھیرو تو چاہو فعلت یعنے صیغہ واحد مونث غائب کہو جیسے الرجال فعلت

یعنی مردوں نے کیا پس [illegible] مونث [illegible] سے [illegible] جمع کے

سے [illegible] ہیں اور چاہو فعلوا صیغہ جمع مذکر غائب مع ضمیر متصل

[illegible] جیسے جو آخر میں ہے لاؤ مثلاً الرجال فعلوا یعنے مردوں نے کیا یہ صیغہ مذکر لانا

باعتبار حقیقت فاعلین کی ہے کہ وہ سب مذکر ہیں مگر جمع مذکر سالم کو یعنی اوس جمع

کو جس میں واحد کا صیغہ قائم رہے جیسے مسلم کی جمع مسلمون اور [illegible] جب

مرجع ٹھہرائیں تو اوسکے لئے فعل اور ضمیر مذکر لائینگے پس یوں بولیں گے المسلمون فعلوا

مسلمانوں نے کیا اب رہی ضمیر عورتوں کی اور ایام [illegible] کی پس وہ

فعلت اور فعلن کی صورت سے آتی ہے مثلاً النساء فعلت یعنی عورتوں نے کیا

والایام فعلن یعنی دنوں نے کیا پس اس عبارت سے کافیہ کا یہ قاعدہ ثابت ہوا کہ جمع

جمع مذکر ذوے العقول کے سوائے جمع مذکر سالم کے جیسا گزرا ضمیر واحد مونث

غائب کی لائینگے یا جمع مذکر غائب کی خواہ وہ ضمیر متصل ہو یا منفصل ہو مستتر ہو یا بارز ہو

مرفوع ہو یا منصوب ہو یا مجرور ہو اور جمع مونث ذوی العقول کے لئے اور کل جموع غیر

ذوی العقول کے لئے یا تو ضمیر واحد مونث غائب کی لائیں گے یا جمع مونث غائب کی

کسی قسم کی ضمیر ہو شرح جامی میں اسی عبارت والنساء فعلن والایام کی شرح میں

لکہا ہے آیہ ضمیر النساء فی کونہ جمع المونث وان لم یکن من العقلاء

کالعیون وضمیر الایام فیما قبلہا فی کونہ جمع المذکر ضمیر النساء فعلت فعلن

اے ضمیر فعلت مفردا مونثا والتانیث بتاویل الجماعۃ وضمیر فعلن اے بالنون اما فی

جمع المونث فظاهر لان هذه النون موضوعة لها واما فی جمع المذکر الغیر

العاقل کالایام فلانه لا اصل له فی التذکیر کالرجال فیراعی حقه

فاجری مجری المونث وفی الحواشی الهندیه موافق لشرح الرضی
ان النون موضوع لجمع غیر العقلاء کالواو وضعت للعقلاء فلذا استعمل
لها فی النساء للحمل علی جمع غیر العقلاء اذ الاناث نقصان
عقلهن فجری مجری غیر العقلاء اب اس عبارت مولوی جامی کا ترجمہ دیکھو کہ وہ یہہ
کہتے ہین کہ ضمیر نساء کی اور اوس اسم کی جو مونث کی جمع ہونے مین اس لفظ کی مانند ہو جیسے
لفظ عیون جو عین کی جمع ہے اور عین مونث ہے کلام عرب مین سمجھنے چاہیئے اور اسیطرح
ضمیر لفظ ایام کے اور نیز اوس لفظ کے جو غیر ذوی العقول جمع مذکر غیر سالم ہو اب یہان سے شہر
کے لفظ کو بھی لے لو کہ وہ مذکر ہے اور جمع اوس کے اشہر جمع مذکر غیر سالم ہے فعلت اور فعلن
کے ساتھہ لاتے ہین یعنی ضمیر فعلت کہ جسکے ساتھہ تاے تانیث لگی ہے اور ضمیر اسمین پوشیدہ
ہے اسطرح سے جو ضمیر لاتے ہین تو وہان جماعت مراد لیتے ہین مثلاً النساء فعلت
یا الایام فعلت کہتے ہین اور اوس سے یہہ مراد لیتے ہین کہ گروہ نے عورتون کی یہہ کیا یا
گروہ نے دنون کے یہہ کیا گویا اوس جمع کو ایک اکٹھی چیز مراد لیکر ضمیر واحد کی ٹھیراتے ہین
ورنہ ظاہر ہے کہ فعلت صیغہ واحد مونث غائبہ ہے اور واحد کے صیغہ مین ضمیر بھی واحد ہے
مستتر ہوتی ہے اور اگر ضمیر فعلن کی لائین یعنی ساتھہ نون کے جو ضمیر متصل جمع مونث غائبہ کے
بھی ہے تو لفظ نساء اور عیون کے ساتھہ تو مناسبت ظاہر ہے کہ وہ بھی جمع مونث ہین اور فعل
اور ضمیر بھی مونث ہے مگر جمع مذکر غیر ذوی العقول جیسے ایام مین اسکا استعمال اسوجہ سے ہے
کہ لفظ الیوم مین جو ایام کا مفرد ہے تذکیر کے اصل نہین یعنی کچھ مذکر حقیقی نہین جیسا کہ رجل
مذکر حقیقی ہے اور جمع اوسکی رجال ہے تاکہ تذکیر کا حق اسمین رعایت کیا جائے پس اس
الیوم کو مونث کی جگہ قایم کیا گیا اور اسکی جمع ایام کو مثل نساء اور عیون جمع مونث کی سمجھا گیا
اور اس وجہ سے اسکی ضمیر بھی وہی جمع مونث قرار پائی ہے اور حواشی ہندیہ مین موافق
بیان شرح رضی کے یہہ لکھا ہے کہ اصل مین نون جو اس جمع مونث غائب کی آخر مین

ہے یہہ واسطے غیر ذوی العقول ہی کے ہی جیسا کہ واو واسطے مذکر ذوی العقول کی جمع
کیا گیا ہے پس اس نون کا لانا لفظ نساء کی ضمیر مین یعنی النساء فعلن کہنا اسوجہ سے
ہے کہ عورتون کو بہی بسبب نقصان عقل غیر ذوی العقول سمجہہ لیا ہے پادری صاحب سمجہہ جاوین
کہ یہہ نون جو ضمیر مونث غایب مین ہے اصل وضع مین غیر ذوی العقول یعنی ایام اور شہور
اور مہینون وغیرہ کے لئے خواہ جمع مذکر کی ہون خواہ مونث کی وضع ہوا ہے اور لفظ نساء کی
ساتہہ اسکا استعمال اونہین غیر ذوی العقول پر محمول ہے اور اگر اس نون کا استعمال
مونث ہی کے جمع کے لئے مانا جائے تو بہی آپ سمجہہ سکتے کہ مذکر غیر ذوی العقول کی جمع
کے لئے یہہ ضمیر اسوجہ سے جایز رکہی گئی کہ اونمین تذکیر کی کچہ اصل نہین گویا وہ بہی مونث
ہین اور جواب اوس امر کا کہ ان ماہ ہائے حرام مین تخصیص ظلم نہ کرنیکی کیا ہے یہہ ہے
کہ ہر گناہ ظلم ہے اور ان مہینون کے ظلم سے مراد قتال وجدال ہے یعنی ان ماہ ہائے
حرام مین جدال و قتال کرکے اپنی جانون کو مستحق عذاب نہ کرو علاوہ اسکے ہر چند گناہ کسی
وقت اچہا نہین ہے مگر ماہ ہائے متبرکہ اور ایام مخصوصہ مین زیادہ تر اچہا نہین تم بہی تو اتوار
کے دن بہت سے کاروبار دنیا سے دست کش رہتے ہو ــــ

۳۲ فقرہ سورۂ یونس مین ہے **بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا**

یہہ عبارت غلط ہے کیونکہ مشار الیہ فضل و رحمۃ دو چیزین ہین پس لفظ ذلک بولنا نچاہئے
تہا بلکہ ذینک کہنا واجب تہا ــ **ج** ذلک کا مشار الیہ نہ فضل ہے اور نہ رحمت
ہے بلکہ یہہ آیت یون ہے **یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم و**
شفاء لما فی الصدور وہدی ورحمۃ للمومنین قل بفضل اللہ وبرحمتہ
فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون یعنی اے لوگو تمکو آئی ہے نصیحت تمہارے
رب کی جانب سے اور شفا اون مرضون کی جو سینون مین ہین اور ہدایت اور رحمت
واسطے مومنین کے کہہ تو اے رسول کہ خدا کی فضل و رحمت سے ہے مومنین خوش ہون اور

وہ بہتر ہے اون چیزون سے کہ جنکو جمع کرتے ہین پس ذلک کا اشارالیہ وہ نصیحت
اور ہدایت ہے اور اگر ذٰلک ارشاد ہوتا او فضل ورحمت اوسکا اشارالیہ ہوتے
تو یہہ معنے ہوتے کہ فضل و رحمت سے خوش ہوا اور یہان مراد قران شریف اور
اسلام سے ہے —

ستر ہوان فقرہ سورہ ہود مین ہے فاتوا بعشر سور مثلہ مفتریات پس لاؤ تم
دش سورتین قران کی مانند جہوٹی بنی ہوئی اس عبارت کے کیا معنی ہین یہی فصاحت
وبلاغت ہے کہ اپنا مطلب بہی سیدہا ادا کرنیکے طاقت نہین ایسے وابیات عبارت ہوتے
ہین جس سے اپنا ہی گھر برباد ہوتا ہے — ج یہہ ساری آیت مع دوسری آیت
کے یون ہے ام یقولون افتراہ قل فاتوا بعشر سور مفتریات وادعوا من
استطعتم من دون اللہ ان کنتم صادقین فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا
انما انزل بعلم اللہ وان لا الہ الا ھو فھل انتم مسلمون یعنی کیا کہتے
ہین کہ وہ باندہ لاتا ہے محمدؐ اس قران کو پس کہہ تو اے رسولؐ پس لاؤ تم دش سورتین
اسکی مانند باندہی ہوئین اور پکارو جسکو پکار سکو سوائے خدا کے اگر ہو تم سچے پس اگر وہ کافر
تمہارا کہنا نہ کرین پس جانو اے مسلمانون کہ بتحقیق کہ نازل کیا گیا ہے وہ قران ساتھ علم
خدا کے اور نہین ہے کوئی اور معبود مگر وہی پہر اب تم حکم ماننے والے ہو — پس دیکہو کہ پروردگار
عالم اس آیت مین کفار کا قول بیان کرتا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ قران کو خدا پر باندہ لیا ہے
پس اونسے کہو کہ تم بہی ایسی دش سورتین باندہ کر لاؤ اور سواے خدا کے اور جسکو چاہو
منصف یا معاون بناؤ اگر سچے ہو اور بعد ازان مسلمانون سے فرماتا ہے کہ اگر وہ اس بات
کو نہ مانین پس یقین کر لو کہ قران خدا کی طرف سے اترا ہے اور وہی ایک خدا ہے پہر تو
تم حکم مان لوگے یہہ آیت مقام تحدے مین ہے یعنے پروردگار اون کفار سے قران کا مقابلہ
طلب فرماتا ہے اور مسلمانون کا ایمان بڑہاتا ہے اور یہہ وہ طرز کلام معجز نظام کی ہے جیسے

میں ہوتی کہ اگر تمہارے نزدیک یہہ کلام فلان شخص یا شاعر کا بنایا ہے تو اور شعرا کو بھی
اوس سے بڑھکر بنا لینا چاہیے تو کیا مضائقہ ہے تم بھی کوئی ایسا ہی کلام اوس سے بڑھکر یا اوسکی مانند کسیطرح
تو بنا لیجیو اور یا انہیں کفار کو خطاب ہے کہ اگر تمہارا یہی دعوی ہے تو اس سورہ کی مانند
کو تمہارے شرکا اور حکما تمام اور تمہارے بلاغت پیشہ اگر تصنیف نہ کر سکیں تب تو جانو
کہ یہہ بیشک کلام خدا ہے ۞

فقرہ ۵۳ سورۂ نحل میں ہے ویعبدون من دون اللہ ما لا یملک
لهم رزقا من السموات والارض شیئا ولا یستطیعون اس فقرہ کی
میں بڑی غلطیان ہیں جو فصاحت و بلاغت کے برخلاف ہیں اول لفظ ما مفرد
ہے دوسرے یہہ کہ یملک صیغہ واحد کا ہے اور اوسکے لئے لا یستطیعون جمع
کا صیغہ لایا گیا ہے بالکل غلط ہے فقط ۔ جواب اس آیت میں کوئی غلطی نہیں
ہے چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر اول اس آیت
کا ترجمہ سنو حضرت خدا تعالی فرماتا ہے کہ عبادت کرتے ہیں اوس چیز کو یعنی پوجتے ہیں اوس
چیز کو جو مالک نہیں ہے اونکے واسطے کسی قسم کی رزق کی آسمان سے اور زمین سے
کچھ بھی اور نہ وہ قدرت رکھتے ہیں اول تو ارشاد فرمایا بطور جنس کے تا تمام افراد الہہ
باطلہ کو شامل ہو یعنی ہر ہر واحد ان کے خدایان باطل سے کسیطرح کی روزی نہیں
دے سکتا نہ آسمان سے اور نہ زمین سے اور بعد ازان مجموعہ الہہ باطلہ کے واسطے صیغہ جمع
ارشاد کیا یعنی پوجتے ہیں اوس اوس چیز کو جو کسی شئے کی مالک نہیں اور نہ وہ سب مجموعہ
من حیث المجموع قدرت رکھتے ہیں بلکہ ایک بلاغت یہہ ہے کہ ہر ایک کی بے اختیاری جدا
جدا بھی ارشاد کی اور مجموعی من حیث المجموع بھی ارشاد فرمایا تا معلوم ہو جائے کہ ہر واحد بھی
فرداً بھی عاجز ہے اور سب ملکر بھی عاجز ہیں اور چونکہ خدایان باطل کئی قسم کے ہیں جیسے نصاری
حضرت عیسی کو خدا جانتے ہیں اور یہودی حضرت عزیر کو بھی خدا مانتے ہیں اور مشرکان عرب

بتون کو خدا کہتے تھے اور اسیطرح معبود وغیرہ آفتاب اور چاند اور آگ کو اور پارسی بہی آگ
کو اور ستارہ پرست ستارون کو پوجتے ہین بعضے خدا کہتے ہین بعضے کارکنان درگاہ خدا کہتے ہین پس انکی
اوپر سے ہر ایک بجا ہے تو دعا جز ہے اول بصیغہ انفراد ہر ایک کی کیفیت فرمائی بعد ازان بصیغہ
جمع انکی حقیقت بتائی اور چونکہ مشرک وبت پرست اپنی خداؤنکو صاحب علم وقدرت اور
مذکر جانتے تھے اسواسطے صیغہ جمع مذکر غایب جو واسطے ذوالعقول کے ہے ارشاد ہوا
علاوہ اسکے بعضے ذوالعقول مذکر ہے حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر بہی انمین داخل ہین پس
تغلیباً صیغہ جمع مذکر غایب فرمایا ہے اور نیز بسبب اشرف ہونے ذات مذکر کے ہر شخص اپنے
خدا کو مذکر ہی جانتا ہے اسواسطے وہ خدایان باطل جو از قسم بشر بہی نہین ہین جیسے بت وغیرہ
نیز سبکے اعتقاد مین مذکر ہی تھے پس صیغہ جمع مذکر غایب ارشاد ہوا اب رہا یہ کہ لایستطیعون
کا عطف لایملک پر کیونکر درست ہے کسواسطے کہ لایملک صیغہ واحد مذکر غایب کا
ہے اور لایستطیعون صیغہ جمع مذکر غایب کا اسکا جواب یہہ ہے کہ کافیہ مین لکہا ہے کہ
المعطوف فی حکم المعطوف علیہ یعنے معطوف اپنے معطوف علیہ کے حکم مین ہوتا ہے
اور مولوی جامی اسکے شرح مین لکہتے ہین فیما یجوز ویمتنع من الاحوال العارضۃ لہ
بالنظر الی ما قبلہ بشرط ان لایکون ما یقتضیہا منتفیاً فی المعطوف یعنی
معطوف اپنے معطوف علیہ کے حکم مین ہوتا ہے اوس چیز مین جو معطوف علیہ کے واسطے جایز ہے
یا جو منع ہے اون حالتون سے جو معطوف علیہ مین پائی جائین اوسکی اپنی ماقبل کیطرف
سے یعنی معطوف علیہ کو جو کیفیت معمولیت یا عاملیت کی اپنے ماقبل کے لفظ سے حاصل ہو یا
نہو معطوف کی بہی وہی کیفیت ہوگی مثلاً اگر معطوف علیہ فاعل کسی فعل کا ہے تو جو اعراب فاعلیت
کی وجہ سے اوس کو جایز ہے وہی معطوف مین بہی ہوگا بشرطیکہ کوئی مانع اوس اعراب کے
اظہار کا نہو مثلاً جاءنی زید وموسیٰ پس زید فاعل جاء کا ہے اور اوسکے آخر رفع
جو علامت فاعلی کی ہے ظاہر مین موجود ہے اور موسیٰ جو اسپر معطوف ہے وہ بہی فاعل جاء کا

سکا ہے مگر چونکہ اسکے آخر مین الف ساکن ہے تو اعراب اسکا تقدیری ہے نہ لفظی چنانچہ مولوی
جامی پہر اپنے قول گزشتہ کی خود تفصیل کرتے ہین وانما قلنا من احوال المعطوف
له نظرا الی ما قبله احترازا عن الاحوال العارضة له من حیث نفسه کالا
عراب والبناء والتعریف والتنکیر والافراد والتثنیة والجمع
یعنی یہہ جو کہا ہمنے کہ معطوف اپنے معطوف علیہ کے حکم مین ہوتا ہے اون احوال مین جو معطوف علیہ کو
اپنے ماقبل کی طرف سے ہوتے ہین یہہ قول ہمارا واسطے الگ کرنیکے ہے اون احوال سے
جو نفس لفظ مین ہوتے ہین جیسے اعراب اور بنا اور تعریف او تنکیر اور افراد اور تثنیہ اور جمع پہر کہتے
ہین فان المعطوف فیها لیس فی حکم المعطوف علیه پس تحقیق کہ معطوف اس احوال
ذاتی مین اپنے معطوف علیہ کے حکم مین نہین ہوتا پس اس بیان مین کافیہ اور شرح جامی سے
[illegible] معطوف محض معمولیت وغیرہ اون امورات مین جو ترکیب عبارت مین نظر بما قبل درکار
[illegible] اپنے معطوف علیہ کے حکم مین ہوتا ہے اور احوال ذاتی مین اپنی نہین ہوتا مثلاً معطوف علیہ
کا اعراب لفظی ہے اور معطوف کا اعراب تقدیری یا اوسکا اعراب بالحرکت ہے اور اوسکا اعراب بالحرف
[illegible] ہے اور یہہ یعنی یا وہ مفرد ہے اور یہہ مثنے یا وہ مفرد ہے اور یہہ جمع یا وہ مثنے ہے اور
[illegible] معرفہ ہے اور یہہ نکرہ اور اسیطرح بالعکس الغرض ان احوال لفظی مین تطابق دونون کا
[illegible] ذات حکم مین تطابق لازم ہے یعنی جو کیفیت معطوف علیہ کی اپنی ماقبل کے ساتھ ہووے
معطوف کی بھی ہووے مثلاً اس آیت مین لا یملک صلہ ہے ما ئے موصولہ کا لیس لا یستطیعون
[illegible] عطف کے اوسی کا صلہ اور ما او موصول ملکر مفعول لیعبدون کا ہوگیا اور افراد و جمع
مین تطابق ضرور نہین وہ مفرد ہے تو ہو اور یہہ جمع ہے تو ہو اب اسکے موافق ایک شعر عرب کا سنو
[illegible] لما اتی خبر الزبیر تواضعت سور المدینة والجبال الخشع یعنی
جسوقت کہ آئی [illegible] دوستی زبیر کی تو جہک گئی چار دیواری شہر کی اور پہاڑ بہی عاجزی کرتے ہوئے
[illegible] شہر پناہ کے ہے مفرد ہے اور جبال جمع جبل کی او سپر معطوف ہے اور یہہ بہی

سن لوکہ لفظ ما اس آیت مین بمعنے من کے ہے چنانچہ صراح مین لکہا ہے و ما بمعنے من

ہے الحمد للہ کہ پادری صاحب کے تینون اعتراض کہ وہ اونکی عقیقون خطا ثابت تہین دفع ہوئی

اول یہہ کہ ما لفظ مفرد ہے لیعنی عند بیان باطل بہت تہی جمع کا لفظ آتا اوسکا جواب یہہ ہوا کہ جنس

معبود کا حال بیان ہوا ہے جیسے الاسم ما دل علی معنی فی نفسہ لیعنی اسم وہ کلمہ ہے

جو دلالت کرے اپنے معنی ذاتی پر جمعن جنس اسم کی تعریف ہے نہ لفظ زید وغیرہ کسی فرد کے

افراد سے دوسرا اعتراض یہہ تہا کہ لا یملک صیغہ واحد تہا اسکا جواب بہی وہی ہے کہ جب جنس معبود

کی حقیقت بیان کی گئی تو جنس کے بیان مین لفظ مفرد ہی آتا ہے جیسے کہ اسم کی تعریف مین

دال فعل ماضی مفرد آیا تیسرا اعتراض یہہ تہا کہ ولا یستطیعون صیغہ جمع کا اون کے لئے لولا اسکا جواب

یہہ ہوا کہ جنس معبود کی تعریف اول بیان ہوئی بعد ازان مجموع من حیث المجموع کی نظر بافراد

بیان کی گئی اور صیغہ جمع مذکر غایب باعتبار اشرفیت صنف ذکور یا تغلیباً نسبت حضرت عیسٰی اور

حضرت عزیر کے جو مذکر ذوی العقول ہین لایا گیا اور عطف جمع کا مفرد پر درست ہے پس یہہ آیت نہایت

بلاغت مین ہے اول ابطال جنس معبود کا دویم ابطال کل افراد کا مجموع من حیث المجموع

سیوم یہہ اشارہ اس امر کا کہ وہ الہ باطلہ افراداً و جمعاً کسیطرح کی قدرت نہین رکہتے رہو یہہ

یہہ کہ الہہ باطلہ کی دونون قسمین بہی ظاہر ہو گئین لیعنی ما لا یملک سے الہہ غیر ذوی العقول

اور لا یستطیعون سے الہہ ذوی العقول مانند حضرت عیسٰی اور روح القدس اور

حضرت عزیر کے جنکو نصاریٰ اور یہود خدا جانتے ہین پس معنی آیت کے یہہ ہوئے

کہ پوجتے ہین وہ اوسکو کہ مالک نہین ہے اونکے لئے کسی رزق کا آسمانون سے

اور زمین سے کسی چیز کا اور اونکو جو قدرت نہین رکہتے ہین نوع ابشرین سے چنانچہ شرح

جامی مین بحث موصول مین ما و من کے حال مین لکہا ہے ویستوی فیہما المفرد

والمثنی والمجموع والمذکر والمونث اور برابر ہے ان دونون لفظون مین مفرد

اور مثنی مجموع اور مذکر اور مونث لیعنی یہہ دونون اسم موصول ہر مفرد اور مثنی اور جمع اور

مذکر اور مونث کے واسطے مستعمل ہین پس اب عطف لا یقطعون کا لا یملک پر ہے اور لفظ ما واسطے مفرد اور جمع کے برابر آتا ہے پس معطوف معطوف علیہ کے حکم مین ہے یعنی وہی صلہ موصول کا ہے فقط علاوہ اسکے ضمیر کے حال مین بیان ہو چکا کبھی مرجع ضمیر کا سیاق کلام سے بھی پایا جاتا ہے پس سیاق کلام بیان دلالت کرتا ہے کہ خدایان باطل مراد ہین کیونکہ مشرکان قریش وغیرہ بہت سے خدا مانتے تھے اور وہ سب عاجز تھے کچھ کر نہ سکتے تھے ؛

۴۲ فقرہ اسمین ہے الا کلمح البصر او ھو اقرب یعنی ایک پل یا اوس سے بھی قریب دیکھو پوری مدت نہین بتلا سکا اگر یہہ خدا کا کلام ہوتا تو وہ شک نہ کرتا۔ **ج** النسان کی فہم کے موافق بتایا گیا ہے پس ایک پل سے قریب کی مدت کا لفظ انسانون مین کسی زبان مین مستعمل نہین ہے اور قران ایک زبان کے محاورہ کے موافق نازل ہوا ہے کوئی زبان جداگانہ مخصوص واسطے خدا کے نہین ہے اور اگر عرب مین کوئی اور لفظ واسطے کم مدت کے ہوتا تو وہ بھی ارشاد ہوتا۔ **قولہ** دوسری آیت قاب قوسین او ادنی دو کمانون کی دوری یا اوس سے بھی کم **تیسری** آیت مین ہے الی مائة الف او یزیدون **چوتھی** آیت فھی کالحجارة او اشد قسوة پتھر کی مانند یا اوس سے بھی زیادہ سخت ہے ہمارون فقرے ضرور ہین کہ خدا کے منہہ کے نہون کیونکہ خدا قادر مطلق سے اپنا دلی مطلب بیان کرنے پر قادر ہے آدمیون کی طرح عاجز اور شک کرنے والا نہین ہے کیونکہ شک بے علمی کی حالت مین ہوتے ہین پس محمد صاحب نے لفظ او جو واسطے شک کے ہے کیون بولا اگر کہو کہ او شک کے واسطے نہین بلکہ بمعنے بل ہے تو بل اضراب کے لئے ہوتا ہے اور اضراب بہر سالقہ سے رجوع کرنے کو بولتے ہین پس یہہ بھی خدائے تعالے پر محال ہے اسلئے تمام عالمون نے لاچار ہو کر مان لیا ہے کہ او ضرور شک کے لئے بولا گیا ہے پس محمد صاحب کا یہہ کہنا کہ قران کی عبارت اور مضمون دونون خدا کی طرف سے اور اوسکے منہہ کے ہین اونکے حق مین بہت نقصان کرتا ہے کسی نبی نے یہہ نہین کہا بلکہ کلام مقدس کے جتنے مضمون ہین وہ سب خدا کی

طرف سے ہین عبارت رسولون کے مونہہ کی ہے الخ ج ان آیات مین جو لفظ او ادنی
ہوا ہے اوسکی صورت وہی ہے جیسا کہ آیت اول مین بیان ہو چکا کہ قیامت ایسے
قریب ہے جیسے ایک پلک جھپکانی یا اوس سے بھی قریب تر اور اسیطرح باقی آیات
مین بھی وہی لحاظ محاورہ کا ہے عرب آپس کے قرب کے مقام مین بولا کرتے ہین بینہما
قاب قوسین یعنے دونون مین دوری ایک کمان کی ہے یہان قرب جناب رسول خدا
کا بیان ہوا یعنی فرق دو کمان کا تہا یا اوس سے بھی کم تا لوگون کو نہایت قرب معلوم
ہو جاے کسواسطے کہ اوسکی کچھ نہایت نہین پس قاب قوسین بطور تمثیل کے موافق
محاورہ عرب کے بولا گیا ہے اور او ادنی یہہ نہایت قرب پر دلالت کرتا ہے گویا
تعظیماً قدر متکلم ارشاد ہوی تا کہ لوگ پیغمبر کے قرب منزلت کا اندازہ نہ کر سکین اور عظمت
بیشتر منظور نظر رہین اس ابہام سے یہہ لازم نہین آتا کہ اصل مقدار بھی متکلم کو معلوم
نہو حضرت عیسی نے کہی فرمایا کہ مین ابھی اپنی باپ سے مانگ سکتا ہون اور وہ فرشتون کی بارہ تمن
سے زیادہ میرے لیے حاضر کر دیگا (متی ۲۶ باب ۵۳) **قولہ** پس محمد صاحب کا یہہ کہنا کہ
قران کی عبارت او مضمون دونون خدا کی طرف سے ہین اور اوسکے منہہ کے ہین اونکے حق
مین نہایت نقصان کرتا ہے الخ ج واہ پادری صاحب آپ نے سب کتب مقدسہ
کا اعتبار اوٹھا دیا کسواسطے کہ بموجب آپ کے ارشاد کے عبارات اون کی سب پیغمبرون
کے لکھے ہوئے ہین اور کلام بشر مین چستی اور سستی دونون ممکن ہین پس جو اختلاف یا سستی کا
کی کتب مقدسہ مین پائی جاتی ہے وہ سب انبیا کے بیان کا قصور ہے تو اب یہہ فرمائے
کہ مضمون الہامی کیونکر درست رہا کسواسطے کہ مضمون عبارت مین ہوا کرتا ہے اور عبارت
اوسپر دلالت کرتی ہے جب عبارت ہی سست ہوی تو مضمون کب چست ہوگا اور قران شریف
چونکہ ایک زبان کے محاورہ کے موافق نازل اور اسلوب و طرق اوسکا اوس زبان کے
روسے کامل ہے پس کہی جائے تصریح ہے اور کہین کنایہ ہے جو ابلغ از تصریح ہے کہین تمثیل

کہین استعارہ کہین اجمال کہین تفصیل الغرض جو کچہ ہے وہ اپنے اپنے موقع اور محل پر قاعدہ سے درست بندش مین حیثیت افہام اور تفہیم کے لایق اور ہر کلام سے فایق ہے جو نہ سمجہے اوسکا قصور ہے متکلم اور کلام معذور ہے علاوہ اسکے پادری صاحب خود فرماتے ہین کہ کلام مقدس کے جتنے مضمون ہین وہ سب خدا کی طرف سے ہین عبارت رسولون کے منہہ کی ہے (ہدایت المسلمین صفحہ ۹۳ سطر ۲۳ اخر) لیکن جب خدا نے حضرت صموئیل سے باتین کین کیا عبرانی زبان نتہی اپنے اور اسیطرح جہاڑی مین حضرت موسئے سے بہی (خروج ۳ باب اول صموئیل ۳ باب ۴-۱۴) اور لوحین جو حضرت موسیٰ کو جناب باری نے اپنے ہاتہہ سے لکہکر دین اوسکے عبارت کیا کسی آسمانی لہجہ مین تہی (خروج ۳۱ باب ۱۸) اور پینٹکوست کے دن حواریون نے جو غیر زبانون مین وعظ کیا یہہ روح القدس کے سوا کیا کسی اور نے اونہین سکہایا گیا تہا اسیطرح قران کی عبارت بہی خدا کے مونہہ کی ہے اگرچہ بقول پادری صاحب انجیلون کی عبارت خدا کے منہہ کی نہو لیکن امریکن مشن کے پادری ویری صاحب نور افشاں مطبوعہ ۱۹ اگست ۱۸۷۲ء صفحہ ۲۶۴ مین بشارات مرقومہ خطبات احمدیہ سید احمد خانصاحب کی تردید مین جو اونکے اخبار تہذیب الاخلاق مین مشتہر کی گئین تہین اسطرح لکہتے ہین چنانچہ

قولہ خطاء اول (سید احمد خانصاحب کی) یہودی اور عیسائی دونون اسبات کو تسلیم و پذیر اکرتے کہ انبیاء بنی اسرائیل پر سوا احکام عشرہ موسئے جو وحی آتی تہی اوسکے لفظ وہی نہین ہین جو توریت و زبور و صحف انبیاء مین لکہے ہوئے ہین بلکہ انبیا کو صرف مطلب القا ہوا کرتا تہا اور پہر وہ اوسکو اپنی زبان و محاورہ مین لوگون کے سامنے بیان کرتے تہے یہہ بیان انکا بالکل غلط اور قابل سماعت نہین یہہ کہان سے اونہون نے پایا جس کی کچہ اصل نہین برخلاف اسکے بڑے حصہ عیسائی جماعت کا عقیدہ ہے کہ کل بیبل کا لفظ بلفظ انہین لفظون مین نبیون اور رسولون پر الہام ہوا اور اونہون نے اونہین لفظون کو بعینہ کہہ سنایا بعضونکا عقیدہ یہہ ہے کہ بیبل کے الہام کی دو قسمین ہین ایک لفظ بلفظ جسطرح روح القدس سے

پہونچا وہ ایسے مقام سے سمجھے گئے جہان نبیون نے فرمایا خداوند یون فرماتا ہے خداوند یون حکم
دیتا ہے دوسرا مطالب اور معانی جنکو مصنفون نے اپنی زبان و الفاظ سے تعبیر کیا لیکن کوئی
عالم عیسائی جماعت مین ایسا نہین ہوا کہ وہ ادیٹر صاحب (یعنی سید احمد خانصاحب) کے بیان
کے مطابق عقیدہ رکھتا ہو دیکھو دوسرا نامہ پطرس ۱ باب ۲۱ نبوت کی بات آدمی کی خواہش سے
کبھی نہین ہوئی بلکہ خدا کے مقدس لوگ روح القدس کے بلائے بولتے تھے پہر پہلا نامہ پولوس کا
قرنتیونکو ۲ باب ۱۳ یہہ چیزین ہم انسان کی حکمت کی سکہائی ہوئی باتون سے نہین بلکہ روح القدس
کی سکہائی ہوئی باتون سے بیان کرتے ہین — بات جس لفظ کا ترجمہ کیا ہے وہ دراصل الفاظ
سے پطرس کا پہلا خط ۱ باب ۱۰ و ۱۱ سے بھی یہہ بات ظاہر ہوتی ہے — کیونکہ پیشین گوئیان اونکی
عبارت اور الفاظ مین تعبیر ہوا کرتی تہین جو روح قدس اونکو تعلیم کیا کرتے تہے خود نبیون کے
کلام کی عبارت کو اگر کوئی غور سے ملاحظہ کرے تو اوسکو جگہ جگہ سے یہہ بات ثابت ہو جاوے کہ کلام جو
اونہین الفاظ سے تعبیر ہوئے جنکو خدا نے اونپر ظاہر کیا اسی سبب سے کل بیبل کلام اللہ کہا گیا ہے
۲۷ فقرہ اسی مین ہے سرابیل تقیکم الحر کرتے جو بچاوین تمکو گرمی سے حالانکہ وہ تو
سردی سے بھی بچاتے ہین پس تقیکم الحر و البرد کہنا چاہئے تہا ج یہہ آیت یون ہے
واللہ جعل لکم مما خلق ظلالا وجعل لکم من الجبال اکنانا وجعل لکم سرابیل
تقیکم الحر یعنے اللہ نے بنائی ہے تمہارے لئے اون چیزون مین سے جو پیدا کی ہین سایہ یعنی
درختون کا اور مکان کا سایہ اور ڈیرے خیمہ سائبان وغیرہ یعنے اگر کہین سایہ دکھائی
نہ دیتا تو البتہ آدمی جل جاتے اور بنائے تمہارے لئے پہاڑون مین چھپنے کے مقام
یعنی پہاڑون کی کہوئین کہ تمہین دہوپ کے وقت یا دشمن کے خوف سے چھپ سکتے
ہو اور بنائی تمہارے لئے ایسے کرتے جو تمکو گرمی سے بچائین عرب مین چونکہ گرمی کی نہایت
شدت ہے اور ایسے کپڑے اور جگہ کی جولون سے بچائے نہایت ضرورت ہے اس
واسطے یہہ چیزین جو گرمی کے موسم مین درکار ہین

ارشاد فرماتین یہہ ضرور نہین کہ کل نعمتون کا ایک ہی آیت مین شمار ہو وان تعدوا
نعمۃ اللہ لاتحصوھا یعنے اگر شمار کروگے خدا کی نعمت کا تو نہ گن سکوگے اور اسی
سورہ کے اول مین سردی کا سامان بہی مذکور ہے والانعام خلقہا لکم فیہا دفء
ومنافع ومنہا یعنے چارپایون کو پیدا کیا کہ جنمین تمہارے لئے گرم پوشاک ہے چنانچہ
پشم اور کہال اونکے پہننے کے کام آتی ہے اور بہت سے فایدے ہین مثلاً ناخن اور
دانت وغیرہ بہت سی چیزین چارپایون کی دوا وغیرہ مین مستعمل ہے اور بعض چارپایونکو کہاتے بہی ہین
۲۸ فقرہ بنی اسرائیل مین ہے مسجد الاقصے الذی بارکنا حولہ یعنی
مسجد اقصے تک یعنی یروشالم کی ہیکل تک جسکے اردگرد ہمنے برکت دی ہے یہہ بہی غلط
ہے کیونکہ اوسکے اندر برکت تہی نہ کہ وادی یہوشفاط جہان قیامت ہوگی اور بیت اللحم
جہان حضرت عیسٰے پیدا ہوئے ہین یہہ سب اوسکے باہر ہین علاوہ اسکے اور
زرخیزی زراعت اور روانی آب اور پیدایش میوہ جات وغیرہ کے یہہ سب مسجد اقصے
کے باہر ہے پہر یہہ کہ وہ خود جب مسجد ٹہیری تو اب اوسکی برکت اورون کو پہونچنی چاہیئے
تہا نہین توریت مین اسی ملک کی بابت لکہا ہے کہ وہان دودہ اور شہد بہتے ہین (خروج باب ۳)
جسکے اردگرد برکت ہو اوسکے اندر کی برکت کب محتاج بیان ہے۔

فقرہ ۲۹ سورہ کہف مین ہے فلما بلغا مجمع بینہما نسیا حوتہما فاتخذ سبیلہ یعنی جب
پہونچے دریا کے ملاپ پر دونون بہول گئے مچہلی اپنی یہہ بالکل غلط ہے کیونکہ
ایک شخص بہولا تہا نہ دونون اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ خود یوشع نے کہا ہے انی
نسیت الحوت الخ دوسرے نے ہی یاد نہ دلایا ہی دونون کا بہولنا ہے یہہ آیت
تو دونون کے حال کی خبر ہے جیسا کہ دو مسافر کہین جاتے ہون اور کوئی چیز اپنی چہوڑ
جائین تو خبر دہندہ یہی کہتا ہے کہ وہ دونون مسافر اپنی چیز بہول گئے علی الخصوص جب
مخبر کو یہہ ہی معلوم ہو کہ دونون کی چیز تہی ورنہ ظاہر ہی بے دریافت کئے ہی کہا جاتا ہے

کہ وہ دونون فلان چیز چہوڑ گئے اگرچہ وہ ایک ہی شخص کی ہو اور یہان تو ظاہر
ہے کہ وہ پچہلی دونون کی غذا تہی ہو بہ نسبت ہوتے علیہ السلام نے طلب فرمائی اور دوسری
آیت مین حکایت قول یوشع علیہ السلام کی ہے اس نظر سے کہ اون کی تحویل
مین تہی اسواسطے انہون نے کہا کہ مین چہوڑ آیا مچہلی کو پس چونکہ آیت اول نظر بملکیت
ارشاد ہوئی ہے اور آیت ثانی نظر تحویل دارئی ایک شخص کی ❊

سہو فقرہ ٥ سورۂ مریم مین ہے فلا تخرجنکما فتشقے غلط ہے فتشقیا کہنا چاہئے
تہا کیونکہ دو کی نسبت خطاب ہے یہان تثنیہ کی جگہ محمد صاحب نے لفظ واحد غلط بولا ہے

ہر ج یہہ آیت سورۂ مریم مین نہین ہے سورۂ طہٰ مین ہے اور ابتدا اسکی یون ہے

فقلنا یا آدم ان ھذا عدو لک و لزوجک فلا یخرجنکما من الجنۃ فتشقی

یعنی پس کہا ہمنے اے آدم تحقیق یہہ شیطان دشمن تیرا ہے اور تیری جورو کا ہے پس
نکال دے تم دونون کو بہشت سے پس تو محنت پائیگا اس آیت مین تمام خطاب
اول سے آدم علیہ السلام کو ہے اور اوسکے بعد آیات مین بہی خطاب اوہنین سے ہے
پس جو کچہ ثمرہ اور اثر شیطان کی عداوت سے بہم پہونچا وہ بہی آدم علیہ السلام کے حق مین
ضرر اسم تہا حوا علیہ السلام اونکی شامل تہین اور اونکی تکلیف بہی آدم علیہ السلام ہی کی
تکلیف تہی اور ضمیر تثنیہ جو اس آیت مین یا اور کسی صورت کی اسی کلام مین واقع ہو وہ ضمیر
حاضر کہلائی گئی نہ ضمیر مخاطب اسواسطے صرفی اور نحوی کتابون مین ان ضمائر کو ضمائر حاضر بہی
لکہا ہے ہان اوسوقت مین جب دونون کو قصداً خطاب کرین تو ضمیر مخاطب ہو سکتی ہے
اور چونکہ اس آیت مین خطاب تو بطور ندا آدم علیہ السلام سے ہے اور حوا شامل تہین اخراج مین
اسواسطے وہ ضمیر تثنی کی ارشاد ہوئی ہے اور باقی سب ضمائر مفرد مذکر کی مین کیا اردو مین
ایسا نہین کہتے ہین کہ اے شخص فلان آدمی تیرا اور تیری جورو کا دشمن ہے ایسا ہو کہ تم دونو
کو گہر سے نکال دے تو اوسوقت تجہکو بڑی محنت پڑیگی تمام اردو خوانون سے پوچہنا چاہئے

کہ یہہ جملہ درست ہے یا نہیں ؟

۱۳۱ فقرہ سورۂ حج میں ہے او ما ملکت ایمانہم یہہ عبارت غلط ہے او من ملکت
ایمانہم ہونا چاہئے تھا کیونکہ ما غیر ذوی العقول کے لئے ہے الخ یہہ آیت بھی سورۂ حج میں نہیں
ہے بلکہ سورۂ المومنون میں ہے حق سبحانہ مومنین کی عفت کی تعریف فرماتا ہے والذین ھم
لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین
یعنی مومن وہ ہیں جو اپنی شرمگاہوں کے نگاہبان ہیں مگر اپنے جوروں پر یا ودسیر جنکے مالک
ہیں پس اس صورت میں انکو کچھ ملامت نہیں صراح اللغت میں لکھا ہے وما بمعنی من لغیرہ ما سانی
بمعنی من کے بھی آتا ہے اور شرح جامی میں بھی لکھا ہے وما بمعنی الذی فیما لا یعقل
غالباً نحو عرفت ما عرفتہ وما فیما یعقل یعنی ما بمعنی الذی غیر ذوی العقول
میں اکثر آتا ہے جیسے عرفت ما عرفتہ یعنی پہچانا میں نے اوس چیز کو جسکو پہچانا اور آیا
ہے واسطے ذوی العقول کے بھی اور اس آیت میں یا اور ان آیات میں جو لفظ ما ارشاد
ہوا ہے یہہ عین بلاغت ہے تاکہ زن آزاد کا شرف ظاہر ہو کہ وہ بڑا ہے اور لونڈی ما تحصل ہے
یعنی کی چیز ہے کہ جسے چاہیں دے ڈالیں کیا اردو میں نہیں کہتے ہیں کہ فلاں شخص ایک چیز
ہے یا فلانا آدمی جانور ہے یا دیوا ہے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں انکیا دریشت ہوت

(دیکھو اباب ۵)

۱۳۲ فقرہ سورۂ نور میں ہے فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم یعنی جب تم گھروں
میں داخل ہو تو اپنے نفسوں پر سلام کرو غلط ہے یوں چاہئے تھا فسلموا علی اھلکم وعیالکم
سلام کرو اپنے اہل وعیال پر ج عرب میں اہل وعیال کو جو بمنزلہ اپنے ذات کے ہیں انفس بھی لکھتے ہیں
اور یہاں بھی لفظ مناسب تھا اس سے یہہ قاعدہ پیدا ہوا ہے کہ جو اپنے اہل وعیال ہیں سکے
بمنزلہ اپنی ذات کے ہیں مثلاً اگر اہل وعیال کافر ہوں تو انپر سلام کرنا درست نہو گا علاوہ اسکے
چونکہ جواب سلام کا واجب ہے پس ہر صورت سلام کرنے اور جواب پانیکے گویا اپنے نفس پر بھی سلام
کرنا ہوا اور لفظ نفس بمعنی ذات او رجان کے آیا ہے اور اسیکے مطابق فارسی میں بھی کہتے ہیں

جان بابا اور جان برادر اور اردو میں بھی کہتے ہیں میری جان ہماری جان بس اہل و عیال
کو ہر زبان میں جان اور نفس اور جی کر کے تعبیر کرتے ہیں —

۳۳ فقرہ سورہ فرقان میں ہے لنحیی به بلدۃ میتا غلط ہے لفظ میتا کی جگہ
میتا بولنا چاہیے تھا ج صراح میں لکھا ہے ثم تخفف فیقال میت ویستوی
فیه المذکر و المونث یعنی لفظ میت مشدد الیا تخفیف کیا جاتا ہے یعنے ایک
یائے تحتانی ساکنہ کے ساتھ بولا جاتا ہے اور اسی لفظ میں مذکر اور مونث یکساں ہیں یعنی
رجل میت اور امراۃ میت دونوں بولتے ہیں *

۳۴ فقرہ سورہ احزاب میں ہے الا ذخیرۃ من ربک یہہ استثنائے منقطع ہے
غیر فصیح لوگ بولا کرتے ہیں ج یہہ دعوے بے دلیل ہے کسی نحو کی کتاب میں نہیں بلکہ
استثنائے منقطع ہر زبان میں اوس محل اور موقع میں بولا جاتا ہے جہاں کوئی امر خلاف
توقع ظہور میں آئے شرح جامی میں استثنا کی تحت میں او منقطعا فی الاکثر
کے بیان میں یوں لکھا ہے او منقطعا ای المستثنی منصوب وجوبا ان
کان منقطعا بعد الا نحو ما فی الدار الا حمارا فی الاکثر ای اکثر اللغات
وھی لغات اھل الحجاز فانھم قبائل کثیرون او فی مذھب
اکثر النحاۃ فان اکثرھم ذھبوا الی اللغۃ الحجازیۃ فالمنقطع
منصوب عندھم اذ لا یتصور فیه الابدال الغلط و
ھو لا یصدر الا بطریق السھو و الغفلۃ و المستثنی المنقطع
انما یصدر بطریق الرویۃ و الفطانۃ یعنے مستثنے منصوب ہے
وجوبا یعنے نصب مستثنے کا واجب ہے جب وہ منقطع ہو بعد الا کی یعنے مستثنے منہ سے
نکالا ہوا نہو جیسے ما فی الدار الا حمارا یعنے گھر میں کوئی نہیں ہے مگر گدہا پس
اس مثال میں لفظ حمار کو جو بعد الا کی مستثنے منقطع واقع ہوا ہے منصوب پڑہنا

واجب ہے اکثر لغات مین اور وہ لغات اکثر اہل حجاز کے لغات مین ہین یعنے اونکے محاورہ
مین اسواسطے کہ وہ بہت سے قبیلے ہین یا اکثر نحویون کے مذہب مین اسواسطے
کہ اکثر نحوی اہل حجاز کے لغت کی طرف سے آئے ہین یعنی قواعد نحو کے اون کے محاورہ کے
موافق لکھے ہین پس مستثنے منقطع اون نحویون کے نزدیک جو اہل حجاز کے لغت کو
مانتے ہین منصوب ہوتا ہے اور وجہ منصوب ہونے کی یہہ تھی ہے کہ درحالت مرفوع
ہونے کے نہ تصور کیا جائے گا اوسمین مگر بدل غلط اور بدل غلط تابع ہوتا ہے اپنے مبدل
منہ کا اعراب مین پس اگر مستثنے منقطع کو جو بعد الّا کے واقع ہے ایک اعراب خاص قرار
نہ دین تو بدل غلط کا دہوکا ہوگا اور بدل غلط نہین بولاجاتا مگر سہو اور غفلت کی راہ
سے اور مستثنے منقطع بولاجاتا ہے فکر اور زیرکی کی راہ سے انتہے اس عبارت سے
جامی کی ظاہر ہوا کہ مستثنے منقطع دانا اور زیرک لوگون کا کلام ہے اور بہت سے قبائل
حجاز کے اور اکثر نحویون نے اسکو اختیار کیا ہے اور اسواسطے کہ بدل غلط سے دہوکا
نہ پڑے اسکے واسطے اعراب نصب کا واجب جانا ہے پس شاید پادری صاحب
کو بدل غلط کا دہوکا ہوا ہے جو یہہ کہا ہے کہ غیر فصیح لوگ بولا کرتے ہین اور اس آیت
مین تو لفظ رحمتہ جو بعد الّا کے واقع ہے وہ منصوب ہے کسیطرح بدل غلط کا دہوکا
نہین ہوسکتا پس استثنا منقطع ایسے ایسے مقام محل کے لئے قرار پایا ہے پہر شرح جامی
مین لکہا ہے واما بنو تمیم فقد قسموا المنقطع الی قسمین احدھما ما
یکون فیہ اسم یصح حذفہ نحو ماجاءنی القوم الا حمارا فیھما
یجوزون البدل وثانیھما مالا یکون قبلہ اسم یصح حذفہ فھم
ھھنا لوافقون الحجازیون نے ایجاب نصبہ کقولہ تعالی لا عاصم الیوم
من امر اللہ الا من رحم ای من رحمتہ اللہ و من رحمتہ اللہ
فھو المرحوم المعصوم فلا یکون داخلا فی العاصم فیکون منقطعا

یعنے بنو تمیم نے مستثنے منقطع کو دو قسموں کی طرف تقسیم کیا ہے ایک وہ مستثنے کہ جسکے پہلے
ایسا اسم ہو کہ جسکا دور کرنا صحیح ہو جیسے ما جاءنی القوم حمارا یعنے نہ آئی میرے
یہان قوم مگر گدہا پس تجویز کرتے ہین وہ اسجگہ بدل کو بہی یعنی حمار کو جو منصوب ہے
موافق اعراب لفظ قوم کے جو مرفوع ہے بہی پڑہ سکتے ہین اور لفظ قوم کو دور بہی کر سکتے ہین
اور دوسری قسم مستثنے منقطع کے اون کے نزدیک وہ ہے کہ اوسکے ماقبل ایسا اسم نہو
کہ جس کا حذف جایز نہو پس ایسی صورت مین وہ اہل حجاز کے موافق ہین اور اوس
مستثنے کو نصب دینا واجب جانتے ہین جیسے قول خدا تعالے کا لا عاصم الیوم
من امر الله الا من رحم یعنے کوئی بچانے والا نہین ہے آج حکم خدا سے مگر وہ
شخص کہ جس پر خدا نے رحم کیا ہے وہ بچ جائیگا اور ظاہر ہے کہ وہ شخص خود بچانے والا
اپنا نہین ہے پس لفظ عاصم مین داخل نہین ہو سکتا اور عاصم کو دور بہی نہین کر سکتے کیونکہ
کہ معنی آیت کے بگڑ جائینگے علاوہ اسکے اسم لائے نفی جنس کا دور نہین ہو سکتا پس مابعد
الا کے جو جملہ ہے وہ قطعاً مستثنے منقطع ہوگا اگرچہ اس مقام کو طول ہو گیا مگر اس عبارت
سے دو فایدے نکلے ایک تو یہ کہ مستثنے منقطع کے بنو تمیم بہی قایل ہین دوسرے یہ کہ مستثنے
منقطع کی کیفیت اونکے بیان سے بخوبی ظاہر ہو گئی اور بطلان غلط کا دہوکا نہ رہا کہ مستثنے منقطع
ایسی جگہ بولا جاتا ہے جہان کچہ بہی سابق سے لگاؤ نہو اور یہ آیت تو اسطرح سے ہے کہ جسمین
مستثنے منہ بہی موجود ہے چنانچہ ولئن شئنا لنذهبن بالذی اوحینا الیک
ثم لا تجد لک به علینا وکیلا الا رحمة من ربک ان فضله کان
علیک کبیرا یعنے اگر چاہین ہم تو البتہ لیجائین اوس چیز کو جو وحی کی ہے
ہمنے تیری طرف پہر اوسوقت نہ پائیگا تو اپنے لئے اوس وحی جانے پر ہمارے اوپر کوئی
کفیل یا مانع مگر رحمت اپنے خدا کی تحقیق کہ فضل اوسکا تجہپر بڑا ہے پس کیا صاف معنے
اور کیا عمدہ کلام بلاغت نظام ہے اگر کوئی بادشاہ کسی وزیر سے کہے کہ ہم چاہین تو تجہسے

وزارت سے لین پہر کوئی تیرا وکیل اور کفیل وزارت کے نہ لینے پر نہوگا مگر وہی مہربانی
ہماری جو مانع سلب وزارت کی ہے البتہ ہماری مہربانی تجہہ پر بہت بڑی ہے اسوجہ
سے ہم تجہسے یہہ خدمت نہین لیتے پس ایسے مقام پر استثنا سے منقطع ایسے درست
اور مناسب ہے کیونکہ مہربانی بادشاہی وزیر کی اپنی تدبیرون مین سے نہین ہے اگر بادشاہ
مہربان نہو تو وزیر کیا کر سکتا ہے فقط

۵۳- فقرہ سورہ عنکبوت مین ہے **الف سنۃ الا خمسین عاماً** بالکل غلط
ہے یون بولا کرتے ہین **تسع مایۃ وخمسین عاماً** ج لفظ مایۃ کا ممیز مفرد مکسور
آتا ہے اور خمسین وغیرہ عقود کا ممیز منصوب مفرد ہوجاتا ہے پس اگر یون کہا جاتا کہ تسع
مایۃ وخمسین عاماً جیسا کہ پادری صاحب نے لکہا ہے تو ایک لفظ عام مکسور بعد مایۃ
کے مقدر سمجہا جائے ورنہ قاعدہ سے خلاف ہوتا ہے کسواسطے کہ لفظ عاماً منصوب دونون اسم
عدد کا ممیز نہین ہوسکتا علاوہ اس کے یہہ صورت مستثنے متصل کی ہے یعنے ہزار مین سے
پچاس برس کا استثنا فرمایا ہے اور استثنا متصل کو تو پادری صاحب مانتے ہین اور چونکہ
قران عرب کی زبان مین نازل ہوا ہے پس یہہ کیونکر ثابت ہوا کہ عرب اسطرح
نہین بولتے دعوے بے دلیل ہے اور پولس رسول فرماتے ہین کہ مین نے یہودیون
سے پانچ بار ایک کم چالیس کوڑے کہائے (۲ قرنتیون کا ۱۱ باب ۲۴)

۵۴- فقرہ عنکبوت مین ہے **انا مہلکوا اہل ہذہ القریۃ** غلط ہے **ہذہ**
کی جگہ **تلک** بولنا لازم تہا کیونکہ گانو دور تہا نہ قریب ج فرشتون کی نظر بہ بعید قریب ہے اور توریت میں ہے
کہ حضرت ابراہیم نے خدا سے عرض کی کہ شاید پچاس صادق اس شہر مین ہون (پیدایش ۱۸
باب ۲۴) یعنے شہر لوط مین اسکے سوا اگر وہ شہر حضرت ابراہیم کے مسکن سے قریب نہ
تہے تو حضرت ابراہیم نے وہین سے دہوان اوٹہتے کیسے دیکہ لیا (پیدایش ۱۹ باب ۲۸)

۵۵- فقرہ اسی مین ہے **اہل ہذہ القریۃ** یہہ بہی غلط ہے **تلک القری**

کہنا لازم تہا کیونکہ باعتقاد اہل اسلام وے چار گانون تہے ج حضرت عیسے علیہ السلام نے کفر ناحوم سے فرمایا کہ یہہ معجزے جو تجہہ مین دکہائے گئے اگر شہر سدوم مین دکہائے جاتے تو آج تک قایم رہتا (متی ۱۱ باب ۲۳) پس وہ شہر تو چار تہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایکہی قصبہ کا کیون نام لیا توریت مین لکہا ہے تب اون مردون نے لوط سے کہا کیا یہان تیرا اور کوئی ہے داماد یا بیٹے یا بیٹیان اور جو کوئی تیرا اس شہر مین ہے تو اوسے لیکر اس مقام سے نکل جا کیونکہ ہم اس مقام کو غارت کرتے ہین (پیدایش ۱۹ باب ۱۲ و ۱۳) پس حضرت لوط جس مقام سے نکلے وہ ایکہی گانون تہا نہ یہہ کہ چارون شہر

۳۴ فقرہ سورہ بقر مین ہے لن نصبر علی طعام واحد غلط ہے لن نصبر علی طعامین کہنا لازم تہا کیونکہ دو کہانے تہے لکھ ج اول قرنتیون کے ۱۰ باب ۳ مین ہے اور سبہون نے ایک ہی روحانی خوراک کہائی اتہی اور خروج کے ۱۶ باب ۳۵ مین ہے کہ بنی اسرائیل چالیس برس جب تک کہ وے بستی مین آئے من کہاتے رہے اتہے اور یشوع ۵ باب ۱۲ مین ہے اور جب اونہون نے اوس زمین کا پہل کہایا تو اوس دن سے من موقوف ہوا اتہی اور عبرانیون کے ۹ باب ۴ مین ہے اوسمین ایک سونے کا برتن من سے بہرا اور ہارون کا عصا جسمین شاخین پہوٹتی تہین اتہی اور سلوے تو چند روزہ خدا کی خفگی کی حالت مین ملا تہا جسکو کہا کر سب مر گئے مگر بنی اسرائیل کی پرورش صرف من سے چالیس برس خدا نے کی تہی اور وہی طعام واحد تہا چنانچہ گنتی ۱۱ باب ۵ و ۶ مین بنی اسرائیل کا قول یون منقول ہے کہ ہمکو وہ مچہلی یاد آتی ہے جو ہم مفت مصر مین کہاتے تہے اور وہ کہیرے اور خربوزے اور وہ گندنا اور وہ پیاز اور لہسن پر اب تو ہماری جان خشک ہو چلی یہان تو ہماری آنکہون کے سامنے کچہہ نہین مگر من اتہی پس پادری صاحب نے پہلے توریت مین تو دیکہہ لیا ہوتا تب قرآن

پر اعتراض کرتے آپ پادری صاحب کو بے وقوف بنا پڑا یا نہین پس آپ صاحبونکو
دوسری چیز یعنی سلوے کا تو ذکر ہی نکرنا چاہئے کیونکہ وہ تمہارے یہان خدا کے
غضب کا کہانا تہا جسے کہا کر لوگ مر گئے (گنتی ۱۱ باب ۳۱ سے ۳۴) تم اوسی ایک طعام
پر رہو جو حلوا ہے نہ زہر ملا ہوا سلوی ۞

ہدایت المسلمین فی فصل قرآن کی اون آیتون کے بیان مین جو اسمین مختلف ہین

اسکے جواب کی بہی کچہ حاجت نہ تہی آیات ناسخ و منسوخ ہر کتاب الہی مین ہوتے ہین انجیل
وغیرہ تو اسسے بہری ہوئی ہین کہ مسیح نے ایک جگہ کہا میری گواہی سچ ہے دوسری جگہ کہا
میری گواہی سچ نہین دیکہو یوحنا ۵ باب ۳۱ و ۸ باب ۱۴ - اور ایک جگہ کہا کہ اسباب سفر
ساتھ لو دوسری جگہ کہا نہ لو دیکہو لوقا ۹ باب ۳ و ۱۰ باب ۴ و ۲۲ باب ۳۵ - ۳۶ اور
متی ۵ باب ۱۶ مین ہے کہ تمہاری روشنی آدمیون کے سامنے چمکے تا کہ وہ تمہارے
نیک کامون کو دیکہین انتہے پہر متی ۶ باب ۱ - مین ہے خبردار تم اپنے نیک کامون کو
لوگون کے سامنے دکہانیکے لئے نکرو نہین تو تمہارے باپ سے جو آسمان پر ہے
اجر نہ ملیگا انتہے اگرچہ یہان صرف ریاکاری سے منع فرمایا ہے اور دوسرون کی ترغیب
اور ہدایت کے واسطے نیک کام کا ظاہر کرنا کچہ عیب نہین ہے لیکن اگر عماد الدین مین عقل
ہوتی تو قرآن مین بہی اسیطرحکے اختلافون کا سبب پہچان لیتے اور جاہلانہ اعتراض نہ کرتے تعجب ہے
تارن صاحب فرماتے ہین کہ مطلقہ عورت کے نکاح کا حکم جو توریت مین لکہا ہے وہ ہمارے
خداوند مسیح کے اس حکم (متی ۱۹ باب ۹) سے منسوخ ہو گیا اور آیندہ کے لئے ہمیشہ یہی حکم رہیگا
انتہے اب پادری عماد الدین نے جو قرآن کی آیتون کا اختلاف لکہا ہے اوسکے
ابطال پر غور کرنا چاہئے —

پہلا اختلاف سورہ بقر مین ہے **ذلک الکتاب لا ریب فیہ** اس قرآن

مین کسیطرح کا شک نہین پہر کہا **وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا** اگر
تمکو قران کی نسبت کچھ شک ہے پس پہلے لفظ سے استغراق نفی شک کی ہے دوسری مین
وجود شک ثابت کیا الخ ج پہلی آیت کی تفسیر یہہ ہے کہ قران مین اگر غور کرو تو
کوئی وجہ شک کرنے کی نہین ہے اور دوسری جگہ فرمایا کہ لیکن اگر تمکو کچھ شک ہے تو مثل
اسکے بنا لاؤ غرض یہہ ہے کہ اہل فہم کو اسمین شک کرنیکا محل نہین ہے لیکن بے وقوفون
کو اگر کسیطرح کا شک ہے تو تو مثل اسکے بنا لاوین پس اسمین اختلاف کیا پایا گیا اختلاف
تو یہہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جبتک آسمان اور زمین
ٹل نہ جاوین ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا (متی ۵ باب ۱۸) اور عبرانیونکے
۷ باب ۱۸ مین ہے پس اگلا حکم اسلئے کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اوٹھ گیا انتہے

۲ **خلاف** بقر مین ہے **لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ** خدا اون کافرون سے قیامت
کے دن بات نہ کریگا پہر کہا **فو ربک لنسئلنہم اجمعین عما کانوا یعملون** اے
محمد تیرے رب کی قسم ہے مین خدا اون سب کافرون سے جو کچھ اونہون نے
کیا ہے پوچہونگا پس ایک آیت ان دو مین سے باطل ہے ج مطلب یہہ ہے
کہ مہربانی سے بات نہ کرونگا ؛

۳ **خلاف** آل عمران مین ہے **کتاب احکمت آیاتہ** اس قران کی ساری
آیتین محکم ہین یعنی کہلا کہلی اپنے مطلب پر دلالت کرتی ہین دوسری جگہ کہتا ہے کہ **منہ
آیات محکمات و اخر متشابہات** کچھ آیتین اس قران مین محکم ہین اور
کچھ متشابہ یعنی کچھ کہلا کہلی اور کچھ گول گول پس ایک آیت باطل ہے ج پادری
عماد الدین صاحب اپنے تحقیق الایمان مطبوعہ سنہ ۱۸۶۶ صفحہ ۳ مین لکہتے ہین کہ عبارات
متشابہات پر جو جانبین کی کتابون مین موجود ہین اعتراض نہ کیا جائیگا انتہے اور یہان
متشابہات پر اعتراض ہے بہلا ایسے شخص کو کوئی کیا جواب دے سکتا ہے اور

جسطرح قران مین محکمات اور متشابہات ہین اسیطرح توریت و انجیل مین بہی ہین
یہہ ایسی بات ہے جیسے حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ میرا جوا ملایم اور میرا بوجہہ ہلکا ہے (متی
۱۱ باب ۳۰) اور پہر فرمایا کہ جو صلیب اوٹہا کر میری پیروی نہین کرتا میرے لایق نہین ہے
(متی ۱۰ باب ۳۸) صلیب اوٹہانیسے مراد اپنی زندگی سے ہاتہہ دہونا یا زندگی سے
نا امید ہونا یعنے ایک جگہ اپنے پیرونکو کمال آسانی کا وعدہ فرمایا اور دوسری جگہ ایسی
سخت مصیبتون سے ڈرایا کہ جس سے زیادہ ممکن نہین اب اگر ہم بہی کہدون کہ
پس ایک آیت باطل ہے تو پادری صاحب مین اور مجہہ مین فرق کیا باقی رہیگا ✦
سہم خلاف اسمین ہے انی متوفیک و رافعک الیّ اے عیسے مین تجہے
مارونگا اور اپنی طرف اوٹہالونگا پہر کہتا ہے ما قتلوہ وما صلبوہ و لکن شبہ لہم
عیسے کو نہ مارا اور نہ اوسے سولی دی مگر اونکو شبہہ پڑگیا - بعض ملّانے کہتے ہین کہ لفظ
متوفیک وفات سے مشتق نہین ہے یہہ غلط اور بیجا ہے ضرور وفات سے مشتق ہے تفسیر [illegible] دیکہو شرح معالم التنزیل مین
لکہا ہے کہ متوفیک کے معنی قابضک کے ہین یعنے اے عیسے مین تجہکو
قبض کرنے والا اور اوٹہانے والا ہون اپنی طرف بغیر موت تیری کے دلیل اسکی
یہہ قول الٰہی ہے فلما توفیتنی الٰہ اسماء و انا اخرے اور حضرت ربیع بن انس
فرماتے ہین کہ متوفیک کے معنی یہان پر منیمک کے ہین یعنی سلاونگا مین تجہے
اے عیسے اور اوٹہالونگا تجہکو اپنی طرف جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہے وہو الذی
یتوفیکم باللیل وہی اللہ ہے جو سلاتا ہے تمکو راتمین اور تفسیر رحمانی مین ہے
انی متوفیک اے اخذ بکلیتک ولا ادع لک شہوۃ طعام ولا شراب
لیحتاج الی مساکنۃ الارض یعنے پکڑنے والا ہون مین تجہکو سب طرح سے
اور نہ چہوڑونگا واسطے تیرے خواہش طعام کی اور نہ پانی کی تاکہ محتاج ہووے
تو طرف رہنے زمین کے اور اسیطرح تفسیر حسینی مین ہے اسکے سوا علمانے عماد الدین

کا کیا لیا ہے جو اونکو بھی اسجگہ ملانے کہنے سے چوکے ۔

۵ خلاف اسمین ہے بیدک الخیر انہ خدا تیرے ہاتھ مین بھلائی ہے حالانکہ دوسری جگہ مین لکھا ہے کہ اوسکی طرف سے بدی بھی آتی ہے الخ متی مین ہے (۲۷ باب ۴۴) دو چور حضرت عیسیٰ کو صلیب پر برا کہتے تھے اور لوقا مین ہے (۲۳ باب ۳۹) ایک چور برا کہتا تھا اور ایک چور بھلا کہتا تھا جو اس اختلاف کے رفع کرنے مین کوشش کیجائے کیا اون دو ضدون بھلائی اور برائی کے جمع کرنے مین نہین ہوسکتی ہے یسعیاہ ۴۵ باب مین ہے مین ہی روشنی بناتا ہون اور تاریکی پیدا کرتا ہون مین ہی خداوند ان سبھونکا بنانے والا ہون انتہے اور خط یعقوب ۱ باب ۱۳ مین ہے کہ خدا کسیکو بدی سے نہین آزماتا انتہی اور وہان قران مین سبب نزول آیت وعدہ فتح اقالیم ہے اس جہت سے صرف بھلائی کا ذکر حسب اقتضائے مقام ہے ۔

۶ خلاف اسمین ہے سارعوا الے مغفرۃ من ربکم یعنی جلدی کرو تم اپنے خدا کی نجات کیطرف پھر محمد صاحب کہتے العجلۃ من الشیطان والتانی من الرحمن یعنے جلدی شیطان کی طرف سے ہے اور سستی خدا کی طرف سے الخ اب آیت کے عوض حدیث یہان داخل کی گئی حالانکہ اور مقامون مین آپ بار بار حدیث کا انکار کیا کرتے ہین حضرت سلامت اول تو اس حدیث ہی کی صحت اور غیر صحت کو آپ نے کسی طالب علم سے دریافت کرلیا ہوتا مشکوۃ شریف کی جلد ۲ مین اسی حدیث کے بعد لکھا ہے کہ قال الترمذی ھذا حدیث غریب و قد تکلم بعض اھل الحدیث فی عبد المہیمن بن عباس الراوی من قبل حفظہ یعنے ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق گفتگو کی ہے بعض محدثین نے بیچ حق عبد المہیمن بن عباس الراوی اس

حدیث کے حافظ ہیں کہ اسمیں علاوہ اسکے سرعت اور عجلت میں جو فرق ہے پادری
صاحب اوسے مطلق نہ سمجھے غیاث اللغات میں لکھا ہے سرعت شتافتن کردن بکار
در اول وقت وآن محمود است۔ عجلت شتاب کردن پیش از وقت وآن مذموم
است اور تانی کے معنی بھی سستی نہیں ہیں غیاث اللغات میں دیکھو لو تانی ماخوذ است
از انا بکسر اول بمعنی درنگ و دیر اور منتہی الارب میں تانی کے معنے ہیں درنگ کردن
و انتظار نمودن اور مطلب اوس آیت کا تو صاف ظاہر ہے کہ جلدی کرو تم طرف مغفرت
کے پس مغفرت کے لفظ کی تخصیص اس لئے کی گئی کہ اس قسم کے نیک کاموں کے سوا
اور کسی کام میں جلدی بجا ہے کیونکہ حدیث میں لفظ عجلت کے بعد کسی کام کا ذکر نہیں آیا
یعنی نہیں فرمایا کہ مغفرت یا اور کسی نیک کام کے واسطے جلدی شیطان کی طرف سے ہے
کے خلاف اسمیں سے ومن یغلل یات بما غل جسنے چوری کی قیامت کے
دن چوری کی ہوئی چیز لیکر آویگا پھر کہتا ہے ولقد جئتمونا فرادیٰ کما خلقناکم
اول مرۃ اور آؤ گے تم اکیلے جیسے ہمنے پہلی دفعہ تمہیں پیدا کیا الخ اول
تو پہلی آیت کے یہ معنی نہیں جو پادری عماد الدین نے لکھے ہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ اوسکے
ساتھ گناہ اوس چیز کے جسکو چرایا ہے اور قطع نظر اسکے مطلب صاف تو یہ ہے کہ سوا
اوس فضل کے اپنے حامی اور مددگاروں سے جنہیں دنیا میں خود جانتا تھا بالکل علیحدہ
ہو کر تنہا حاضر ہوگا یعنی بھائیوں کے ساتھ اور رفیقوں سے جدا حاضر ہونا پڑیگا صرف [illegible]
عمل میں ہوگی اور کوئی پادری اوس وقت عماد الدین کو بچائیگا بھی نہیں نفسی نفسی کا عالم
ہوگا نعوذ باللہ تشبیہ اسکی تاویل یوں سمجھنا چاہئے کہ حضرت عیسیٰ جب آسمان پر جانے
لگے تو دو سفید پوشوں نے کہا جسطرح تم آسمان کو جاتے دیکھتے ہو اسیطرح پھر آویگا
(اعمال ۱ باب) حالانکہ اوس وقت حضرت عیسیٰ تنہا تھے (اور اول تسلونیقیوں کے ۴
باب میں لکھا ہے کہ خداوند آپ دھوم سے مقرب فرشتہ کی آواز کے ساتھ خدا کا

نرسنگا پھونکتے ہوئے آسمان پر سے اوتریگا انتہی بس ان دونون آیتون کا اختلاف
تو آسانی سے رفع ہوگیا اب تخیلی دونون آیتون کا اختلاف رفع کرنا عمادالدین وغیرہ کے ذمہ ہے

خلاف نسا مین ہے **فانکحوھن باذن اھلھن واتوھن اجورھن**

یعنے اگر پکڑی ہوئی عورتون سے نکاح کرو تو اونکے مالکون سے جنکے قبضہ مین ہو چکین
نکاح کرو اور اونکا مہر اون عورتون کو دو مگر محمد صاحب نے قران مین یہہ حکم تو لکھدیا مگر
روپیہ مہر کا اپنی شریعت مین اونکے مالکون کو دلوایا پس یا تو شریعت کا دستور یا قران کی
یہہ آیت باطل ہے الخ **ج** اس آیت مین اجورھن کے بعد لفظ باذن اھلھن
بسبب تقدم ذکر کے حذف کیا گیا ہے جیسا کہ بیضاوی مین لکہا ہے پس معنی یہہ ہین
کہ دو تم مہر اونکو ساتھہ مالکون اونکے کے یا یہہ کہ واتوھن مین مضاف محذوف
ہے تقدیر اسکی یون ہے واتوا مالکھن یعنے دو تم اونکے مالکونکو مہر اون کے کیونکہ
ایسی عورتون کا مہر واسطے مالک کے ہوتا ہے اسلئے کہ وہ اوسکے حق کا بدلہ ہے اور
اور مدارک مین لکہا ہے کہ چونکہ اپنی عورتین اور انکے مال سب مالک اونکی ملک ہین پس
اونکو مہر دینا گویا خود اون کے مالکونکو دینا ہے ؁

خلاف اسمین ہے **ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک**
لمن یشاء خدا شرک کرنے والے کو نہین بخشیگا شرک کے سوا اور گناہ بخش
سکتا ہے اگر چاہے پھر کہا ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لھم جنہون
نے کفر کیا اور ظلم کیا اونکو خدا کبھی نہ بخشیگا الخ **ج** دوسری آیت مین ظلموا کے
معنے شرک کے ہین جیسا کہ سورہ لقمان مین ہے ان الشرک لظلم عظیم اور
کفروا تاکید کے لئے فرمایا کہ دونون متحد ہین جیسا کہ معالم التنزیل مین ہے اور تفسیر
عباس مین لکہا ہے ان الذین کفروا بمحمد والقران وظلموا انفسہم الذین
اشرکوا باللہ یعنی جنہون نے کفر کیا ساتھہ محمد اور قران کے اور شرک کیا ساتھہ اللہ کے

ہے اونکو خدا کبھی نہ بخشیگا *

۱۰ اختلاف اسمین ہے ان کید الشیطان کان ضعیفا شیطان کا مکر وفریب ناطاقت اور ضعیف ہے پہر کہا ان کیدکن عظیم اے عورتو تمہارا مکر بہت بڑا ہے پس بقول محمد صاحب عورتین شیطان سے زیادہ ہوئین حالانکہ یہہ باطل ہے الخ **ج** ان کیدکن عظیم قول عزیز قرآن مین منقول ہے اوسکی واسطے عورتونکا مکر بڑا ہونا کیا تعجب ہے مگر خدا کے حضور شیطان کا مکر بہی ضعیف ہے اسکے سوا شیطان اپنی مکاری مین مشہور ہے ہر شخص اوسے اچہی طرح پہچانے ہوئے ہے مگر عورتین تو غمخوار بنکر فریب دیتی ہین انکے مکر فریب کا پہچاننا دانشمندون سے بہی امکان سے باہر ہے *

۱۱ اختلاف اسمین ہے قل کل من عند اللہ ہر بات خدا کی طرف سے ہے پہر کہا ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک جو بہلائی آتی ہے وہ خدا کی طرف سے ہے اور جو برائی آتی ہے وہ تیری طرف سے ہے ان دونون آیتون مین ایک ضرور ہی باطل ہے **ج** معالم مین لکہا ہے کہ آیت ما اصابک پہلے آیت کے ساتھ متصل ہے صرف اتنا ہی فرق ہے کہ بعد یفقہون حدیثا کے لفظ یقولون کا مضمر ہے تقدیر اسکی یون ہے قل کل من عند اللہ فمال ھولاء القوم لا یکادون یفقہون حدیثا یقولون ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک یعنے کہہ اے محمد ہر بات خدا کی طرف سے ہے پس کیا ہی اس قوم کو کہ نہین سمجہتے بات اور ناسمجہی سے کہتے ہین جو بہلائی آتی ہے وہ خدا کی طرف سے ہے اور جو برائی آتی ہے وہ تیری طرف سے ہے اور اگر دوسری آیت کو پہلی آیت کے متصل نہ مانین تب بہی کچہ اختلاف نہین ہے اور معنی یہہ ہونگے کہ جو بہلائی آتی ہے

تجھکو وہ خدا کیطرف سے فضل و احسان ہے اور جو برا ہے تجھکو وہ تیری
برائی کے سبب سے عذاب ہے تیرے لئے هکذا فی التبیان وغیرہ ۞
۲ اختلاف مائدہ مین ہے فان جاؤک فاحکم بینهم او اعرض عنهم
جب تیرے پاس لوگ جھگڑا لیکر آوین تجھے اختیار ہے خواہ اونکے درمیان حکم کر
یا اون سے منہہ پھیرلے پھر کہا فاحکم بینهم بما انزل الله حکم کیا کر اونکے درمیان
جیسے خدا نے تجھپر نازل کیا پہلے آیت مین اختیار ہے چاہے حکم کرے چاہے نکرے
دوسری مین تاکیدی حکم ہے کہ کرے ج یہہ دونون آیتین یہود کے حق مین اوتری
ہین اور دوسری آیت سے یہہ مراد نہین کہ آنحضرت ضروری اون کے
درمیان حکم کرین بلکہ مطلب یہہ ہے کہ اگر حکم کرین تو بموجب قرآن شریف
کے کرین نہ یہہ کہ اونکی خواہش کے مطابق ۞
۳ اختلاف ساتوین سیپارہ کے ع ۱۴ مین ہے ثم ردوا الی الله مولٰهم الحق پھر پہنچائے جاوینگے الله کی طرف جو اونکا سچا مولا ہے پھر سورہ محمد کے پہلے
رکوع مین ہے وان الکافرین لا مولی لهم خدا کافرونکا مولا نہین پہلی
آیت مین لکہا تہا کہ وہ سب کا مولے ہے یعنے سب کافرون کا دوسری مین کہا کہ
وہ کافرون کا مولا نہین ج آیات مذکورہ کے ماقبل اور مابعد سے ظاہر ہے کہ پہلی
آیت مین مولا کے معنی مالک کے ہین اور دوسری مین ناصر کے جیسا کہ معالم اور
مدارک مین لکہا ہے اور عماد الدین جو پہلی آیت کا مطلب یہہ لکہتے ہین کہ وہ سب کا
مولے ہے یعنے سب کافرون کا اونتے یہہ اپنی بیوقوفی وہ ترجمہ آیات مین بہی ظاہر کرنے
لگے ہین ایسا ہی ہو سکتا ہے کہ سب کا مولے ہونیسے مراد صرف سب کافرون
کا مولے ہونا ثابت ہو نہ یہہ کہ مسلمانونکا بہی اور دوسری بیوقوفی عماد الدین نے
یہہ ظاہر کی کہ مولے کے لفظ کے ایک ہی معنی سمجھے وہ نہین جانتے کہ عربی فارسی وغیرہ مین

او فسقا اهل لغیر الله یعنی جو خدا کا حکم میرے پاس پہونچا ہے مین اوسمین کچھ حرام نہین
پاتا مگر مردہ یا سور کا گوشت کیونکہ وہ ناپاک ہے یا گناہ کی چیز یا وہ چیز کہ اللہ کے سوا کسی اور کے
نام اوسپر پکارا جاوے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قران کے مصنف کا حافظہ بھی درست
نہین ہے کیونکہ اس کتاب مین وہ شخص بہت سے امور مثل سود و مال یتیم و مال چوری
وغیرہ حرام کر چکا ہے پھر کہا ہے کہ ان چند چیزون کے سوا مجھے معلوم نہین کہ اور کبھی میرے
قران مین کچھ حرام ہو ج اعمال ۱۵ باب ۲۸ و ۲۹ مین ہے کہ روح القدس نے اور ہمنے
بہتر جانا کہ ان ضروری باتون کے سوا تمپر اور کچھ بوجھ نہ ڈالین کہ تم بتون کے چڑھاوے
اور لہو اور گلا گھونٹے اور حرامکاری سے پرہیز کرو انکے بیان سے ظاہر ہے کہ ان
ضروری باتون کے سوا عیسائیون پر اور کچھ فرض نہین ہے نہ سچ بولنا نہ مردہ جانور
سے پرہیز نہ وہ سارے احکام جو پہاڑی وعظ مین متی ۵ و ۶ و ۷ باب مین ہین اور
نہ وہ سب جو اول قرنتیون کے ۶ باب ۹ و ۱۰ آیت مین مرقوم ہین یعنے بت پرست اور زنا
کرنے والے اور عیاش اور لونڈے باز اور چور اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنے والے
اور ظالم اور جادوگر وغیرہ (مکاشفات ۲۲ باب ۱۵) اعمال ۱۵ باب ۲۸ و ۲۹ کے
بموجب ناراست نہین پس اگر یہہ کتابین عیسائی عقیدے کے بموجب الہامی ہین
تو الہام بھیجنے والے یا روح القدس نے اور بہت سا بوجھ عیسائیون پر ڈالا ہے
پھر کیون کہا کہ ان ضروری باتون یعنی بتونکے چڑھاوے اور لہو اور گلا گھونٹے و حرامکاری
سے پرہیز کے سوا تمپر اور کچھ بوجھ نہین ڈالا اب یا روح القدس کا حافظہ درست نہین
ہے یا عماد الدین کو خبط ہو گیا ہے ایک اور عجیب بات اس اعمال ۱۵ باب ۲۸ و ۲۹
مین غور کرنے کے لائق یہہ ہے کہ بتون کے چڑھاوے اور گلا گھونٹے اور لہو کے ساتھ
حرامکاری کے لفظ کا کیا موقع تھا اور اگر اسمین کچھ مضائقہ نہین تو مکاشفات
۲۲ باب ۱۵ اور اول قرنتیون کے ۶ باب ۹ و ۱۰ وغیرہ مین جہان حرامکاری وغیرہ

وغیرہ کا ذکر ہے لہو اور گلا گھونٹے وغیرہ کا ذکر کیوں نہیں کیا مگر یہی سبب صریح ظاہر ہے
کہ کتاب اعمال میں اوسجگہ صرف حلت وحرمت طعام کا بیان ہے اور مکاشفات وغیرہ
کے اون مقاموں میں دوسری قسم کی تعلیمات کا مذکور ہے اور گلا گھونٹے وغیرہ کے
ساتھہ حرامکاری کا شمول صرف سور کہانے والوں کی چالاکی ہے کیونکہ آیت مذکور
اسطرح پر ہے کہ تم بتوں کے چڑہاوے اور لہو اور گلا گھونٹے اور سور سے پرہیز کرو مگر
سور کی جگہ حرام کاری کا لفظ شامل کیا گیا اور نسمجہے کہ حرامکاری سے پرہیز کرنا کون
بہتر نہیں جانتا مگر سور اور گلا گھونٹا تو اکثر قوموں میں کہانا جایز جانتے ہیں اسلئے اوسکے
واسطے ممانعت ضروری تہی اور یہہ بہی خیال نہ کیا کہ عیسائیوں میں تکرار جسکے واسطے یہہ
حکم نافذ ہوا صرف شریعت کی باتوں میں تہی (دیکہو اعمال ۱۵ باب ۱ وغیرہ) پس حرام
کاری کس شریعت میں رائج ہوتی ہے جسکے واسطے گلا گھونٹے وغیرہ کے ساتھہ
منع کر دینے کی ضرورت ہوئی اسکے سوا اعمال ۱۵ باب ۲۰ و ۲۹ میں جو لکہا ہے اوسکے
بعد بہی اوس باب میں اور کچہ تعلیم کی گنجایش باقی نہیں رکہی گئی اور اسی سبب سے یہہ
کسی دوسری کتاب میں ہرگز اسکا ذکر نہیں ہوا لیکن حرام کاری کی ممانعت تو تمام
اجزا انجیل میں بکثرت موجود ہے اگر اعمال ۱۵ باب میں وہاں حرام کاری کا لفظ ہوتا تو اوسکے
بعد پہر مثل گلا گھونٹے وغیرہ کے کیوں یہہ تعلیم بہی تمام انجیل میں غیر ضروری سمجہی گئی ان سب
باتوں باتوں سے صریح ظاہر ہے کہ سور کے لفظ کی جگہ حرامکاری کا لفظ بدلا ہے چنانچہ ڈاکٹر
بنٹلی صاحب وغیرہ کی بہی یہی رائے ہے ٭

۱۷ اختلاف سورہ نجم کے ۲ رکوع میں ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخری
کوئی کسیکا بوجہہ نہ اوٹہاویگا سب اپنا اپنا بوجہہ اوٹہاوینگے سورہ عنکبوت میں ہے ولیحملن
اثقالھم و اثقالا مع اثقالھم ضرور اوٹہاوینگے اپنے بوجہہ اور اور بوجہہ
اپنے بوجہوں کے ساتہہ پہر سورہ نحل کے ۴ رکوع میں ہے لیحملوا اوزارھم

کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونہم بغیر علم یعنے اوٹھاوینگے اپنے پورے
بوجہہ قیامت کی دن اور اونکے بوجہہ جنکو بہکاتے تہے بے تحقیق پس دیکہو پہلے آیت مین
کہا اپنی کری اپنی بہرتی یہان کہتا ہے کہ دوسرونکے گناہ بہی اوٹہانے پڑینگے اسلیئے
ایک آیت باطل ہے انتہی ج اسکا مطلب یہہ ہے کہ کوئی شخص کسی دوسریکا بوجہہ
از روے حمایت و خواہش و اختیار تا امکان نہ اوٹہاویگا مگر خدا جسپر کوئی دوسرا بوجہ
لادے اوسے کیونکہ پہنک سکتا ہے کیا انجیل مین نہین لکہا ہے (متی ۲۳ باب ۱۵)
تاکہ اپنے سے زیادہ اوسے جہنم کا وارث بناوین انتہی یا یہہ کوئی دوسریکا بوجہہ نہ اوٹہاویگا
الا صرف یہود و نصاری پر مسلمانون کے گناہ لادے جاوینگے کیونکہ آیۃ ولیحملن اثقالہم
و اثقالا مع اثقالہم صرف یہود و نصاری سے متعلق ہے اور مصداق اس آیت کے
یہ حدیث مسلم بروایت ابو موسے اشعری کے ہے یجیٔ یوم القیمۃ ناس من المسلمین
بذنوب امثال الجبال یغفرہا اللہ لہم و یضعہا علی الیہود والنصارٰی
۷ اختلاف اعراف مین ہے فوسوس لہما الشیطٰن لیبدی لہما ما وری
عنہما من سواٰتہما آدم و حوا کے دلمین شیطان نے وسوسہ ڈالا تا اونکو ننگا کرے پہر سورہ بقر کے
۴ رکوع مین کہتا ہے فازلہما الشیطان عنہا فاخرجہما مما کانا فیہ بہکایا اونکو
شیطان نے پس نکلوا دیا اونکو بہشت مین سے ظاہر ہے کہ شیطان کے مراد یہہ تہی کہ کسیطرح اونکو
یہ غرض تہی کہ اونکو ننگا کرے اسلیئے ایک آیت انمین سے باطل ہے ج ننگی ہونیکا باعث بہی وہی تہا دیکہو پیدایش ۳ باب
۸ اختلاف انفال مین ہے ما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اے محمد تیرے ہوتے خدا انکے کبہی انکو دکہہ اور عذاب
نہ دیگا پہر سورہ انفال کے ۴ رکوع مین لکہا ہے وما لہم الا یعذبہم اللہ اور خدا کیون نہ اونکو عذاب کریگا پس یا آگے
جہوٹہی ہے ج جس عذاب کی اونہون نے خواہش کی تہی یعنی قالوا اللہم ان کان ہذا ہو الحق من عندک
فامطر علینا حجارۃ من السماء کہا انہون نے یا اللہ اگر یہی ہے جو (یعنی قران مجید) نزدیک تیرے سچ پس برسا اوپر ہمارے پتہر آسمان سے
جیسے اصحاب فیل پر پتہر برسائے تہے وہ عذاب نازل نہوگا نہ یہہ کہ باوجود شرک کعبہ شریف کے متولی بنے بیٹہے تہے نہ اونکو

پادری صاحب کو شاید یہ بات یاد آئی کہ خدا نے ہوسیع نبی کو فاحشہ عورت سے
زنا کرنے کا حکم کیا (دیکھو ہوسیع ۱ باب ۲ و ۳ باب ۱) اور قرآن کی ۲۴ سورۃ [illegible] اور یہ آیت کی
تفسیر میں [illegible]
[illegible] میں ہے [illegible]
[illegible] شہر رمضان [illegible]
پریشان [illegible] رسول بیرون سے [illegible]
اٹھے پادری صاحب کو غصہ چڑھ گیا بولے کچھ شرم ہیا آتی ہے یا نہیں استغفر اللہ
[illegible] گھبرائی ہو گئے ۔

۳۳ خلاف کہف میں ہے الا ابلیس کان من الجن یعنی شیطان
جنوں میں سے تھا پر بقرہ کے ۴ رکوع میں اذ قلنا للملائکۃ اسجدوا
لآدم فسجدوا الا ابلیس یعنے ہمنے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو
سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے سجدہ نہ کیا یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان
فرشتہ تھا پس شیطان ملایک سے مستثنے ہے اگر کہو کہ یہہ استثنا منفصل نہیں متصل
ہے تو اقرار کرو کہ یہ آیت غیر فصیح ہے کیونکہ استثنا منقطع غیر فصیح ہی لوگ بولا کرتے
ہیں پس ایک آیت ان دو میں سے باطل ہوئی ج یہہ استثنا منقطع نہیں
ہے کیونکہ الٰہی فعل میں دونوں کا شمول ہے اور جسطرح ملایک پر اسیطرح
جنوں پر بھی خدا کی فرمانبرداری فرض ہے علاوہ اسکے جنوں اور فرشتوں کی
خلقت میں بہت بڑا تفاوت نہیں ہے یا یہہ کہ شیطان من حیث الفعل جن تھا
اور من حیث النوع فرشتہ (دیکھو بیضاوی) یا یہہ کہ پہلی آیت میں کان بمعنی
صار ہے یعنی شیطان ہو گیا قسم جن سے (مدارک) ۔

۳۴ خلاف اسمین ہے فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا قیامت کے

دن اون کافرون کے لئے وزن قایم نہوگا پہر سورہ قارعہ مین لکہا ہے و اما من
خفت موازینہ فامہ ھاویہ جسکے وزن کم ہونگے اوس کی جگہ دوزخ
ہے دونون مین سے ایک آیت باطل ہے ج پہلی آیت مین کافرون سے مراد
ہے کہ وہ بحساب وکتاب دوزخ مین جاینگے اور دوسری آیت مین گنہگار کلمہ
گویون سے مراد ہے یا یہہ کہ پہلی آیت مین وزن سے مراد قدر و اعتبار اور دوسری آیت
سہو ۲ خلاف مریم مین ہے ولقد عھدنا الی آدم من قبل فنسی ہمنے
آدم سے پہلے عہد کیا تھا پروہ بہول گیا پہر طہ کے ۱۷ رکوع مین ہے عصی آدم ربہ
فغوی آدم نے خدا کا گناہ کیا اور گمراہ ہوگیا پس جبکہ سہواً اوس سے یہہ حرکت
ہوئی تو یہہ عصیان نہین نسیان ہے ج کیا توریت مین اسکے خلاف ہے دیکہو
پیدایش ۲ باب ۱۶ و ۱۷ خداوند خدا نے آدم کو حکم دیکر کہا کہ تو باغ کے ہر درخت کا
پہل کہانا لیکن نیک و بد کے پہچان کے درخت سے نہ کہانا کیونکہ جسدن تو اوس
سے کہائیگا مریگا انتہے ایسی ہی عہد تہا جسے حضرت آدم بہول گئے اور عصیان یا نسیان
کی بابت جو اعتراض پادری صاحب کا قران پر ہے یہی توریت پر بہی ہے کیونکہ توریت
کے بموجب بہی اسی گناہ کی سزا خدا نے حضرت آدم کو دی تھی دیکہو پیدایش ۳ باب
سہو ۲ مگر توریت مین خدا نے فرمایا کہ جسدن تو اوس سے کہائیگا مرجائیگا حالانکہ حضرت
آدم اوسکے بعد نوسو تیس برس زندہ رہے اسکا جواب پادری صاحب کے ذمہ ہے
علاوہ اسکے پادری صاحب کی دوسری غلطی یہہ ہے کہ سورہ طہ ع ۷ مین وہ آیت
ہے نہ یہہ کہ سورہ مریم مین شاید بغیر قران مین دیکہے کسی سے پوچھکر آپنے لکہدیا ہے
۵ ۲ خلاف انبیا مین ہے ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئک
عنھا معبدون جنکے لئے ہماری طرف سے بہلائی ہوچکی وہ لوگ دوزخ
سے دور رہینگے پہر مریم ۵ رکوع مین لکہا ہے وان منکم الا واردھا

کوئی آدمی نہین جو دوزخ مین ایک دفعہ نہ جاوے پس پہلی یا پچھلی آیت جھوٹھہ هوئی ح مفسرین نے لکھا ہے کہ ایماندار اور بے ایمان سب کا دوزخ سے گذر هوگا در تفسیر ۹ باب ۱۹ لیکن ایمانداروں پر آتش دوزخ سرد هو جائیگی برخلاف پادری صاحب کے کہ اونپر دوزخ اپنا پورا اثر کریگی اس کے سوا معبدون سے مراد یہہ نہین ہے کہ دوزخ سے دور رہینگے بلکہ یہہ معنے ہین کہ عذاب دوزخ سے دور رہین گے اور وارد کا ترجمہ بھی داخل نہین ہے بلکہ عابر یعنے گذرنے والا ہے ✤

۶۴ خلاف سورہ مومنون مین ہے فلا انساب بینھم ولا یتسائلون قیامت کے دن نہ اون مین حسب و نسب رہیگا اور نہ آپسمین ایک دوسرے سے بولینگے پہر سورہ طور کے پہلے رکوع مین لکھا ہے واقبل بعضھم الی بعض یتسائلون ایک دوسرے سے بولینگے اور آپسمین سوال کرین گے پس انمین سے ایک آیت غلط اور جھوٹھہ ہوئی ح یہہ حالت قبل از محاسبہ ہوگی اور اوسکے بعد ایک دوسرے کا حال پوچھینگے کیونکہ پیشتر نہ گفتگو کرنا بہ سبب خوف حساب و عذاب کے ہوگا اور جب بخشش ہو جائیگی پہر آپسمین کلام کرنے کا کون مانع ہے چنانچہ سورہ طور کی اوسی آیت کے بعد یہہ ہی ہے کہ قالوا انا کنا قبل فی اھلنا مشفقین یعنی کہینگے تحقیق تھے ہم پہلے بیچ لوگون اپنے کے ڈرتے ہوئے اسہتے یعنی عذاب الہی سے ڈرتے ہوئے ✤

۶۵ خلاف نحل مین ہے سآتیکم مین تمہارے پاس آونگا یہہ قطعی وعدہ ہے مگر سورہ طہ مین لکھا ہے لعلی آتیکم شاید مین تمہارے پاس آؤن یہہ ترجی ہے پس ضرور ایک آیت انمین سے غلط اور جھوٹھہ ہے ح پادری صاحب نے ایک لفظ لکھا اور سورہ کا نام لکھدیا خدا جانے اوس تمام سورہ مین یہہ لفظ ہے یا نہین یا کسی دوسری سورہ مین ہے رکوع کا پتہ دیتے تو تلاش کر لیا جاتا بہر حال سآتیکم اور

لعل انجیل میں خلاف کچھ نہیں ہے صرف اتنا تفاوت ہے کہ ایک مقام پر نہیں ہو
سے اور دوسری جگہ ہے تعین وقت اور اگر وہ صحیح ہو تو یہ ایسی بات ہے جیسے حضرت
عیسیٰ نے فرمایا کہ زمانہ کے تمام ہونے تک میں ہر روز تمہارے ساتھ ہوں (متی
۲۸ باب ۲۰ اور یوحنا باب ۱۴ میں فرمایا کہ تم مجھے ڈھونڈھو گے اور نہ پاؤ گے انتہی اگر
کوئی کہے کہ یہودیوں سے یہ بات کہی تھی نہ کہ شاگردوں سے تو یوحنا ۱۳ باب ۳۳
میں شاگردوں سے بھی یہی صاف فرمایا ہے ۔

۸ خلاف قصص میں ہے واضمم الیک جناحک من الرھب اور ملا اپنی
طرف اپنا بازو ڈر سے پھر طٰہٰ میں ہے واضمم یدک الی جناحک ملا اور
ملا اپنا ہاتھ اپنے بازو کی طرف یہ صریح مخالفت ہے ج اس میں بھی کچھ مخالفت
نہیں ہے پہلی آیت کا حکم یعنی ملا لے اپنی طرف بازو اور ڈر کو دور کرنے کے
واسطے ہے جو حضرت موسیٰ کو لاٹھی کے سانپ بن جانے سے ہوا تھا اور دوسری آیت
سے نکالنا ہاتھ کا سفید مراد ہے ۔

۹ خلاف تمان میں ہے فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ
مما تعدون یعنی وہ دن تمہارے دنیاوی حساب سے ایک ہزار برس کا ہوگا معارج
میں ہے فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ وہ ایسا دن ہے کہ اوس کی
مقدار پچاس ہزار برس کی ہے الجواب یہ آیت لقمان میں نہیں بلکہ سورۃ سجدہ میں
ہے پہلی آیت میں ہے یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج
الیہ الخ تدبیر کرتا ہے (یعنی فرشتہ) کام کے آسمان سے طرف زمین کے پھر چڑھ جاتا
طرف اوسکے بیچ ایک دن کے الخ اس سے ثابت ہے کہ آسمان سے زمین تک
کا ہی فاصلہ مذکور ہوا اور سورہ معارج میں آسمان کا لفظ نہیں ہے جس جگہ سے
فرشتوں کو حکم ہوتا ہے وہاں سے پچاس ہزار سال کا فاصلہ مذکور ہے پادری صاحب

اگر جو ایسی باتین سمجھ نہین سکتے تو پہر کسی مسلمان حرف شناس سے پوچھ لیجئے حرب زبانی کی ہوتی اور بعضون نے لکہا کہ اس سے مراد روز قیامت ہے پادری عماد الدین صاحب کی آنکھون مین سوئی بہولی ہے اونہین اسکا کب یقین ہوگا جب تک کہ یوم تکون السماء کالمہل اپنی آنکھون سے نہ دیکھ لین یعنی جسدن ہوگا آسمان مانند تلچھٹ تیل ایسی کے ؛

۳۰ خلاف بقرمین ہے کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ یعنے فرض کیا گیا ہے تمپر جب موت آوے وصیت کرکے مرا کرے مگر محمد صاحب اپنی مُعتبر حدیث مین کہتے ہین لاوصیۃ لوارث یعنے کسی وارث کے لئے کچھ وصیت کی حاجت نہین الخ ج پادری صاحب اپنی نعمۃ طنبوری وغیرہ مین بار بار حدیث سے انکار کرچکے ہین اور یہان حدیث کے یہان تک عظمت کی کہ آیت کا ناسخ اوسے بنایا یہہ خاصّۂ انجیل کا ہے کہ کسینے کہدیا کہ اگلا حکم اسلئے کہ کمزور اور بے فائدہ تہا اوٹھہ گیا (عبرانیون کا ۷ باب ۱۸) مگر حضرت سلامت یہہ آیت آیۂ مواریث سے منسوخ ہوئی ہے تفسیرونمین دیکھ لو اور وصیت کے لئے اب بہی فضیلت ہے مگر فرض نہین ہے اور یہہ جو آپ لکھتے ہین کہ ابن عربی کہتے ہین کہ محمدی کمیٹی یعنے اجماع امت نے حکم دیا ہے کہ وصیت کرکے مرنیکی کچھ ضرورت نہین انتہے (ہدایت المسلمین صفحہ ۳۴۳) یہہ آپ کا صریح جہوٹ ہے جس سے ظاہر ہے کہ ابن عربی کمیٹی کا لفظ بہی نجانتے تہے یہہ تو ہندوستان کے کرسٹیانون نے سیکھ لیا ہے ؛

۳۱ خلاف بقرمین ہے وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ جو کوئی روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھے وہ ایک غریب کو کہانا کہلاوے بعوض اپنے روزہ کے پہر کہا و من شہد منکم الشہر فلیصمہ جب رمضان کا مہینا آوے تو تم سب روزہ رکھو اس آیت مین ناطاقت اور طاقتور دونون کو حکم ہے مگر

مگر پہلی آیت مین ناطاقت لوگ فدیہ لیکر معاف ہوئی تہی اسلئے خود محمدی کہتے ہین کہ پہلی ایت
باطل ہے ج اسی سکے یعنے فلیصمہ کے بعد ومن کان مریضاً او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر
موجود ہے یعنے اور جو کوئی ہو بیمار یا اوپر سفر کے پس گنتی سے اور دنون سے انتہی اب ناطاقت
اور طاقت ور دونون کو کہان حکم ثابت ہوا واہ پادری صاحب اچہے اعتراض قران پر
کئے اور پہر دنیا مین منہ دکہاوگے +

۳۲ خلاف سورہ بقر مین ہے کما کتب علی الذین من قبلکم یعنے تمپر روزہ فرض ہے
جسطرح تمسے اگلونپر فرض تہا محمدی کہتے ہین کہ اگلے لوگونپر اسطرح روزہ فرض تہا کہ رات کو
اپنی جورون سے صحبت بہی کرنے کی اجازت نتہی پس محمدیونپر اب بہی رمضان کے دنون
رات کو جورون سے صحبت کرنا منع ہوا مگر پہر لکہا ہے کہ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث حلال
اور جائز ہے تمکو روزہ کی رات مین جورون سے صحبت کرنا اور پہلے محمد صاحب خود اسبات
حرام جانتے تہے مگر جب ضبط نہو سکا تو یہہ آیت اوتاردی ج پادری صاحب خود فرماتے
ہین کہ محمدی کہتے ہین کہ اگلے لوگونپر اسطرح روزہ فرض تہا الخ پس محمدی کہتے ہین نہ یہہ کہ
خدا نے یونہی حکم کیا ہو بجز اسکے کہ تمپر روزہ فرض ہے جسطرح تمسے اگلونپر فرض تہا پس محمدیونکے
رفع گمان کے لئے صاف صاف دوسری آیت مین سمجہا دیا گیا اسمین اختلاف کیا ہوا
اگر پہلی آیت مین منع مباشرت کا ذکر ہوتا اور دوسری مین اجازت تب تو اختلاف ہوتا
اور حضرت رسول اللہ صلعم کی نسبت جو آپ لکہتے ہین کہ جب ضبط نہو سکا تب یہہ آیت
اتاری تہی اور اوسکا ثبوت کچہہ بہی نہین دیا پس اسکا جواب خدا کے سامنے دیجیو +

۳۳ خلاف سورہ بقر کے ۲۷ رکوع مین ہے یسئلونک عن الشہر الحرام مراد یہہ ہے
کہ لوگ پوچہتے ہین کہ شہر حرام مین لڑائی کرنا جائز ہے یا نہین تو کہہ بڑا گناہ ہے اور خدا کی
نافرمانی ہے پہر لکہا وقاتلوا المشرکین کافۃ یعنے شہر حرام مین بہی مشرکین کو قتل کرو پس
دونون مین سے ایک آیت باطل ہوئی ج ایسا ناسخ منسوخ توریت و انجیل مین بکثرت ہے

پہلے حضرت عیسیٰ نے حکم کیا کہ کچھہ اسباب سفر ساتھہ نلیجاؤ (لوقا ۹ باب ۳ و ۱۰ باب ۴)
اور دوسری جگہہ فرمایا اسباب سفر ساتھہ (لوقا ۲۲ باب ۳۵ و ۳۶)

۳۴ خلاف بقر کے ۳۰ رکوع مین ہے والذین یتوفون الخ جو لوگ مرجاوین اور جو
جورواں چھوڑ جاوین تو ایک برس خرچ دینے کی وصیت کرنا چاہئے پھر اگر وہ نکل جاوین اور
خصم کرلین تو تمپر گناہ نہین ۳۰ رکوع مین ہے چار مہینے دس دن رکی رہین الخ جونکہ
زمانہ جاہلیت مین عرب کے لوگون مین نکاح ثانی کا دستور نتہا اسلئے ایک سال کے واسطے
انکی خبرگیری کا حکم ہوا لیکن جبکہ بیوہ عورتونکی شادی کا دستور جاری ہوا اسلئے مدت
کفالت مین تخفیف ہوئی اور چار مہینے دس دن پر اکتفا کیا گیا۔

۳۵ خلاف بقر کے آخر مین ہے وان تبدوا فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ جو کچھہ
تمہارے دلونمین ہے ظاہر کرو یا چھپاؤ دونون صورتون مین خدا حساب لیگا یعنے دلی
خطرات پر بہی محاسبہ ہے جو کہ طاقت بشری سے خارج ہین پھر کہتا ہے لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعہا یعنے خدا وسعت اور طاقت کے موافق تکلیف دیتا ہے جو طاقت کے
باہر ہے اُسپر تکلیف نہین دیتا پس پہلی آیت باطل ہوئی ج مفسرین نے لکھا ہے
کہ یہہ آیت منسوخ نہین ہے کیونکہ نسخ احکام مین ہوتا ہے نہ اخبار مین اور یہہ آیت خبر
اور آیہ لا یکلف اللہ اسلئے نازل ہوئی تا معلوم کرین کہ مواخذہ دلکے خطرونپر نہوگا اور
پہلی آیت سے مطلب یہہ ہے کہ خدا چھپی اور ظاہر سب باتون سے واقف ہے اور اگر
پادری صاحب کا قول مان لین تب بہی اتنا ثابت ہوگا کہ ایک آیت دوسری آیت
کی ناسخ ہے جیسا کہ توریت و انجیل مین بہی بکثرت ہے اور بعض مفسرین نے لکھا ہے
کہ پہلی آیت مین منافقین سے مراد ہے۔

۳۶ خلاف آل عمران مین ہے اتقوا اللہ حق تقاتہ خدا سے ڈرو جیسا ڈرنے کا
حق ہے یہہ بات ناممکن ہے کہ خدا کو جو بات سزاوار ہے وہ ہم کرسکین جب محمد صاحب نے

یہہ سمجہا تو پہر کہا فاتقوا اللہ ما استطعتم خدا سے ڈرو اپنی طاقت کے موافق پس ایتین ایک
آیت باطل ہے ج حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ کامل ہو جیسے تمہارا باپ جو آسمان پر ہے
کامل ہے (متی ۵ باب ۴۸) اور رومیوں کے ۱۱ باب ۸ آیتین ہے اگر ہو سکے تو مقدور
بہر انسان سے ملے رہو انتہیٰ اور حضرت الیشع اپنے آقا یعنے حضرت الیاس سے ہی رتبہ
مین بڑہ گئے (۲ سلاطین ۲ باب ۹) پس کیونکر ناممکن ہے کہ خدا کو جو بات سزاوار ہے
وہ ہم کر سکین جبکہ اُسکا فضل ہو تو کوئی بات ناممکن نہین ہے علاوہ اسکے پہلی آیت
مین صرف ڈرنے کا حکم ہوا اور نہ فرمایا کہ اُسکی حد کیا ہے اور دوسری آیت مین اُسکی
حد بتادی یا یہہ کہ خدا سے اپنی طاقت کے موافق ڈرنا انسان کے لئے یہی ڈرنے کا
حق ہے پس اختلاف کچہہ نرہا

(صفحہ ۳۶۵) قولہ بموجب اقرار تفسیر اتقان کی قران مین پانسو آیتین منسوخ
ہین الخ ج پادری صاحب نسخ کا مطلب ہی نہین سمجہتے مولانا شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی تو آیات منسوخہ زیادہ پانچ سے نہین بتلاتے ہین اور وہ ہی اپنے محل پر حسب
ضرورت مقتضی ہو منسوخ نہین ہین اور بروایت جار اللہ زمخشری کے قران مین چہہ
آیتین ناسخ و منسوخ ہین پادری صاحب نے پہلے ان کتابونکو تو دیکہہ لیا ہوتا۔

(ہدایت المسلمین کے فصل قران کی جہوٹی باتونکے بیانمین)

(صفحہ ۳۶۶) قولہ اصحاب کہف کا قصہ الخ ج عماد الدین آپ ہی ہدایت المسلمین
صفحہ ۳۳ مین لکہتے ہین کہ دین کے معاملہ مین قدما کو ترجیح ہوتی ہے انتہی اور یہہ اصحاب کہف
کا قصہ میزان الحق چہاپہ لدیانہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۱۰ مین فانڈر صاحب اقرار کرتے ہین
کہ افرائیم نامی ایک شخص کی تصنیف کی ہوئی کتاب بن پایا جاتا ہے انتہی اور تواریخ
کلیسیا چہاپہ مرزاپور ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۱۶ مین کہا ہے کہ ۲۵۳ء مین واقع ہوا تہا اور نمرود
اور مسیح کے تولد کا قصہ اسی تورات و انجیل طفولیت مسیح مین مرقوم ہے اب اگر دینگے

معاملہ مین قدماء کو ترجیح ہوتی ہے تو انکار کس بات سے ہے **قولہ** اصحاب فیل وغیرہ
کا قصہ اور ناقص خیالات اُسمین قلمبند ہوئی ہین جنکو اسوقت کے تعلیم یافتہ لوگ ہرگز
قبول نہین کر سکتے کیونکہ ان باتونکا بطلان ظاہر ہو گیا ہے الخ **ج** مگر عماد الدین بیشک
ثابت کرنا تو ایک طرف اُس بطلان کا کچھہ بیان تک نہین کیا پس یہہ بدزبانی عماد الدین
صاحب کی عام ہے کہ بغیر ادنی ثبوت کے ہی ناقص خیالات اور بطلان کہدینا اُنکے
سامھنے کچھہ بڑی بات نہین حضرت سلامت تعلیم یافتہ تو ایک طرف ابھی بہت دنوین
آدمی ہوگئے کیونکہ درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے (متی ۱۲ باب ۳۳) واقعہ
اصحاب فیل تو اسقدر ظاہر ہے کہ کوئی تیرہ باطن بھی اُس سے انکار نہین کر سکتا ترجمہ
قران شریف جو جماعت علماء نصارا نے الہ آباد مشن پریس مین سنہ ۱۸۴۴ع کو چھاپا اور
اُسپر اپنے طور کا حاشیہ الزامی لکھا اُنہون نے بھی قصہ اصحاب فیل سے انکار نہین کیا
سورہ الم ترکیف کے حاشیہ مین دیکھہ لینا چاہئے ؛

قولہ پہلا جھوٹھہ بقرمین ہے فلا تجعلو للہ اندادا و الخ خدا کے لیئے شریک نہ بناؤ حالانکہ
تم جانتے ہو یہہ آیت محض غلط اور جھوٹھہ ہے کیونکہ جہانمین کوئی ایسا آدمی نہین ہے
جو دیدہ دانستہ خدا کے لیئے شریک پیدا کرے نادانستگی مین البتہ شریک کیا کرتے ہین
دانستگی مین کوئی شریک نہین کرتا الخ **ج** عماد الدین خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتے
ہین دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۴۳۸ سطر ۱۱ پہر کہتے ہین کہ اُسمین تثلیث کی شراکت ہے
اب دیدہ و دانستہ شرک نہین تو اور کیا ہے کہین یہہ بھی ممکن ہے کہ باوجود تعداد
ثلاثہ اُسکی وحدانیت معدوم ہو جاوے کیا کوئی تین کے ہندسہ کو ایک بھی پڑہ سکتا ہے
اور جب تین روپیہ کسی کو قرض دیتے تو کیا ایک ہی مانگتے ہین ؛

قولہ دوسرا جھوٹھہ لقد علمتم الذین اعتدو منکم فی السبت یہہ قصہ جھوٹھہ ہے
ہرگز یہودیون کی کتاب مین نہین لکھا الخ **ج** اگر ان کتابون محرفہ مین اب مرقوم نہین

تو یہہ کیونکر معلوم ہوا کہ تحریف سے پیشتر ایہین اور اُن سولہ سترہ کتابوںین جو گم ہوگئین
مرقوم تہا ممکن ہے کہ باپ دادون کی اہانت کے اخبار اُنکی اولاد کو پڑہنا ناگوار گزرے
اور اس سبب سے نکالڈالے اور قطع نظر اسکے یسوع ناصری جو متی ۲ باب ۲۳ مین
لکہا ہے یہہ کس کتاب عہد عتیق مین ہے اور یہوداہ کے خط کا ۹ درس اور ۲ طمطاوس
۳ باب ۸ یہہ کس کتاب عہد عتیق مین ہے جہانسے تم انکی باتون کو ڈہونڈو وہین
بندر ہوجاتا ہی ڈہونڈ ہیہو اور فانڈر صاحب کے اختتام دینے مباحثہ صفحہ ۲۰ مین
ہے **قولہ** جاننا چاہیے کہ نبیون کے سب گزارشات اور نام اور کلام اور انکا سب
لکہا ہوا ہی توریت مین داخل نہین ہے انتہی اور دین حق کی تحقیق مطبوعہ سنہ ۱۸۶۶ع
صفحہ ۸ مین ہے کہ عیسٰی مسیح کا احوال کسطرح وہ ہندو لتے مین بولامٹی کی چڑیا
بنائین اور یہودیون کو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہین مارا گیا بلکہ دوسرا اُسکے عوض
مصلوب ہوا یہہ باتین اُسنے (یعنے حضرت صلعم نے) ناصریون کے قصّے سے نکالین انتہی
صفحہ ۷۰ ۳ **قولہ** تیسرا جہوٹہہ واذ اخذنا میثاقکم ورفعنا الخ تمہارے سر پر کہڑا
کیا کوہ طور کو۔ یہہ قصّہ محض جہوٹہہ ہے الخ ج جہوٹہہ تو سارا عماد الدین ہی کے
حصّہ مین آگیا ہے حضرت یشوع کے حکم سے اتنا بڑا آفتاب اور ماہتاب ٹہر گیا (یشوع
۱۰ باب ۱۲ و ۱۳) اور خدا کے حکم سے ذراسے کوہ طور کا بنی اسرائیل کے سر پر کہڑا ہونا
عماد الدین تعجب کی بات سمجہے اور یہہ کہ توریت مین اسکا ذکر نہین ہے ہزارون
واقعے بنی اسرائیل پر گزرے کہ جنکا اس توریت مین ذکر نہین ہے حضرت یونس کا وعظ
اس توریت مین ذکر نہین ہے بہشت اور دوزخ ہی کی کیفیت کا اس توریت مین
ذکر نہین ہے تو کیا ثابت ہوا کہ بہشت و دوزخ کا وجود ہی نہین ہے اور توریت مین اس
واقعہ کا ذکر تو ہے مگر صراحت کے ساتہہ ترجمہ نہین ہوا رات دان توریت و انجیل سے
کام رکہتے ہو مگر یہہ مقام اب تک نہین جانتے (دیکہو خروج ۳۲ باب ۹)

(صفحہ ۳۶۸) قولہ ۴ جہوٹہہ آل عمران مین ہے الذین کفروا بعد ایمانہم جو لوگ
مسلمان ہوکر پہر کافر ہوگئے اور اپنے کفر مین بڑہ گئے اُنکی توبہ قبول نہوگی یہہ بالکل جہوٹہہ
ہے اور خدا پر بہتان کیونکہ کوئی معصیت جہان مین ایسی نہین ہے کہ اُسکا مرتکب جب
پچہتا کر توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول نہو الخ **ج** اس سے شاید عماد الدین کی غرض
یہہ ہے کہ جب مین بہی اپنے باپ سراج الدین کی طرح عیسائی دین سے توبہ کرکے
مسلمان ہوجاؤن تو میری بہی آمرزش ہوگی مگر انجیل مین تو لکہا ہے اگر بعد اسکے کہ
ہمنے سچائی کی پہچان حاصل کی ہے جان بوجہکر گناہ کرین تو پہر گناہون کے لئے کوئی
قربانی باقی نہین ہے (عبرانیونکا ۱۰ باب ۲۶) اور جو روح القدس کے حق مین برا کہے
اُسے ہرگز معاف نہوگا (متی ۱۲ باب ۳۲) اور اول یوحنا ۵ باب ۱۶ مین ہے کہ جو کوئی
ایسا گناہ کرے جو موت تک پہونچاتا ہے اُسکے واسطے سوال یعنے سفارش خدا سے
نکرنا چاہئے اب فرمائے کہ قرآن مین جہوٹہہ لکہا ہے یا انجیل مین جہوٹہہ لکہا ہے اور
اگر ان دونون کتابون مین جہوٹہہ نہین ہے تو عماد الدین کے جہوٹہے ہونے مین کیا شک
باقی رہا مصرع کوئی اُنسے جو پوچہے کدہر کے ہوئے نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے ہوئے

قولہ ۵ جہوٹہہ سورہ آل عمران ۹ رکوع مین ہے اول بیت وضع للناس الخ
پہلا عبادتخانہ جو زمین پر آدمیون کے لئے بنایا گیا وہی جو مکہ مین ہے جسے کعبہ کہتے ہین
یہہ بہی جہوٹہہ ہے کیونکہ مکہ کی بنا دسے پہلے بہت سے عبادت خانہ دنیا مین تعمیر
ہوچکے تہے اسمعیل کے پیدایش سے آگے ابراہیم ۴ نے چند عبادتخانے یعنے مذبح بنائے
تہے الخ **ج** وہ عبادت خانے اب کہان ہین اور جبکہ کوئی اور عبادت خانہ مثل کعبہ شریف
کے اب قدیم موجود نہین ہے تو موجودہ عبادت خانون مین پہلا عبادت خانہ جو زمین
پر آدمیون کے لئے بنایا گیا وہی جو مکہ مین ہے جسے کعبہ کہتے ہین اور عماد الدین آپ ہی تو
فرماتے ہین یعنے مذبح الخ تو بہی عبادتخانے کہے جاتے ہین وہ جانتے ہی نہین کہ مذبح

اور عبادتخانہ مین کیا فرق ہے حضرت مسیح ــ مذبح عبادتخانیکو نہین کہتے ہر نالہ کوہ اور ہر درخت کے سبز تلے لوگ مذبح بنا لیتے تھے اگر ہر مذبح عبادتخانہ ہوتا تو حضرت یعقوب بیت ایل کو عبادتخانہ بنا نیکا عہد نکرتے (پیدایش ۲۸ باب ۱۵-۲۲) مذبح پر سوا قربانیکے اور کچھہ ہدیہ وغیرہ نہین گذرانتے تھے اور عبادتخانہ وہ تھا جو بنی اسرائیل مین پہلے حضرت موسی عم نے ایجاد کیا جہان قربانی بہی گذرانتے اور خدا کے عبادت بہی کرتے تھے اور مذبح صرف قربانی ہی کے لئے مخصوص ہے کیا مذبح کی لفظ سے بہی آپ نہ سمجھے کہ وہ عبادتخانہ نہین ہے اب آپکو معلوم ہوا کہ کعبہ شریف سب سے قدیم عبادتخانہ ہے

قولہ ۶ جہوٹہہ لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء سنکتب ما قالوا وقتلہم الانبیاء بغیر حق ــ ناحق نبیوں کو قتل کرنا ہے ہم لکھہ رکھینگے ــ جو اونہوں نے قتل کئے ہین یہہ بالکل جہوٹہہ ہے اُن یہودیون نے جو محمد سے اسوقت باتین کرتے تھے ایک نبی بہی قتل نہین کیا الخ ج انجیل مین لکھا ہے تاکہ راستبازونکا خون جو زمین پر بہایا گیا تم پر آوے ہابیل راستباز کے خون سے بارہ خیاہ کے بیٹے ذکریا کے خون تک (متی ۲۳ باب ۳۵) اگر عماد الدین جانتے کہ یہہ قرآن وحی خدا کا کلام ہے جسنے توریت و انجیل کو نازل فرمایا تو آپ کو معلوم ہوتا کہ جو الزام قرآن کی نسبت وہ لکھتے ہین یہہ سب توریت و انجیل پر ثابت ہین اب دیکھو کہ جن یہودیوں سے مسیح نے یہہ فرمایا اونہوں نے تو ہابیل سے ذکریا تک ایک نبی کو بہی قتل نہین کیا تہا جو اسکا جواب ہے وہی

قولہ ۷ جہوٹہہ کے رکوع سورہ نساء مین ہے وندخلہم ظلا ظلیلا بہشت مین گرمی دہوپ دکہہ دینے والی ہرگز نہوگی کہ ہمکو سایہ ڈہونڈہ کر بیٹہنا پڑے الخ

ج واہ حضرت سلامت طب مین بہی آپکو ید طولی ہے اسطرح ہی بنگئے ہر راحت کا احساس بعد رنج ہوا کرتا ہے ورنہ راحت کو کوئی پہچان ہی نہ سکے آپ ہی فرماتے ہین کہ وہان آرام ہی آرام ہے جب تکلیف نہین گذریگی تو آرام کیسے معلوم ہوا اگرچہ وہان آفتاب نہو

لیکن یہ کیونکر معلوم ہوا کہ وہان کیطرح کی گرمی ہہو گی نہین تو تمام اجسام بالکل مس ہو جائین
اور بہشت دوزخ کی کیفیت دیکھائے یہ بہیہ کہنا اعتراض تو وہ کرے جو قران کی اوس آیت کے
خلاف بہشت کا حال دیکہہ چکا ہوا اور جبکہ یہہ بات میسر نہین تو عماد الدین کے پاس اوس
اعتراض کا ثبوت کیا ہے اسکے سوا عیسائی بہشت مین جو کہ زمین ہی پر سمجہتے ہین یعنے
عدان واقع عراق عرب مین تو آفتاب قیامت کے گرمی رہا کرتے ہے چنانچہ اسکا مفصل
بیان ایک عیسائی عالم کے قول سے ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۳۱ ۴ وغیرہ کے جواب مین دیکھنا چاہیے
قولہ ۸ جو شہہ مائدہ مین ہے **فان حزب اللہ ہم الغالبون** خدا کے لوگ
ہمیشہ غالب ہین — یہہ جہوٹا اور غلط ہے اسلیئے کہ عین محمد کے وقت مین اور اوسکے پیچہی
بار مسلمان لوگ مغلوب ہوچکے ہین حجت مین بہی اور لڑائی مین بہی اور اجتک مغلوب
ہین اونکی بادشاہ دوسریکے بادشاہونکے مغلوب ہین الخ — ج اب تمام بادشاہ اور فرمانبروا
بہی آپکے بدزبانی کے حصہ مین آگئے چہوٹا منہ اور بڑی بات خداوند سب چاپلوسی کے لب
اور وہ زبان جس سے بڑا بول نکلتا ہے کاٹ ڈالیگا (۱۲ از بور ۳) بس حجت مین مغلوب نہونا تو آپکے
ہدایت المسلمین آپ ہی پکار رہی ہے اور لڑائی مین مغلوب ہونا یا نہونا تم غربا کو اس دعوی
کیا غرض اور دینی بحث کو اس سے کیا علاقہ بادشاہ کبہی غالب ہوتی اور کبہی مغلوب
ہوتی ہین اس سے نجات کا کونسا کام رک رہتا ہے یہہ دلیل کس الہامی کتاب سے اپکو
سوجہی پادری تو ہوگئے اور ابتک نہین جانتے کہ اگر کوئی بولے تو وہ خدا کے کلام کے
مطابق بولے (اول پطرس ۴ باب ۱۱) یہان زبان درازی کا کیا موقع تہا اور سلطنت
قدیم اور ابدی تو اوسے کی ہے جو خود لا زوال ہے اور دنیا مین کوئی سلطنت ابدیکا
نشان نہین ہے جب حضرت یوسف قید خانہ مین تہے اور فرعون تخت سلطنت پر خواب
دیکہہ رہا تہا تب خدا حضرت یوسف کے ساتہہ تہا (پیدایش ۴۱ باب) اوسی بعینہ حال
حضرت دانیال کا بابل کے بادشاہ کا ہہی مین تہا (دانیال ۲ باب) جب بنی اسرائیل

سخت مصیبتون مین تہی اور فرعون اونپر حکمرانی کرتا تہا اور حضرت موسیٰ پانچین پشت مین
تہی تب خدا حضرت موسیٰ کے ساتہہ تہا (خروج ۲ باب) پہر کیدن دولت باشسے
کام ہہین نکلتا پر صداقت ہی موت سی نجات دیتی ہے (امثال ۱۱ باب ۴) لیکن غلبہ
کی بابت جو تم پوچہتے ہو تو مطلب یہہ خدا کے لوگ ہمیشہ غالب ہین شیطان پر یا نفس پر
اور نہ یہہ کہ دین اسلام کو ہمیشہ غلبہ ہے اور عیسائی دین روز روز پست ہوتا جاتا ہے
یہانتک کہ چند مدت مین اوس دین کا صرف نام باقی رہجائیگا کیا ابن آدم زمین پر اگر
ایمان پاویگا (لوقا ۱۸ باب ۸) سب عیسائی جانتے ہین کہ یہہ پیشین گوئی مسیح نے
صرف عیسائیون ہی کے حق مین فرمائی تہے اور اس سے ظاہر ہے کہ عیسائیون کے
عقیدے بالکل بگڑتے جاتے ہین اور مسیح کے آنے یعنے قیامت تک کوئی ہی سچا عیسائی
جو حضرت عیسیٰ کا پیرو اور صحیح تعلیم پر عمل کرنیوالا ہو باقی نرہیگا اب آپکو یقین ہوا کہ دین
اسلام کا ہمیشہ غلبہ ہے اور بادشاہون کا مغلوب ہونا تو انجیل کے مطابق مقبولیت کا
نشان ہے جیسا کہ مکاشفات ۳ باب ۱۹ مین ہے جسکے تفسیر پادری عماد الدین
صاحب آپ ہی یون لکہتے ہین کہ جنہونکو پیار کرتا ہے اونکو اپنے کلام سے ملامت
اور مصیبتون سے تنبیہہ کرتا ہے (تفسیر مکاشفات مطبوعہ ۱۸۷۶ء صفحہ ۲۷)

قولہ ۹ جہوٹہہ سورہ مائدہ رکوع ۹ مین ہے **واللہ یعصمک من الناس** اے محمد خدا تجہی بچاویگا لوگون سے یہہ ہی جہوٹہہ ہے کیونکہ جنگ
احد مین جب محمد لڑنے گیا تو عرب کے کافرون نے اوسکے منہ پر ایسا پتہر مارا کہ اوسکا
دانت توڑ ڈالا الخ۔ **ج** اگرچہ یہان یہہ غرض نہین ہے کہ کوئی ناخن تک نہ تراشا
جائے بچانے سے مراد جانکی حفاظت ہے مگر پادری عماد الدین صاحب نے جو صرف جاہلانہ
یہہ اعتراض کیا ہے اوسکا جواب ہی سن لو کہ جب خدا نے بقول آپ ہی کے اپنے
بیٹے ہی کو صلیب پانیسے نہ بچایا اگرچہ فرشتون کے بارہ تمن سے زیادہ حاضر کر سکتا تہا

[illegible]

[illegible]

نئی اور ہم بھی کہتے ہیں کہ یہاں بھی واضح ہو گیا کہ ... عیسائیوں کو نجات ملی یعنی اگر
اتنی مشقت اور محنت حضرت صلعم اپنے اوپر گوارا کرتے تو کیونکر سب جہان میں
اسلام پھیلتا ۔

قولہ اچھوتو تیسرے مائدہ رکوع ۱۲ لیعلم اللہ من یخافہ بالغیب تاکہ
خدا کو معلوم ہو جاوے کہ اوس سے کون ڈرتا ہے الخ سچ پیدائش ۱۸ باب ۲۱ میں
ہے میں اوتر کر دیکھونگا انتہی دیکھو معلوم ہو جاتا بڑی بات ہے یا اوتر کر دیکھنا اور مسیح نے جو پوچھا
کہ میرے کپڑے کو کس نے چھوا (مرقس ۵ باب ۳۰) اگر عماد الدین کا خدا عالم الغیب ہے تو پوچھنے
کی کیا حاجت تھی پھر عماد الدین صاحب فرماتے ہیں کہ اکثر مسلمان ہماری توریت و
انجیل کی ایسی آیتوں پر اعتراض کیا کرتے ہیں اسلئے ہمارے عیسائی بھائیوں کو چاہئے کہ ان
قرآنی آیتوں سے مطلع رہیں انتہی پس عماد الدین کیسے عقل سب عیسائیوں پر ہو تو ان آیتوں کو
بطور اعتراضات توریت و انجیل پیش کر سکتے ہیں ورنہ کون شخص تمام عالم میں نہیں
جانتا کہ ان اعتراضوں سے پادری عماد الدین صاحب کو صرف اپنی ہی قابلیت و فضیحتی
کے سوا اور کیا فائدہ حاصل ہوا ایسے کون عیسائی اپنی جی میں فضیحتی اور سب لوگوں میں
ہنسی کرانا چاہیگا اسیکے سوا غالبًا پادری عماد الدین سے تو اکثر عیسائی کہیں لیاقت میں زیادہ
ہیں یہ آپ سکھلاتے او ہیں کیا ہیں

قولہ اچھوتو تیسرا اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یہ بالکل جھوٹ ہے
یہ کیسی واہیات بات ہے ہرگز صحیح نہیں ہم دیکھتے ہیں کہ لندن ہزاروں مسلمان دعا مین کرتے ہیں پھر بھی
ونکی قبول نہیں ہوتی الخ عجیب عجیب اعتراض پادری عماد الدین صاحب کو سوجھے ہیں
کیا مسیح نے نہیں فرمایا کہ مانگو تو تمہیں دیا جائیگا (متی ۷ باب ۷) ہم دیکھتے ہیں کہ لندن

ہزاروں عیسائی دعائیں کرتے ہین کبھی اونکی قبول نہین ہوتی اور اس سے بڑہکر یہہ ہے
کہ مسیح نے فرمایا کہ وے جو ایمان لائینگے اونکے ساتھہ یہہ علامتین ہونگی کہ وے میرے
نام سے دیوونکو نکالینگے اور نئی زبانین بولینگے سانپونکو اوٹھا لینگے اور اگر کوئی ہلاک
کرنیوالی چیز پینگے اونہین کچھہ نقصان نہوگا وے بیمارونپر ہات رکھینگے تو چنگے ہوجاینگے
(مرقس ۱۶ باب ۱۷ و ۱۸) اور چونکہ عماد الدین اونمین سے کوئی ایک بات بھی نہین کرسکتے
اس سے ظاہر ہے کہ نہ صرف یہہ کہ یہہ تجار الدعوات نہین ہین بلکہ عماد الدین یا انکا یہی شبہ
ہین بلکہ رائی کے دانہ کی برابر بھی ایمان عماد الدین مین نہین ہے دیکھو
(متی ۱۷ باب ۲۰)

قولہ ۲۱ چھوٹھہ مائیت ہے ھو الذی انزل الیکم الکتب مفصلا

الخ مفصل یہہ بالکل جھوٹھہ ہے وہ ہرگز مفصل نہین بلکہ بڑے مغلق کتاب ہے
الفاظ مشکلہ اوسمین بہرے ہوے ہین۔ وہ مقامات حریری سے درجہ دویم پر ہے الخ
ج مغلق تو انجیل ہی کو سمجھنا چاہئے کہ جسمین تثلیث وغیرہ کا بہید آجتک کسی نے نہ بیان
کر پایا اور عیسائی کتاب مقدس کی فضیلت مین عیسائی علما نے لکہا ہے کہ اوسکا
ایسا عمق ہے اگر ہاتہی بہی اوسمین غسل کرنا چاہے تو بخوبی تیر سکے اور نہایت پایا سکے
انتہی (مفتاح الکتاب صفحہ ۱۷) اور خود عماد الدین ۲ شموئیل ۲۴ باب اکی نسبت فرماتے
ہین کہ البتہ عبارت مغلق ہے دیکھو ۹۵ فساد کا جواب دیکھئے کہ یہہ کتابین مغلق ہین یا قران مجید
ہان عماد الدین ایسے کم علم ونکے لئے اگر قران مغلق ہو تو عجب کیا ہے پہر جب وہ ایسی مغلق
کتاب ہے تو بھی آپ فرماتے ہین کہ مقامات حریری سے درجہ دویم پر ہے اب اہل فہم
عماد الدین کے عقل پر روئین یا ہنسین کہ وہ کتاب تو ایسی مغلق ہے پہر مقامات حریری سے
درجہ دویم پر اوسے کیونکر پہچان گئے جبکہ اوسکا مطلب بسبب مغلق ہونیکے کچھہ سمجھہ
ہی نہین سکتے ایک اور بات عماد الدین کی نافہمی پر گواہی دے رہی ہے کہ مقامات

حریری کی تو ایسی صاف عبارت ہے کہ اسکولون کے لڑکے اوسکے مطالب اور غوامض کو
بیان کرتے ہیں اور قرآن اوس سے درجہ دوم پر ہو کر بڑی مغلق کتاب ہو گئی اب کہانتک
عماد الدین کے جہوٹہہ باتونکا کوئی شمار کر سکے کیونکہ اگر قرآن مغلق ہے تو مقامات حریری سے
درجہ دوم پر نہین اور اگر اس سے درجہ دوم پر ہے تو ہرگز مغلق نہین بہرحال عماد الدین کے
جہوٹہی ہونے کے لیئے عماد الدین ہی کا قول کافی ہے پس اگر عماد الدین مین کچہہ صداقت ہے
تو اسیقدر کہ وہ اپنا جہوٹہا ہونا بار بار بے تامل ثابت کردیتے ہین -

قولہ ۲۳ جہوٹہہ سورہ انعام کے ۱۶ رکوع مین ہے **یا معشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم** اے جنون اور آدمیون کیا میری طرف سے تمہارے پاس رسول نہین آئے یہہ بہی جہوٹہہ ہے جنونمین اگر وے کہین ہون بہی تو کونسا رسول گیا الخ
ج میزان الحق چہاپہ الہبانہ سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۲۱۰ مین ہے کہ جن وغیرہ سلیمان ع کے حکم مین تہے
اس قسم کی حدیثین ملک الموت گمرا وغیرہ مین ہے مفسرین نے لکہا ہے کہ جنون مین بہی رسول
ہوتے ہین اور اونہین نذر کہتے ہین اور چونکہ عیسائیون کو اسکی خبر نہین ہے تو کیا ضرور
ہے کہ ہم بہی اونہین کیطرح جاہل ہو جائین کیونکہ جب مخلوقات جن کی ثابت ہے تو کیا خدا نے
اونہین بے ہدایت رکہا ہوگا بس ونمین بعضون نے اپنی ہی قوم مین اور بعضون نے
انسان کے وسیلہ ہدایت حاصل کی ہے اسکے سوا یہہ آیت رکوع ۱۶ مین ہے جیسے پادری
صاحب ۱۴ رکوع مین بتاتے ہین

قولہ ۲۴ جہوٹہہ اعراف مین ہے **کما بدأکم تعودون** جیسے تمہاری ابتدا
ہوئی اوسیطرح عود کروگے جہوٹہہ ہے الخ ج ابتدا سے مراد یہہ ہے کہ جسم کے
ساتہہ قیامت مین اوٹہینگے نہ یہہ کہ پیدا ہو کر اور جوان اور بوڑہی ہو کر بلکہ مطلب
ابتدا سے یہہ ہے کہ جسطرح پہلے حضرت آدم کا جسم تیار ہوا تہا اوسیطرح قیامت
کے دن ہر شخص کا جسم تیار ہوگا

قولہ ۱۰ جھوٹ سورہ ہود میں ہے ما دامت السموات والارض یعنے جبتک زمین و آسمان
قائم رہینگے تب تک بہشت میں رہا کرینگے یہہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ آسمان و زمین
فنا ہونگے الخ ج مکاشفات ۲۱ باب ۱ میں ہے پھر مین نے ایک نیا آسمان اور
نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلے آسمان اور زمین جاتی رہی تھی اور کوئی شبہ نہیں -

قولہ ۱۱ جھوٹ سورہ ابراہیم میں ہے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ
لیبین لہم یعنے جو رسول ہمنے بھیجا ہے وہ اپنی قوم کی بولی بولتا ہے تاکہ اونکے لئے
بیان کرے کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ محمد صاحب عرب ہی کا رسول ہے الخ ج پیغمبر کا
اپنے ہی ملک کی زبان میں تعلیم دینا یہہ تو سب انبیا سلف سے ظاہر ہے ہاں مگر
کہ حضرت عیسے آسمان پر جانیکے بعد بھی عبرانی ہی بولتے رہے اعمال ۲۶ باب ۱۴ اور حضرت
عیسٰے نے فرمایا میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسیکے پاس نہیں بھیجا
گیا دیکھو متی ۱۵ باب ۲۴ باوجود اسکے پادری عماد الدین جو ہندوستانی تھے یہہ کیونکر
عیسائی ہوگئے اسکے سوا جب پادری عماد الدین نے اتنا اقرار کیا کہ محمد صاحب عرب ہی کا
رسول ہے الخ پس جو عرب کا رسول ہے وہی مشرق و مغرب کا بھی رسول ہے

قولہ ۱۹ جھوٹ سورہ نحل کے ۱۱ رکوع میں ہے تبیانا لکل شیء یہہ قران بیان ہے
واسطے ہر شئے کے یہہ بھی جھوٹ ہے صدہا باتین اوسمین مذکور نہیں ہیں محمدیون کے
مذہب کی بنیاد صرف قران پر نہین بلکہ ادلہ اربعہ یعنے قران حدیث اجماع قیاس
پر چلتے ہین الخ ج مگر یہہ نسمجھے کہ کیا حدیث و اجماع و قیاس کا ماخذ قران کے سوا کچھہ
اور بھی ہے

قولہ ۲۰ جھوٹ سورہ کہف مین ہے حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدها
تغرب فی عین حمئة یعنے ذوالقرنین بادشاہ جسکو بعضے سکندر کہتے ہیں جب وہ
پہونچا سورج غروب ہونیکی جگہہ پر تو اوسنے دیکھا سورج کو ایک دلدل کی ندی میں

ڈوبتا ہوا یہہ آیت بالکل جہوٹہہ ہے الخ ج ۵ نمبر زبور امین ہے تا در خدا یہوواہ فرمایا اور زمین کو سورج کے نکلنے کی جگہ سے لیکے اوسکے ڈہلنے کی جگہہ تک بلاتا ہے انتہی پس زمین جب زمین سورج کی نکلنی کی جگہہ ہوئی تو اوسمین سورج کا غروب ہونا کیا تعجب کا مقام ہے مگر اسبابہہ ہے کہ یہہ سب باتین انسانون کے محاورہ کے موافق فرمائی گئین دمتی ۱۲ باب ۴۲ آیت ہے کہ دکہن کی بیگم (یعنے بلقیس) زمین کے کنارہ سے سلیمان کی حکمت سننے کو آئی انتہی رومن تفسیر اسکاٹ میں لکہا ہے کہ ملک یمن سے آئی تہی پس وہ زمین کا کنارہ کہان ہے

قولہ ۱۳ جہوٹہہ مریم میں ہے ومن اعرض عن ذکری فلم یؤمن بہ ولم یتبع فان لہ معیشۃ ضنکا

جسنے میرے ذکر سے منہ موڑا یعنے میرے قرآن سے اور اوسپر ایمان نہ لایا اور اوسکی تابعداری نکی اوسکی معیشت یعنی روپیہ پیسے کی آمدنی تنگ ہوگی یہہ بہی غلط بیان ہے کیونکہ صدہا منکر قرآن جو رات دن اوسکی جڑ کاٹنے مین اچہی معیشت مین ہین الخ ج اسمین ایک جہوٹہہ تو پادریصاحب کا یہی ہے کہ اسے سورہ مریم مین بتاتے ہین حالانکہ سورہ طہٰ رکوع ۷ جزو ۱۶ امین ہے تفسیر حسینی مین ہے پس تحقیق مراد راست زیستنی تنگ و سخت در دنیا یا درکسب حرام افتد یا بعمل بد مبتلا گردد یا قناعت از و بستانند و بدام حرص و طامع گفتہ اند معیشت تنگ عذاب قبر است یا زقوم دوزخ انتہی پادریصاحب جو کہتے ہین کہ روپیہ پیسے کی آمدنی تنگ ہوگی یہہ اسوجہہ سے کہ اصل تفسیر اس آیت کی کسب حرام مین پڑنا یا بدکاری مین مبتلا ہونا یا قناعت سے بے بہرہ ہونا اور حرص کے جال مین پہنسنا دنیا مین اور عذاب قبر یا زقوم دوزخ بعد مرگ یہہ سب باتین پادریصاحب کے حق مین گویا عین پیشین گوئی ہین پس اپنے حال پر نظر کرکے یہہ صاف بیان لکہنے سے تو انہین شرم آتی کیونکہ قرآن سے مونہہ پہیرتے ہی پادریصاحب کو انہین سب باتون مین مبتلا ہونے پڑے ہے جیسا کہ انجیل متی مین بہی صاف لکہا ہے کہ زر کی دوستی ساری برائیون کے

جو شے جس کے بعضے آرزو مند ہو کر ایمان کے راہ سے بہٹک گئے داؤل طمطاوس باب
اسلئے پادریصاحب نے روپئے اور پیسے کے آمدنی مین تنگی کا ذکر یہان داخل کیا کیونکہ
پادریصاحب نے جو اسلام مین تنگی زر سے گہبرا کر روپئے پیسہ کیلئے عیسائی دین اختیار
کیا ہے اور کسب حرام اور عمل بد مین مبتلا ہوئے اور قناعت کی ہمت باقی نرہی اور حرص
کے جال میں پہنسے اور اسی سبب سے عذاب قبر اور زقوم دوزخ کے مستحق ٹہرے ہین پس و پیش
سوا روپئے پیسے کے اور کوئی بات ہی انہین سوجہتی ہے پس کلام الہی سے کہتے ہین کہ کیا ہی معترض
کے حسب حال خدا کیطرف سے مفصل جواب ملگیا سبحان اللہ انه علیم بذات
الصدور۔

۲۲ جوتہا (شروع) انبیا مین ہے اقترب للناس حسابهم
قریب آگیا آدمیون کے لئے حساب اونکا یعنے قیامت کا دن نزدیک ہو گیا ہے مگر تیرہ سو
برس نے قریب گذر چکے اب تک قیامت نہین آئے اسلئے یہہ آیت جہوٹہہ ہے الخ ج
مفسرین نے لکہا ہے کہ ناس سے مراد کفار مکہ مین یعنے نزدیک آیا وقت اونکے مواخذہ اور
پاداش کا کہ قتل و گرفتاری روز بدر اس سے مراد ہے انتہی انجیل میں حضرت عیسے کا قول لکہا ہے
کہ تم اسرائیل کے سب شہرونمین نہ پہر چکو گے جب تک کہ ابن آدم نہ آسے (متی ۱ باب ۲۳)
اور دسیون ۱۵ باب ۲۳ سے ظاہر ہے کہ اٹہارہ سو برس گذرے کہ اسرائیلی شہرونمین
کوئی شہر باقی نہین تہا جہان انجیل نہ سنائی گئی ہو مگر ہنوز حضرت عیسے نہین آئے اور
یہی خدشہ متی ۱۶ باب ۲۸ میں بہی موجود ہے جہان لکہا ہے کہ اونمین سے جو یہان کہڑی ہین
بعضے ہین کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہہ نلین موت کا مزہ نہ چکہینگے
انتہی پس اونمین کا اب کوئی ہی باقی نہین ہے مگر ابن آدم کا آنا ابہی تک نہین ہوا

۲۳ جوتہا انبیا کی ۲ رکوع مین ہے اولم یر الذین کفروا ان السموٰت
والارض کانتا رتقا ففتقناهما کیا نہین دیکہا ان منکرون نے کہ آسمان

غلطیہ ہے نہ بجہت عموم یہی عبارت تفسیر کی ہے اسکی سوا پادری صاحب نے یہان ہدایت
المسلمین کے صفحہ ۵۷۳ مین جنون کے وجود کا توصفائی سے اقرار ہے اور اس آیت
کا مطلب اسطرح سمجہنا چاہیے کہ مجموعہ توریت مین لکہا ہے شعلے آسمان تک اوٹہی +
(قاضیون ۲۰ باب ۴۰) اگر وہ آیت توریت کی سچ ہے تو قران کی آیت کیونکر جہوٹہہ ہو سکتی ہے
اسکے سوای حضرت عیسیٰ ع نے فرمایا کہ ابن آدم کو زمین پر جگہہ نہین جہان اپنا سر رکہے (متی ۸ باب
۲۰ لوقا ۹ باب ۵۸) اور مصنف انجیل یوحنا نے لکہا ہے کہ سب کام جو یسوع نے (تین ۳
برس مین) کئی اگر کتابین لکہی جائین دنیا مین نہ سماتین (یوحنا ۲۱ باب ۲۵) تعجب کہ یہ آیتین
جو صریح خلاف قیاس مین سچ ہو جائین اور قران کی وہ آیت جہوٹہہ سمجہی جاے اسکی
سوا قران خصوصاً اہل زمین کے لئے نازل ہوا ہے نہ فرشتون وغیرہ کے لئے پس زمین پر
جو کچہہ ہے اکثر پانی سے زندہ ہے مگر یہہ بہی خوب یاد رکہنا چاہیے کہ سب چیزون کے پیدا ہونے
سے پیشتر خدا کی روح پانی پر جنبش کرتے تہے (پیدایش ۱ باب ۱) یعنے کان عرشہ علی الماء
پس اسکے بعد سے جو کچہہ ہے پانی سے ہے

۲۵ جہوٹہہ اسمین ہے **فلا تستعجلون** پس جلدی نکرو پہر کہا **خلق الانسان من عجل** آدمی جلدی سے پیدا کیا گیا ہے یعنے جلدی اوسکی خلقت
مین ہے پہر اوسی سے کیون منع کرتا ہے جبکہ اوسکے جبلت مین جلدی ہے اور طبع سے نکلنا غیر
ممکن الخرج پادری عماد الدین صاحب کے کفر و نفاق جبلت مین ہے تاہم توبہ کے اونہین
آپ بہی گنجایش ہے کیونکہ شرعی حجت اسمین تمام ہوتے ہے پس باوجود اس عظیم سرکشی کے
خدا نے اونکے جبلے کفر و نفاق پر اکتفا کرکے اگر اب بہی اونہین توبہ کرنیکی رخصت ندی
ہوتی تو قیامت کے دن پادری صاحب کے عذر کیونکر عذاب کی مستحق ٹہہرتے اور آیت سے
تو صاف ظاہر ہے کہ انسان کی خلقت مین جلدی ہے اسیلئے تو اوسے جلدی کرنیسے منع
فرمایا اگر وہ جلد باز نہوتا تو اوسے منع کرینگے حاجت کیا تہی رہا یہہ اعتراض کہ ایسی

حالت مین منع کرنا بیفائدہ ہے کیونکہ اسکی عادت پچہوٹیگی یہہ محض جہالت ہی دیکہو
انسان اپنی خلقت سے جاہل پیدا ہوتا ہے پہر پڑہنے سے کیسا عالم ہوجاتا ہے یعنے اگرچہ عادت
جبلی ہے مگر نصیحت بہی تو کچہہ تاثیر رکہتی ہے ورنہ بازارون مین انجیل سنانا بیکار ہوجائیگا

۲۶ جہوٹہہ یہہ ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین

ہمنے محمد کو سارے جہان کے واسطے رحمت بنا کے بہیجا ہے یہہ محض جہوٹہہ ہے
وہ اپنے مسلمانون کے لئے اس دنیا مین رحمت ہونگے سارے جہان کے لئے تو غضب
الہی مین بنا بہتیری عورتین اور بچے لوگون سے پکڑکر فروخت کردی صدہا آدمیون کے
خون کر ڈالے اجتک اونکی ذریت جہانکو دکہہ دے رہی ہے اور غصہ اور تعصب بقدر
ہمیشہ کہ تمام جہان مین کسی قوم کے اندر اتنا نہوگا انتہی یہہ آیت بہی سورہ مین نہین ہے
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے واسطے سراسر رحمت ہین دنیا مین
اور عافیت مین بہی دیکہو پادری عماد الدین صاحبنے کیا کچہہ برا اور سخت و سست
حقیقت کا ... بیان مین لکہا ہے تو بہی ابتک آسمان نہین پہٹ پڑا یہہ کیسے بڑی رحمت
... دوسرے یا وجود اس کفر بکنے کے اب بہی پادری صاحب کو توبہ کی گنجایش ہی اور شفاعت کی
امید ہوسکتی ہے کیونکہ آفتاب ابتک مغرب سے نہین نکلا ہے یہہ کیسی بڑی رحمت کی شان ہے تیسری سارے
جہان سے پادری صاحب بہی جدا نہین ہو اگر حضرت صلعم سارے جہان کیواسطے رحمت ہین تو پادری
صاحب کے واسطے بہی فوراً توبہ کرتے ہی رحمت ہین چوتہی عیسائیونکو تکلیف یہودیون نے حضرت عیسیٰ اور
انجیل کے بابت دم بند کر رکہا تہا حضرت پیغمبر اسلام نے انکی مدد کی کہ حضرت عیسیٰ کے مراتب
بلند پر گواہی دی اور انجیل کی فضیلت ظاہر کی تمام روے زمین پر یہہ حمایت صرف حضرت
صلعم ہی نے فرمائی یہہ کیسی بڑی رحمت کی شان ہے پانچوین پیروان اسلام کو سب الہامی
کتابون اور سب انبیاء علیہم السلام کا ادب کرنے کی تاکید کی اور یہود ونصاریٰ کی دشمنی
سے کچہہ ملال اور تعصب کو خاطر مین نہ لائی یہہ کیسی بڑی رحمت کی شان ہے باوجود
اسکے جو بعضے کور باطن اپنے نفس کی خباثت مین مبتلا ہین تو یہہ عیسائیون ہی کے

ظلم بجنسہ ہے اور عورتون اور بچونکو فروخت اور صدہا آدمیونکا قتل جب پادریصاحب
واجبی الزام کے ساتھہ ثابت کرینگی تب وسمین بہی اونکو خطا کہو لکر بتادیجائیگے
اور حضرت صلعم کے ذریت کا حلم تو ہمین سے ظاہر ہے کہ پادریصاحب اپنی پچہوڑی
گفتگو کو ملاحظہ فرمائین اور میرے جوابات پر ذرا انصاف سے نظر کرین تب معلوم
ہوجائیگا کہ طرفین مین سے کون کینہ ور اور متعصب ہے

۲۷ جہونٹہ احزاب مین ہے بلغت القلوب الحناجر یعنے جب مسلمانون
مصیبت آئی تو اونکی دل جو بائین پسلی کے تلے ہین گلے تک آگئے یہہ بہی جہونٹہ ہے اگر
اونکی دل گلی تک آجاتی تو وہ فوراً مرجاتے مگر وہ تو جیتے رہے الخ ج تفسیر مین
وبرسید دلہا بحنجرہا از ترس چہ شش ریہ منتفخ میگردد و قلب بارتفاع او تا حنجرہ میرسد
(ع ۲) اور یہان مطلب یہہ ہی ہے کہ گویا دل گلے تک آئے یعنے ایسی حالت اضطراب
مین ہوگئے جیسے آپ بہی کہتے ہین کہ کلیجہ منہ کو آگیا اور یہہ کمال خوف و اضطراب کا
بیان ہے انجیل مین لکہا ہے کہ اوسکا پسینہ لہو کے بوندون کیطرح ٹپکتا تہا (لوقا ۲۲ باب)
ایسی حالت مین انسان ہرگز زندہ نہین رہسکتا ہے دیکہو ۱۸۵۷ع کے غدر مین لاٹ صاحب
ایسی حالت مین جان بر نہوسکے پادری اسکاٹ صاحب نی انجیل کے تفسیر مین صفائی
یہہ ذکر لکہا ہی حالانکہ حضرت عیسے اوس حالت مین زندہ رہے تہی اگر وہ صحیح ہے تو قرآن کی
اس آیت سی پادری عماد الدین نے کیون تعجب کیا

۲۸ جہونٹہ اسمین ہے لقد کان فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
ضرور محمد مین مسلمانون کے لیئے اچہا نمونہ تہا سبحان اللہ کیا اچہا نمونہ تہا محمد کے نمونہ
پر اگر چال وچلن بناوین تو جیتے جی دوزخین ہوجائین اسکی تشریح کی ضرورت نہین
کیونکہ اونکا چال وچلن اور تعلیم ایسی نہین ہے کہ کوئی دانا ذی علم اسکو پسند کرے الخ ج
محرفین انجیل کیطرح پادری صاحب بعادت اس آیت مین بہی لکم کا لفظ نذارد کر گئے

اب سنو کیا سور کے گوشت کو اور شراب خواری کو جو یہہ عیسائی بہت پسند کرتے ہیں منع کرنا پسند کے لائق نہین ہے کیا مقدس مقاموں سے عیسائیونکے خارج ہونیکی پیشین گوئی کرنا کہ جسکا ظہور ایک عرصہ کے بعد کمال شہرت کے ساتھہ ہوگیا پسند کے لائق نہین ہے کیا عیسائیوں کی طرح ناپاک اور بے غسل و بے وضو رہنے سے منع کرنا پسند کے لائق نہین ہے پہر کیا توحید کے تعلیم کرنا پسند کے لائق نہین ہے کیا عورتونکو مہر دینا اور ستر عورت کرنا اور ریشمی لباس سے مردونکو منع فرمانا اور سود سے نفرت دلانا جو توریت مین بہی مرقوم ہے پسند کے لائق نہین ہے اگر یہہ سب تعلیمات حضرت صلعم کے پسند کے لائق نہین تہین توریت پیشتر ہی پسند کے لائق نہ رہی پہر کیون کرتے ہین اوس سے وعظ اور نصیحت کیجاتے ہے پہر یہہ بہی کہ حضرت عیسیٰ کی نبوت اور اونکی روح اللہ ہونے اور بے باپ پیدا ہونی ہرگز ہی بتایا یہہ کچہہ بہی پسند کے لائق نہین ہے اور کیا ان تعلیموں پر عمل نکرنیوالا دوزخ سے بچ سکتا ہے ہان جیتے جی تو شاید مشن کی روٹی سے عیش کرکے دوزخ سے بیفکر رہے مگر مرنے کے بعد ہرگز دوزخ سے نبچ سکیگا کیونکہ دنیا تو دینداروں کے لئے دوزخ ہے نہ یہہ کہ بدکاروں کے لئے مگر عاقبت کا حال اسکے برعکس ہوگا

۲۹ چہوتہہ سورہ مریم مین لکہا ہے یا اخت ھارون اے بہن ہارون کی سورہ تحریم مین ہے ومریم ابنت عمران اور مریم عمران کی بیٹی واضح ہو کہ محمد صاحب نے اس مقام پر پر مراد ہو کہ کہا یا ہے عمران نام ہے ایک شخص کا جسکے بیٹی مریم تہی اور موسیٰ اور ہارون اوسکی دو بیٹے تہے اور یہہ مریم جسنے حضرت مسیح پیدا ہوے اوس مریم سے ۱۴۹۱ برس پیچہے دنیا مین تہی مگر محمد صاحب جو سنی سنائی باتین قران مین لکہتے ہین اونہوں نے سمجہا کہ وہی مریم ہارون کی بہن اور عمران کی بیٹی تہی جسنے مسیح پیدا ہوا اسلئے اسنے قران مین یہہ غلط بات درج کردی الخ ج توریت سے ثابت ہے کہ حضرت مریم حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کی بہن کا نام تہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم بہی اوسی خاندان سے تہین کیونکہ حضرت الیسابات کے رشتہ دار تہین (لوقا ۱ باب ۳۶) اور

عمران حضرت ہارون کی والدہ کا نام تہا پس حضرت مریم بنت عمران یا اخت ہارون
نہو سکین تو اور کیا ہوسکین کیا انجیل مین حضرت عیسے کو ابن داؤد کو اور ابن ابیر ہام نہین
لکہا ہے (دیکہو متی ۱ باب ۱) یہہ کیا بیوقوفی کا اعتراض پادری عماد الدین نے کیا اگرچہ
یہہ سچ ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم سنے سنائی باتین قران مین نہین لکہتے مین کسی کتاب
مین سے دیکہکر نہین لکہتے مگر اس سنی سنائی باتونکا اعتبار تو دنیا کی سب کتابون سے زیادہ
ہے کیونکہ حضرت جبرئیل سے سنکر حضرت صلعم یہہ باتین قران مین لکہتے ہین
۴۳ جو نمبر سورہ النسا کی ۲۲ رکوع میں ہے ماقتلوہ وماصلبوہ ولکن
شبہ لہم یعنے عیسیٰ مسیح کو نہ قتل کیا اور نہ صلیب دی مگر عیسائیون کو شبہ
پڑگیا واضح ہو کہ عیسے مسیح کے مارے جانے کی بابت اشعیا نبی ۵۳ باب مین مسیح سے ۷۱۲
برس آگے خبر دیگیا ہے اور دانیال و موسی ع اور اکثر انبیا اس واقعہ کی خبر دیتے آئے
خود مسیح بار بار کہتا رہا کہ مین مر کے پہر جی اوٹہونگا اسکے سوا یہودی جنہون نے صلیب
دیکہتے ہین کہ بیشک ہمنے اوسکو صلیب دی مگر محمد صاحب کہتے ہین کہ اوسکو صلیب بہی
نہین ہوئی خدا کی اگلے نبی غلط بولتے اور سارا جہان جہوٹہہ بولتا ہے خود صلیب دینے والے
بہی جہوٹہے ہین مگر محمد صاحب جو ۶۰۰ سو برس پیچہے پیدا ہوئے سچ بولتے ہین جو کوئی
نشانی نبوت کی بہی نہین رکہتے الخ یسعیاہ ۵۳ باب ۱۰ مین ہے کہ وہ اپنی نسل
کو دیکہیگا الخ اور ۱۲ آیت مین ہے کہ اسلئے مین اوسی بزرگون کے ساتہہ ایک حصہ
دونگا اور وہ لوٹ کا مال اور زورونکی ساتہہ بانٹ لیگا انتہی پس یہہ باتین حضرت
عیسے سے کیا علاقہ رکہتے ہین نہ اپنی نسل دیکہی اور نہ کبہی مال غنیمت تقسیم کیا اور
حضرت دانیال اور حضرت موسی ع اور اکثر انبیا کی جب کچہہ اقوال آپ نقل کرینگے
تب آپ کی فہم کی نادرستی ظاہر کردیجائیگی اور شاگرد تو حضرت عیسی کے گرفتار
ہوتے ہے سب بہاگ گئے تہے اپنے سامنے مصلوب ہونیکی گواہی کیونکر دیسکتے تہے

اور حضرت عیسیٰؑ نے اگر کہا ہو کہ مر کر جی اوٹھونگا تو اسے مصلوبیسی کیا علاقہ ہے
اور یہودی صلیب دینا کیا جانتے یہہ دستور تو رومیون مین تہا اور زمانہ اسلام سے
پیشتر عیسائیون مین ایک فرقہ تہا جو کہ باسلیدی کہلاتے تہے اونکا یہہ عقیدہ تہا
کہ مسیحؑ آپ مصلوب نہو مگر شمعون ایک قرینی اوسکی عیوض پکڑا گیا اور مصلوب ہوا
پہر سرنہتی اور کارپوکراطی اور دوسیتی تین فرقے اور تہے کہ زمانہ اسلام سے پیشتر یہی
خیال کرتے تہے (بعینہ نقل از رومن ترجمہ قرآن و حاشیہ علماء نصاری مطبوعہ
الہ آباد مشن پریس ۱۸۴۴ع اور انعام عام مطبوعہ ۱۲۹ ہجری مین اور بہت فرقہ اس
عقیدہ کی مین لکہہ چکا ہون اب فرمائی کہ یہہ فرقے تو زمانہ اسلام سے پیشتر تہے
انہون نے مسلمانونکی طرح کیون حضرت عیسیٰؑ کی مصلوبی سے انکار کیا یا انہین بہی مسلمانون
نے سکہلادیا تہا کیونکہ اوسوقت مسلمان کہان تہے اور یہہ جو پادریصاحب لکہتے ہین
کہ محمد صاحب کوئی نشانی نبوت کی نرکہتے الخ لیکن حضرت صلعم کی نبوت کی یہی نشانی
نہین ہے جو حضرت نے فرمایا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک (نصاری وغیرہ) کعبے کے
گرد آنے نپاوے (سورہ انبیاء ع ۳) اور قریب تیرہ سو برس گذرے کہ کوئی عیسائی
جب تک علی الاعلان مسلمان بنکر نجائی تو تمام ملک عرب مین جانے نہین پاتا چہ جائی
انکہ کعبہ شریف کی گرد اگر پادریصاحب عرب مین جاکر یہہ زبان کہولین تو بہی
مونہہ بیکر کبہی نہ وہان سے لوٹ سکین یہہ حضرت صلعم نے کی پیشین گوئی اور
نبوت کی نشانیون میں سے ہے

ہدایت المسلمین کے فصل قرآن کے تحریف کے جہوٹہی دعوی مین

یہہ بیان صفحہ ۱۷۰ سے ۱۹۳ تک ہے اسمین اختلافات قرات وغیرہ عمادالدین نے لکہے ہین
اسکا جواب بہی انکو عنقریب ہدایت المسلمین سے دلواونگا دیکہو ہدایت المسلمین صفحہ مختصر
سطر ۴ - ۶ قولہ طرح طرح کی شرارتین اور قسم قسم کے مضامین جو محمد صاحب کو

معلوم ہی نہتی ان مولویون نے مذہبی کتابون مین لکھہ کر دین محمدی کی شکل کچھہ کے کچھہ بنا دی ہے تسپر بہی قران آجتک وہی قران ہے جو محمد صاحب کے عہد مین تہا اتہی
کیا اب بہی عماد الدین کے سارے اعتراضات محض بیوقوفی نہین ٹہر گئے پس ایسے
بدعقیدہ اشخاص کی بات سے مسلمان لوگ قران پر شک نہین کر سکتے انتہی
(دیکہو یعنے عبارت ہدایت المسلمین صفحہ ۲۵ سطر ۱۳) اسکے سوا دوسرے صاحب
جو پادری عماد الدین سے لیاقت مین اول درجہ رکہتے ہین یعنے صفدر علی صاحب
علیسائی اپنے کتاب نیاز نامہ مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۷ع صفحہ ۴ مین فرماتی ہین کہ اب
جسقدر قرأتین پائی جاتی ہین اور جو جو اختلافات ہین جزئیات اور خفیف باتون مین
ہین باقی تمام اصول بیانیہ اور ارکان اسلام و تعلیمات و اخبار وغیرہ جملہ مطالب
و مقاصد سب روایتون و قراتون کے موجب یکسان ہین کچھہ اختلاف نہین ہے
اس جہت سے قران محرف نہین ہے اور نہ اسکو کہہ سکتی ہین کہ اب قابل اعتماد و اعتقاد
کے نہین ہے بلکہ جیسا نسخہ عثمان رضہ نے ترتیب اور جمع کر کے لکہا تہا اب موجود ہے انتہی

اور اسیطرح عماد الدین نے تحقیق الایمان

مطبوعہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۲ مین بہی اقرار صحت قران کیا ہے

(ہدایت مسلمین کا باب تہم مسیح کے بیان مین)

(فصل اول خاص مسیح کے ذکر مین)

(صفحہ ۳۹۱ و ۳۹۲) قولہ عورت کی نسل سے سانپ [illegible]
کیا جائیگا الخ ج عماد الدین نے یہہ عورت کی نسل سے مراد حضرت عیسیٰ کو سمجھا
لیکن ایوب ۲۵ باب ۴ مین ہے وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیونکر پاک نکلتا ہے انتہی
(صفحہ ۳۹۳) قولہ تیری نسل اسحاق سے کہلائیگی الخ ج متی ۳ باب ۹ مین
حضرت یحیی ع یون عماد الدین کو جواب دیتی ہین گمان مت کرو کہ ابراہیم ہمارا باپ

ہے کیونکہ مین سچ کہتا ہون کہ خدا انہین پتہرون سے ابراہیم کے لئے اولاد پیدا کر سکتا ہے انتہی

(صفحہ ۳۹۴) قولہ عصا اوسکی پائون سے الخ ج عصا یہودیون کے پائون سے زمانہ اسلام مین گیا اور اسوقت تک جا بجا اونکی حکومت قایم تہی اسکے سوا اس ساری پیشین گوئی کے بموجب مسیح کو تو دنیا مین سر رکہنے کی جگہہ نہتہی (متی ۸ باب ۲۰) اونہون نے کب گدہا اپنا انگور کے درخت سے باندہا اور لو فرضا یہہ پیشین گوئی مسیح کے بابت ہو تو اس سے انکار کسی ہے بلکہ اس سے کہین زیادہ حضرت عیسے کے مراتب اہل اسلام کے نظر مین ہین مگر پیدایش ۴۹ باب ۱۰ مین حضرت یعقوب نے اپنے بیٹے یہوداہ کو یہہ برکت دی تہی جسکے نسل مین حضرت داؤد اور حضرت سلیمان اور بہت سے بادشاہ ہوئے

(صفحہ ایضا) قولہ استثنا ۱۸ باب ۱۸ الخ ج یہہ دعوی عماد الدین کا بالکل غلط اور یہہ پیشین گوئی حضرت نبی اسلام علیہ السلام کیواسطے اسطرح ثابت ہے کہ تمام عالم مین کوئی عالم مہر سے اس دعوے کو رد نہین کر سکتا اور اسیطرح اون پیشین گوئیون سے اور راجرونکو سمجہنا چاہئے جو کچہہ اپنے عقل اور کچہہ ان محرف انجیلونسے عماد الدین نے صفحہ ۴۰۵ تک لکہی ہین

(فصل دویم مسیح کی تعلیم کے بیان مین)

(صفحہ ۴۰۶-۴۲۱) پادری عماد الدین صاحب نے ہدایت المسلمین کا حجم بڑہانے کے لئے انجیل سے کئی ورقونکا ساراپہاڑی وعظ نقل کر دیا یہہ عجیب تصنیف ہے کیا کوئی انجیل مین جسکی ہزارون جلدین ہمیشہ مفت بٹا کرتی ہین نہین دیکہہ سکتا تہا سبحان اللہ مگر تعجب کہ ساری انجیل کیون نہ نقل کر دی تا کہ ہدایت المسلمین کے جلد اعجاز عیسوی کے برابر تو ہو جاتے

فصل سوم تثلیث کے بیان مین

(صفحہ ۴۲۲ و ۴۲۳) عیسائی عقاید ناموں کے بموجب کچھ ملفوظات شریف
(صفحہ ۴۲۴) قولہ باپ خدا اور بیٹا خدا اور روح القدس خدا پس یہی تین خدا
نہیں بلکہ ایک خدا الخ ج اگر وہ تینوں ایکہی ذات واحد ہے تو باپ کو بیٹا اور روح
القدس کو باپ کیوں نہیں کہہ سکتے اسکا کیا سبب ہے کہ تینوں کے جدا ہی جدا مخصوص نام ہیں
اور ایک کا نام دوسرے پر نہیں پکارا جاتا ہے

(صفحہ ۴۲۵) قولہ محمد صاحب نے اس تثلیث کے مسئلہ کو قران میں رد کیا ہے اور بار
بار بڑے تحقیر سے اسکا ذکر قران میں لاے ہیں الخ

صفحہ ۴۲۶ قولہ محمد صاحب تثلیث کی نسبت یہی جانتے تھے کہ اللہ و عیسے اور
مریم ع جب محمد صاحب یہودیوں اور رومن کاتھولک عیسائیوں نہیں سودا بیچا کرتے تھے
تو دیکھا اونہوں نے مریم کی تعظیم اور اوسکی نام کی تسبیح پڑھتے ہوئے رومن کاتھولک لوگوں کو دیکھا
ہوگا جیسے بعضے اہل اسلام یا عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھتے ہیں اور بعضے اصحاب
کہف کے نام اور بعضے یا علی یا علی اور بعضی یا بھیک یا بھیک مثل شاہ عبد الحق وغیرہ کے
بھی وظیفہ پڑھتے تھے الخ ج لیکن عماد الدین جو بار بار رومن کاتھولک رومن کاتھولک
بک رہے ہیں اونھیں اتنا بھی شعور نہیں کہ عرب میں رومن کاتھولک کہان سے تھے
اب عماد الدین کی وہ ساری تحقیقات اور لاف قابلیت کہاں گئے اور وہ نہیں جانتے
کہ اکثر حاضرین مجلس نائسیر جو ۳۲۵ع میں جمع ہوئی تھے حضرت مریم ع کو تثلیث میں شامل کرتے
تھے اسی سبب سے اونکا نام میریامانٹ رکھا گیا تھا اور عرب میں فرقہ کولیریڈیس حضرت
مریم ع کو تثلیث میں شامل کرتے تھے اور اونکے لئے ایک قسم کی روٹی تیار کرتے تھے اور
تثلیث کے گرجا گھر میں ایک سیڑہی مسیح کی اور دوسرے حضرت مریم ع کی لگی ہے یعنے جسطرح حضرت
عیسی آسمان پر عروج کر گئے اسیطرح حضرت مریم بھی اور رومن کاتھولک اب بھی حضرت
مریم کو بہشت کی ملکہ اور خداوند کی ماں کہتے اور اون سے دعا مانگتے ہیں اگرچہ تثلیث میں

روح القدس کو شامل رکھتے ہین اور صفحہ ۲۴۴ مین جو لکھا ہے کہ مسیح کے وقت سے
آجتک اگرچہ مسایل جزیہ اور فروعات مین درمیان فرقون عیسائیون کے بہت سا
اختلاف پڑ گیا مگر تثلیث کے اندر کسی وقت اور کسی ملک اور کسی قوم مین اختلاف نہین پڑا
الخ مگر ہدایت المسلمین کے صفحہ ۵۲ مین پادری عماد الدین فرقہ ابیونی اور سرنتھیرین
کے حال مین فرماتے ہین کہ یہ فرقہ مسیح کی الوہیت کا منکر ہے انتہی پس جس عیسائی
فرقہ نے الوہیت مسیح کا انکار کیا وہ فرقہ تثلیث کا قائل کب رہا اور ہدایت المسلمین کے
صفحہ ۴۴ مین لکھا ہے کہ فرقہ ابیونین یہودی شریعت اور مسیح کے الوہیت سے بھی منکر تھے انتہی

صفحہ ۴۳۱ – ۴۳۴) قولہ سورہ مائدہ مین ہے وہ دونون کھانا کھایا کرتے تھے
محمد صاحب نے عدم الوہیت کی دلیل عیسیٰ و مریم کی نسبت بڑے فخر کے ساتھ سمجھکر
پیش فرمائی وہ یہہ ہے کہ وہ دونون کھانا کھایا کرتے تھے الخ **ج** اگر یہہ مضمون قرآن مین قابل
آپ کے سمجھنے مین اور اٹکنے سے تو آپ سے قبر تک کی مہلت لیکر کوئی اس سے بڑھ کر امتیاز
خالق و مخلوق کا آپ ہی بیان کیجئے دیکھو متی ۶ باب ۱۱ مین خداوند کی دعا مسیح نے بھی
اپنے شاگردون کو بھی دعا مانگنی سکھلائی کہ ہمارے روز کی روٹی ہمین دے انتہی
علے ہذا القیاس متی ۱۲ باب ۱۸ و ۱۹ و متی ۴ باب ۲

قولہ بہشت کا آسمان پر ہونا آدم کا زمین پر گرنا جسکی خبر کوئی رسول نہین دیتا الخ **ج**
اگر بہشت آسمان پر نہین تو پولس تیسرے آسمان پر کس فردوس مین گئے تھے (۲ قرنتیون
۱۲ باب ۲-۴ اور مسیح اوپر کہان تشریف رکھتے ہین (اعمال ۷ باب ۵۶) اور
عماد الدین جو بہشت کو زمین پر سمجھتے ہین اسکا جواب ایک عیسائی عالم کیطرف سے
پالمیٹر اوس نامور اخبار انگریزی مین مینے دیکھا وہو ہذا قولہ وہ بیانات عدن بھی
اوس وقت کی زمین اور اسوقت کے انسان کا نہین ہے جو بہشت کی حالت مین ہے ہو
اس تمام کے ایک ضلع واقعہ مسوپوتامیہ کا تو بیان ہے اور انسان کی گری ہوئی

حالت کا بیان ہے جبکہ اوس زمین اور وہانکی دریاؤں کا علم اوسے حاصل ہو گیا ہو
علاوہ اسکے یہہ بیان بہی کسی الہامی مصنف کا معلوم نہیں ہوتا بلکہ محض بیہودہ اور
کارخانہ خلقت کے خلاف ہے یہہ جو لکہا ہے کہ اوس باغ سے ایک دریا نکلا جسکے چار
سر بنے منبع ہو گئے کسی دریا کے سر یا منبع نہیں ہو سکتے اگرچہ شارحین ہوجاین یہہ بہی
لکہا ہے کہ چاروں دریا ایکہی دریا سے نکلے جبکہ باغ سے خارج ہوئے اور کہا گیا ہے کہ
وہ چاروں موجود بہی ہیں مگر نقشہ پر اس ملک کی ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ وہ ایک سے نہیں نکلی علاوہ اوسکی یہہ بہی بیان ہے کہ یہہ چاروں جہان موجود ہیں وہیں
وہ باغ تہا اور پہلی کہہ چکے کہ چار حصہ ہونیسے پیشتر یہہ دریا باغسے خارج ہو چکے تہے اس
طفلانہ بیان مختلف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سب مصنوعی ہے صحیح یہہ ہے ایک ہی
دریا ہوگا جس سے باغ عدن سیراب ہوتا ہوگا اور معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے سترہ برس کے اسیری
کے بعد توریت میں یہہ شامل کر دیا اسطرح پر کہ کسی مفسر کو نام عدن کا خیال آیا اور اوسنے
حاشیہ پر عدن لکہہ دیا اپنے یادداشت کیواسطے اور رفتہ رفتہ عمداً یا سہواً وہ بطن عبارت میں
پہونچ گیا اور متن میں راہ پائی اور الہامی عبارت توریت کو بدل ڈالا — اور اوس زمین میں
ملنے کا وعدہ محض ایمانداروں سے ہے اور اونہیں بہی بعد مرنے اور قیامت کے بعد
حالانکہ وہ زمین آباد ہے اور آباد بہی بے ایمانوں سے ہے (یعنے غیر عیسائیوں سے) پیشتر
اس سے کوئی کفارہ دیا گیا ہو اسلئی وہ ارث ویران نہیں کہی جا سکتے جیسے یسعیاہ نبی
تعینے کے کفارہ سے پہر مل سکنے والی بتاتے ہیں انکی مطلب یہہ ہے کہ جس بہشت کا وعدہ
ایمانداروں سے اون کے مرنے اور قیامت کے بعد بوسیلہ کفارہ اور مصلوبی
مسیح اہل کلیسیا سمجہتے ہیں وہ بہشت بے ایمانونکو اون کے زندگی ہی میں بے قیامت
کے آنے کفارہ اور مصلوبی مسیح سے پیشتر ہے مل چکی ہے اب عمادالدین صاحب مشن کی تنخواہ
کے اس عیسائی ہو جانے سے اور کیا امید دنیا و دین میں رکہہ سکتے ہیں —

(صفحہ ۲۳۵ و ۲۳۶) اپنی پیدائش باب ۲۸ وغیرہ آیتیں جو ثبوت تثلیث میں
عمادالدین نے لکھی ہیں وہ جانتے بھی نہیں کہ ان آیتوں کا اصل ترجمہ کیا ہے کہ جسکے رو سے
ان آیتوں میں تثلیث کا اشارہ بھی نہیں پایا جاتا دیکھو توریت جاوید کہ جسمیں عبرانی متن
ساتھہ معنے لکھدئے ہیں اور ایک جواب کافی یہہ ہی ہے حضرت عیسیٰ سے تمام انبیاء
سابقہ تک کسینے تثلیث کا عقیدہ ظاہر نہیں کیا اور تمام اناجیل میں تثلیث کا لفظ کسی
جگہہ پر نہیں ہے اور عمادالدین آپ ہی تو اقرار کر چکے کہ اول یوحنا میں جو مضمون تثلیث
مندرج ہے وہ جعلی اور ملایا ہوا ہے دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۱۳ اور اس سے زیادہ
صاف بیان تثلیث کا کہیں نہیں ہے سوا آخر انجیل اول کے مگر وہاں روح القدس لفظ
بیٹے کی صفت پائی جاتی ہے یعنے وہ بیٹا جو روح القدس سے پیدا ہوا اور قرنتیوں میں جو اسکا ذکر
ہے وہ دعا کے طور پر ہے اور اسکا بھی کچھہ اعتبار نہیں کیونکہ پلوس اور کسی خط میں بلکہ
قرنتیوں ہی کو جو دوسرا خط لکھا یہہ دعا لکھنا کیوں بھول گئے اب ثابت ہوا کہ یہہ تثلیث
کا عقیدہ مسیح سے ایک زمانہ کے بعد لوگوں نے عیسائیوں میں شامل کیا جیسا اور طرح طرح کی بدعتیں
پیدا کرتے تھے جنکا ہدایت المسلمین کی آیندہ فصل چہارم میں ذکر ہے ایک یہہ بھی
بدعت کے طور پر قایم کر دیا اور اسکے لئے جو عمادالدین نے تین رکعت وتر اور تین تین
دفعہ تسبیح رکوع و سجود وغیرہ کو تثلیث کا اشارہ بتایا ایسی تین رکعت وتر تثلیث کا
نشان ہے اور چار رکعت فرض تربیع کو تعین ثابت کرتے اور عمادالدین کے دو ہات
کیوں ہیں تیسرا ایک سینگ کیوں نہ ماتھے پر ہوا تب تو تثلیث پرست پہچانے جاتے
لیکن اسلئے بعض جانوروں کے سینگ نہیں بھی ہوتے ہیں

فصل چہارم عیسائیوں کے مختصر بیان میں

(صفحہ ۴۴۳ و ۴۴۴) عیسائی فرقوں کا حال عمادالدین نے بیان کیا ہے
قولہ دوسری صدی میں یونانیوں کی عقلی تعلیم کی آمیزش ہوتے ہی ایک فرقہ پیدا ہوئی

ہے الخ ج صریح جہوٹہہ ہے یہہ فرقہ حواریون کے زمانہ مین موجود تہا دیکہو کیمبلز تواریخ رومن اور انعام عام

(صفحہ ۴۴۹ و ۴۵۰) عیسائی چال چلن کے بیان مین

(صفحہ ۴۵۱ و ۴۵۲) قولہ گالی کہا کر گالی نہ دینا دشمن کا مقابلہ نکرنا۔ غیرون کو ایسا پیار کرنا جیسا کہ آپ کو پیار کرتے ہین الخ ج اسکی بموجب مجہی امید ہے کہ پادری عماد الدین صاحب جنکے ارشاد مندرجہ صفحہ ۴۵ بموجب یہہ ادای خدمت کیا مجہے معاف فرما کر میرے اس محنت کا عوض یہی عنایت کرین کہ خدا اور رسول کے معاملہ مین جہانتک غور و تامل ہو سکے ہماسے اپنے کو فارغ نہ سمجہین اور اس طرف سے کینہ دلمین نرکہین کیونکہ خدا اور رسول نے تمہارا کچہہ نہین بگاڑا ہے ایسا ہو کہ سورج ڈوبے اور تم خفگی کے خفا ہی رہو (افسیون کا ۴ باب ۲۶) پس ایسی باتون کی پیروی کرین جنسے صلح ہو (رومیون کا ۱۴ باب ۱۹) اب اوسکی لئے جو تمہین گرنے سے بچا سکتا ہے جو خدائے وحید حکیم اور ہمارا بچانیوالا ہے جلال اور بزرگی اور قدرت اور اختیار ابد تک ہو آمین (یہوداہ ۲۴ و ۲۵)

خاتمہ

بخاتمہ بالخیر مولوی سراج الدین صاحب والد پادری عماد الدین صاحب

بعینہ نقل عبارت مندرجہ کوہ نور لاہور مطبوعہ ۱۸ ستمبر ۱۸۶۹ع صفحہ ۷۶۸

قولہ

صبح کا بہولا شام کو گہر آگیا تو بہولا نہین

مولوی سراج الدین صاحب ۔ جو ایک عرصہ ہوا امرتسر مین آنکر عیسائی ہو گئے تہے اور جنکا ذکر اوسیوقت کوہ نور مین بہی درج کیا گیا تہا اب ایکدوست کی تحریر سے معلوم ہوا کہ ۷ اگست ۱۸۶۹ع کو وہ دولت اسلام سے از سر نو بہرہ یاب ہوئے

اس موقع پر سب علماء لاہور کے دعوت جنمین سے بعض کے نام نامی ذیل مین درج کیئے جاتے ہیں مولوی کریم الدینصاحب کیطرف سے ہوے خلیفہ حمید الدینصاحب مولوی سعید الدین صاحب خلیفہ احمد بخش صاحب مولوی صاحب ٹکلے تھے وغیرہ اہلِ اور نہ فقط مولوی سراج الدینصاحب بلکہ مولوی عماد الدین صاحب کے حقیقی برادر بزرگ مولوی خیر الدین صاحب بہی جو ایک مدت سے عیسائی تہے لاحول پڑہ کر کلیسیا سے نکل آئے اور کلمہ پڑہ کر مسلمان ہو گئے اور پانی پت مین ابتک موجود ہین اور مضامین رد نصارے تصنیف کر کے کئی اخبارون مین چہپوا چکے ہین —

تمت بالخیر

قطعہ تاریخ مصنفہ مولوی سید محمد نصرت علی صاحب مالک نصرت المطابع

عقوبت الضالین ہے یا کہ حجت اہل کین کا ہے ، جواب دندان شکن ہے یہہ کہ الاف اعداء دین رد ہے

کیا جو فیصلہ اک ذرا غور سے تاریخ نصرت دین ، کہا خرد نے کہ کیا مصرع ہدایت المسلمین کا رد ہے

۱۲ ۹ ۱۲ ھ

اشتہار

ناظرین کتاب ہذا پر واضح ہو کہ ان چند ورقونکو دیکہکر یہہ خیال نفرمائیں کہ ہدایت المسلمین کے صرف بعض مطالب کا جواب دیا ہوگا اگر ہدایت المسلمین کو سامنے رکہکر ان جوابونکو پڑہا جائے تب معلوم ہوگا کہ صرف بیمطلب اور فضول باتونکو چہوڑ کر کوئی بحث اور مضمون ہدایت المسلمین مین ہرگز باقی نہین ہے جسکا جواب سیاق صدق اس کتاب عقوبت الضالین پایا جائے لیکن بعض ان مقامونمین سے معترض ہدایت المسلمین نے اعتراضات مندرجہ اعجاز عیسوی کو مان لیا ہے بخوف طوالت کتاب ہذا اور اس سبب سے بہی کہ انکو جواب کی حاجت نتہی قلم انداز کئے اور اگرچہ مصنف ہدایت المسلمین نے اپنی تالیف کو بسبب قدیم کتابونکے نامعتبر کیا سوا دو ایک کے وہ بہی بعض کتاب گمنام اور بعض کے سنہ مطبوعہ وغیرہ سب تہہ خلاف کے سکی اس عقوبت الضالین مین سیار کتاب عیسائی علما کی مشہور و معتبر کتابونکی معہ سنہ مطبوعہ و شمار صفحہ و سطر موجود ہین تب جانئے کہ مصنف ہدایت المسلمین کی کسی بات کو بہی جہوٹہہ ثابت نکر سکا

مطبوعہ نصرت المطابع سنہ ۱۲۹۳

رائے ہندو پرکاش امرتسر و آفتاب پنجاب لاہور کہ ان دونون اخبارون کے مالک اہل ہنود ہین ۔

چونکہ پادری عماد الدین صاحب امرتسر مین پادری کا کام کرتے ہین وہین کے اخبار ہندو پرکاش جلد ۲ نمبر ۴ مطبوعہ ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ء صفحہ ۱ و ۱۱ مین جو امرتسر کے اہل ہنود کیطرف سے جاری ہے لکھا ہے کہ کیا پادری عماد الدین امرتسری کے تصنیفات تاریخ محمدی وغیرہ (وغیرہ سے مراد ہدایت المسلمین) کچھ اوس کتاب سے شورش انگیز ہے ہین کمتر ہین کہ جسنے بمبئی کے مسلمانون اور پارسیون کے صدہا سالہ اتفاق و محبت کو نفاق اور عداوت سے مبدل کر دیا اور دونونکو یک لخت ہلاکت کا منہ دکھایا یہان پادری صاحب کے تصانیف یعنی تاریخ محمدی اور ہدایت المسلمین اور تفسیر مکاشفات امن عامہ کے خلل اندازی مین کیلیئے ناکام رہین پنجابی مسلمان مفلس کم ہمت اور اکثر جاہل ہین یا وہ اونکو سمجھتے نہین اور صرف مسلمانون کا انگریزی گورنمنٹ سے دل بیزار کرنیکی علت غائی پر تصنیف کیگئی ہین اگر بفرض محال وہ سارے الزامات سچے بھی سمجھے جاوین تاہم تیار ستہ پادری صاحب کے کام تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۸ کے اعتراض سے محفوظ نہین کیونکہ اوسمین ہر ایسے فعل کا رفاہ عام کی نیت سے ہونا مستثنے کیگئی مشروط ہے مندرجہ بالا فقرے ہمنے اخبار آفتاب پنجاب جلد ۲ نمبر ۳۹ سے انتخاب کے ہین جس بنا پر اخبار مذکور کے اڈیٹر صاحب نے وہ تمام مضمون لکھا ہے ہم اوس سے صرف مقتبس فقرون کی نسبت اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہین اور جو شکایت صاحب موصوف پادری عماد الدین کے تصنیفات کے بارہ مین کرتے ہین بلحاظ ملکی مصلحتونکی ہم اتنا زیادہ کہتے ہین کہ اونکی تصنیفات سے جسکا حوالہ اوپر درج ہے بلا شبہہ ملکی امن مین خلل ہو سکتا ہے اور وہ کچھ عجیب ڈہنگ سے مرتب ہوئی ہین کہ جنکو فی الجملہ شرارت انگیز بلکہ شر خیز کہنا ذرا بھی غیر حق بات نہین ۔ ایسے ایسے

ملکی شور و شر کے جسمین جو اس قسم کی کتابون سے پیدا ہوتا ہے بقول [illegible]
موصوف کے سرکار کیطرف سے مناسب انتظام لابد ہے ہم بتلا سکتے ہین کہ
دانشمند گورمنٹ نے اسطرحکے معاملات مین دخل دیا ہے چنانچہ اسی ہندوستان
کے اندر لارڈ ولزلی صاحب سابق گورنر جنرل نے ۱۷۹۸ع مین ہندون کے رسم
جل پروا کو حکماً بند کر دیا اور ۱۸۲۹ع کے اندر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب گورنر جنرل
نے ستی کے قدیم رسم کو قانون مرتب کرکے موقوف کروا دیا — گورنمنٹ اس
بات کو معلوم کر لے کہ کیون ہندوستان کے مسیحی مصنفون مین سے تمام لوگ پادری
عماد الدین ہی کو انگشت نما کرتے ہین اسکی یہہ وجہ ہے کہ وہ بہی یہی چاہتا ہے
کہ میرے تالیفات سے عام لوگ مذہبی ولولہ مین آکر اور حرارت سے
مغلوب ہوکر بے ادائیان کرین اور سرکار مین مفسد شمار ہوجاوین — ہم نے سنا ہے
کہ پنجاب ٹریکٹ سوسایٹی کی پبلشنگ کمیٹی نے شورش انگیز کتاب مذکور کے دوسرے
حصہ کو اسی وجہ سے چھپنا نامنظور کیا ہے کہ اوسمین پہلے حصہ سے زیادہ دلشکن
باتین درج ہین اگر یہہ بات سچ ہے تو بہت خوب کیا انتہی تمام ہوئی عبارت
ہندو پرکاش کی ؛

باہتمام پادری صاحبونکی شمس الاخبار لکہنو مطبوعہ امریکن مشن پریس ۱۵ اکتوبر ۱۸۷۵ع نمبر [illegible] جلد کے
پادری کریون صاحب صفحہ ۹ مین لکہا ہے کہ نیاز نامہ جسکے مصنف صفدر علی صاحب
بہادر مسیحی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع ساگر ملک متوسط ہند ہین — عماد الدین کی تحقیقات
کے مانند نفرتی نہین کہ جسمین گالیان لکہی ہوئی ہین اور اگر ۱۸۵۷ع کے مانند پہر غدر ہوا
تو ایسے شخص کے بدزبانیون اور بیہودہ گوئیونسے ہوگا — جب اونکو باہر پندرہ روپیہ کو بہی
کوئی نہ پوچہی اور مشن مین ستر روپیہ ماہواری اور کوٹہی ملے جسکے احاطہ کے اندر چاہے
تو تیل نکالنے کا کولہو بہی بنالین — ایسے لالچیونکو کیا کہنا چاہیے انتہی بعینہ نقل کا الاحقر